

# پاکستانی معیشت کی کیفیت

بینک دولت پاکستان کے مرکزی بورڈ  
کی تیسری سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 2008ء



بینک دولت پاکستان



## سہ ماہی رپورٹ ٹیم

سربراہ

محمد منصور علی

محققین

mansoorali@sbp.org.pk

moinuddin@sbp.org.pk

sharif.muhammad@sbp.org.pk

naqi.akbar@sbp.org.pk

hasnat.syed@sbp.org.pk

asma.khalid@sbp.org.pk

shabbir.ahmad@sbp.org.pk

abdullah.tahir@sbp.org.pk

mian.farooq@sbp.org.pk

saghir.pervaiz@sbp.org.pk

muhammad.akmal@sbp.org.pk

muhammad.usman3@sbp.org.pk

atif.jaffri@sbp.org.pk

muhammad.zeb@sbp.org.pk

sajid.ali@sbp.org.pk

faisal.mirza@sbp.org.pk

sadia.badar@sbp.org.pk

reeba.nasim@sbp.org.pk

mohib.kamal@sbp.org.pk

fayyaz.hussain@sbp.org.pk

sabina.kazmi@sbp.org.pk

farrukh.mirza@sbp.org.pk

adila.firdous@sbp.org.pk

معین الدین (سربراہ ٹیم، حقیقی پیداوار)

محمد شریف خواجہ (زراعت)

محمد نقی اکبر

سید حسنا شاہ (زراعت)

اسماء خالد (بڑے پیانے کی اشیا سازی)

شبیر احمد (بڑے پیانے کی اشیا سازی)

میاں عبداللہ (خدمات)

ڈاکٹر میاں فاروق حق (سربراہ ٹیم، قیمتیں، سماجی معاشیات)

صغیر پرویز (قیمتیں)

محمد اکمل (قیمتیں)

محمد عثمان عباسی (قیمتیں)

ڈاکٹر عاطف علی جعفری (سماجی معاشیات پر خصوصی سیکشن)

محمد زبیب (سماجی معاشیات)

سید ساجد علی (سربراہ ٹیم، زراعت و بیہ کاری)

فیصل محمود مرزا (زری سروے)

سعدیہ بابر (نئی شعبے کا قرضہ)

ریانیم (امانتیں)

محبت کمال اعظمی (سربراہ ٹیم، بیرونی شعبہ)

فیاض حسین (ادائیگیوں کا توازن)

سیدہ خرم جعفری (تجارت)

فرخ مرزا (تجارت)

عادلہ ایاز (شرح مبادلہ اور ذخائر)

tasneem.alam@sbp.org.pk  
muhammad.omer@sbp.org.pk

تسنیم عالم (سربراہ ٹیم، مالیاتی شعبہ)  
محمد عمر (مالیاتی صورتحال)

#### ادارت

basit.aly@sbp.org.pk  
umar.siddique@sbp.org.pk

باسط علی  
عمر صدیق

#### ترتیب و ترتیب

imran.naveed@sbp.org.pk  
hasnat.syed@sbp.org.pk  
atif.jaffri@sbp.org.pk  
muhammad.omer@sbp.org.pk

عمران نوید خان (سربراہ ٹیم)  
سید حسنا شاہ  
ڈاکٹر عاطف علی جعفری  
محمد عمر

#### تحقیقی معاونین

muhammad.idrees22@sbp.org.pk  
tauseef.hussain@sbp.org.pk  
bushra.shafique@sbp.org.pk

محمد ادریس  
توصیف حسین  
بشری شفیق

ترجمہ ٹیم

نگراں

محمد فاروق عاربی

معاون مدیر ترجمہ

سہیل انجم

جائزہ کار

شاہد حسین جاوید

مترجمین

شجاعت علی

منصور احمد

عالیہ گھانگھرو

## فہرست

1	عمومی جائزہ	-1
1	1.1 معاشی صورتحال	
4	1.2 خلاصہ	
9	حقیقی پیداوار کا شعبہ	-2
9	2.1 شعبہ زراعت کی کارکردگی	
19	2.2 بڑے پیمانے کی اشیا سازی	
24	2.3 خدمات کا شعبہ	
27	قیمتیں	-3
27	3.1 گرانے کا عالمی منظر نامہ	
29	3.2 ملکی منظر نامہ	
31	3.3 صارف اشاریہ قیمت	
35	3.4 تھوک اشاریہ قیمت	
36	3.5 حساس قیمت اظہاریہ	
37	زراور بیہکاری	-4
37	4.1 عمومی جائزہ	
41	4.2 زری مجموعوں میں تبدیلیاں	
55	ضمیمہ	
63	مالیاتی صورتحال	-5
63	5.1 عمومی جائزہ	
63	5.2 اندرونی میزانیہ ماکاری	
65	5.3 ایف بی آر ٹیکس وصولیاں	
70	5.4 ملکی قرضہ جات	
75	بیرونی شعبہ	-6
75	6.1 عمومی جائزہ	

77	6.2 جاری حسابات کا توازن
83	6.3 مالی کھاتہ
88	6.4 زر مبادلہ کے ذخائر
89	6.5 شرح مبادلہ
91	6.6 تجارتی کھاتہ
105	خصوصی سیکشن: سماجی تحفظ، ایک تعارف
111	فہرست اصطلاحات

## پاکستانی معیشت کی کیفیت

### مالی سال 2008ء کی تیسری سہ ماہی رپورٹ

#### 1.1 معاشی صورتحال

پاکستان کی معیشت بڑھتے ہوئے دباؤ کا شکار نظر آرہی ہے۔ کئی منفی ملکی و عالمی واقعات اہم معاشی اظہاریوں میں بگاڑ کا باعث بن رہے ہیں (دیکھئے جدول 1.1)۔ پانچ سال میں پہلی بار حقیقی جی ڈی پی کی نمو 6 فیصد سے کم ہو جانے اور گرائی کی شرح دو ہندسی ہو جانے کا خطرہ ہے۔ مالیاتی خسارے میں خاصا اضافہ ہونے کی پیشگوئی ہے اور سالانہ جاری حسابات کا خسارہ بطور فیصد جی ڈی پی ریکارڈ سطح پر پہنچنے والا ہے (دیکھئے جدول 1.2)۔ بیرونی حسابات میں کمزوری زرمبادلہ کے گھٹتے ہوئے ذخائر (اور مئی 2008ء کے پہلے ہفتے میں روپے کی قدر میں 7.3 فیصد کمی) کی شکل میں نظر آرہی ہے۔

تاہم ان خرابیوں کے باوجود یہ بات اہم ہے کہ پچھلے پندرہ برس کے دوران ساختی اصلاحات اور آزاد کاری کے اقدامات کے نتیجے میں معیشت میں بنیادی طور پر خاصی چلک پیدا ہو گئی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر مزید اصلاحات کے ذریعے معاشی استحکام حاصل کرنے پر توجہ دی جائے اور اصلاحی اقدامات کیے جائیں تو معیشت کی نمو کی رفتار پھر تیز ہو سکتی ہے۔

تازہ ترین اعداد و شمار سے صاف ظاہر ہے کہ مالی سال 2008ء میں معیشت میں سست رفتاری بنیادی طور پر اشیا پیدا کرنے والے شعبوں میں آئی۔ مثال کے طور پر اہم فصلوں کی مایوس کن پیداوار نے مئی 08ء

جدول 1.1: منتخب معاشی اظہاریے			
مئی 06ء	مئی 07ء	مئی 08ء	شرح نمو (فیصد)
4.8	9.0	8.0	جولائی تا مارچ
10.2	2.9	17.2	بڑے پیمانے کی اشیا سازی
28.3	8.9	40.4	برآمدات (ایف او بی)
16.3	20.0	21.3	درآمدات (سی آئی ایف)
9.8	7.8	8.2	تکس حاصل (ایف بی آر)
14.9	12.5	19.9	صارف اشاریہ قیمت
9.0	14.1	12.3	(12 ماہی حرکت پذیر اوسط)
			فجی شعبے کو قرضہ
			رشد ز (زر)
			ارب امریکی ڈالر
12.3	13.7	13.1	کل سیال ذخائر <sup>1</sup>
5.3	4.5	3.6	ملکی ترسیلات
3.6	5.9	4.0	بیرونی نجی سرمایہ کاری
			جی ڈی پی کا فیصد <sup>2</sup>
3.6	1.9	1.8	مالیاتی خسارہ
10.7	7.8	7.5	تجارتی خسارہ
7.0	4.6	3.1	جاری حسابات کا خسارہ

<sup>1</sup> اسٹیٹ بینک اور کرنشل بینکوں کے پاس

<sup>2</sup> پورے سال کی جی ڈی پی کی بنیاد پر۔ مئی 08ء کے لیے سال کی تخمین شدہ جی ڈی پی استعمال کی گئی ہے۔

مئی = مالی سال

کے دوران نمو کو سست کرنے میں بڑا کردار ادا کیا۔ یہ شعبہ ساری دنیا میں موسمی حالات سے متاثر ہوتا ہے لیکن پاکستان میں کاشتکاروں کو زرعی اجناس کی قیمتوں کے تعین کے حوالے سے غیر یقینی پالیسی، خام مال (کیڑے مار دوائیں، بیج وغیرہ) کے معیار کے بارے میں ناکافی قواعد و ضوابط اور ناقص انفراسٹرکچر (پانی کے انتظام، ذخیرہ کاری اور پروسیسنگ کی سہولتوں نیز کھیت سے منڈی تک سڑکیں نہ ہونے کے حوالے سے) کی وجہ سے بھی نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ اسی طرح ادارہ جاتی قرض کی سہولت اور کاشتکاروں کے لیے فعال فیوچر مارکیٹ اور فصلوں کے بیمے کے



جدول 1.2: اہم معاشی اظہار			
م 07ء	م 08ء	اصل	اسٹیٹ بینک کا تخمینہ
اعداد و شمار	ہدف		
شرح نمو (فیصد)			
جی ڈی پی	7.0	7.2	5.5 - 6.0
گرانی	7.8	6.5	11.0 - 12.0
زری اثاثے (زر)	19.3	13.7*	17.0 - 19.0
ارب امریکی ڈالر			
برآمدات (ایف او بی، بی او پی ڈیٹا)	17.1	18.9	19.9
درآمدات (ایف او بی، بی او پی ڈیٹا)	27.0	29.6	34.0
برآمدات (ایف او بی، کسٹم ڈیٹا)	17.0	19.2	18.3
درآمدات (سی آئی ایف، بی او پی ڈیٹا)	30.5	32.3	39.0
کارکنوں کی ترسیلات	5.5	5.8	6.2 - 6.7
جی ڈی پی کا فیصد			
میزان توازن	-4.3	-4.0**	-7.0 (-) -6.5 (-)
جاری حسابات کا توازن	-5.3	-5.0	-7.8 (-) -7.3 (-)

(\*) اس کا اعلان جولائی تا دسمبر 08ء کے زری پالیسی بیان میں کیا گیا۔ (\*\*) بجٹ تخمینہ  
☆ سرکاری منتقلیوں کے بغیر۔

نوٹ: مندرجہ اہداف حکومت پاکستان کے مقرر کردہ ہیں۔ اسٹیٹ بینک کے تخمینہ وسط مئی 2008ء تک دستیاب معلومات کی بنیاد پر لگائے گئے ہیں۔

ذریعہ خطرہ کم کرنے کے عمل سے قدر اضافی کو بڑھانے میں مدد مل سکتی ہے۔ مذکورہ بالا شعبوں پر پالیسی سازی کا عمل مرکوز کرنے سے پیداواریت میں اضافے اور بعد از پیداوار نقصانات میں کمی کی صورت میں جلد نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔ مزید یہ کہ چونکہ پاکستان بہت سی زرعی اجناس کم لاگت پر پیدا کرتا ہے اور آئندہ کئی برسوں تک اجناس کی عالمی قیمتیں بلند رہنے کا امکان ہے اس لیے زرعی اصلاحات وسیع البینا فوائد کا باعث بن سکتی ہیں اور ان سے آمدنی میں اضافے کے علاوہ غربت اور گرانہ کمی کرنے اور برآمدات کو بڑھانے میں بھی مدد مل سکتی ہے۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ زرعی یافت میں اضافہ کرنے کے اقدامات صنعت کے لیے بھی فائدہ مند ہو سکتے ہیں اور ان کے نتیجے میں سستا خام مال مہیا ہونے اور نجلی سطح پر قدر اضافی رکھنے والی سرمایہ کاری کی امید پیدا ہوتی ہے۔ یہ صورتحال ملک کی اشیاء سازی کی اور برآمدی استعداد کو متنوع بنانے میں مدد دے گی جس سے پیداواری اتار چڑھاؤ میں کمی آئے گی۔

پیداواریت میں بہتری ملنے گرانہ کی روک تھام میں بھی معاون ہو سکتی ہے۔ پاکستان کے لیے گرانہ بہت سنگین مسئلہ بن چکا ہے۔ اپریل 2008ء میں گرانہ بلحاظ صارف اشاریہ قیمت 17.2 فیصد (سال بسال)

تھی جو اپریل 1995ء سے اب تک بلند تر سطح ہے۔ اس گرانہ کی کم از کم ایک حصے کا سبب ملکی رسدی دھچکے ہیں جنہوں نے مجموعی طلب اور اجناس کی عالمی مہنگائی کے اثرات کو مزید سنگین کر دیا ہے۔ خاص طور پر اجناس کی بین الاقوامی قیمتیں اثر انداز ہوئی ہیں اور ملکی صارفین پر ان کا اثر بڑھتا جا رہا ہے۔ سرکاری قیمتیں بڑھ رہی ہیں، اجرتوں میں اضافے کا دباؤ موجود ہے اور درآمدہ گرانہ میں بھی اضافے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ اس سے واضح ہے کہ قلیل مدت میں نرخوں کے استحکام کو برقرار رکھنا دشوار ہو سکتا ہے۔ مالیاتی اقدامات (ٹیرف میں کٹوتیاں اور زرعات) بھی جن کا مقصد کم از کم جزوی طور پر عام لوگوں کو خوراک اور توانائی کی مہنگائی سے تحفظ دینا ہے، ان کے ناپائیدار ثابت ہونے کا امکان ہے کیونکہ مالیاتی خسارہ پہلے ہی بہت زیادہ ہے۔ اس قسم کے اقدامات ہمیشہ بہت احتیاط کے ساتھ کیے جانے چاہئیں جن میں صرف بہت غریب اور ضرورت مند طبقات کو فائدہ پہنچے۔

اس ماحول میں یہ اور بھی ضروری ہو جاتا ہے کہ زری پالیسی اس طرح تشکیل دی جائے کہ معیشت میں موجود طلب کو بڑھانے والے گرانہ کے دباؤ کو قابو میں رکھا جاسکے۔ پچھلے چھ ماہ کے دوران توسیعی مالیاتی پالیسی نے اسٹیٹ بینک کی جانب سے مسلسل زری سختی کے اقدامات کو بے اثر اور کمزور کیا ہے۔ حکومتی قرض گیری کا اثر خاص طور پر مالی سال 2008ء میں نمایاں رہا ہے اور 10 مئی 2008ء تک یہ قرض بڑھ کر 551.0 ارب روپے تک پہنچ گیا ہے جو ریکارڈ ہے (مالی سال 2007ء کے اسی عرصے میں یہ قرض صرف 45.7 ارب روپے تھا) جس سے واجب الادا مجموعی

قرض 940.6 ارب روپے ہو گیا ہے۔ یہ رجحان جاری رہا تو گرانی میں مزید اضافہ ہوگا۔

دوسرے الفاظ میں حکومت کو نہ صرف مالیاتی خسارے کی نمودار کرنے کے لیے ہنگامی اقدامات کرنے ہوں گے بلکہ اپنے اخراجات پورے کرنے کے لیے مرکزی بینک کے علاوہ دیگر انتظامات بھی کرنے پڑیں گے۔ مالیاتی صورتحال کے بارے میں مالی سال 2008ء کی صرف پہلی ششماہی کی معلومات دستیاب ہیں تاہم اندازہ ہے کہ جولائی تا مارچ کا مالیاتی خسارہ (جی ڈی پی کے تناسب کے طور پر) مالی سال 2007ء کے سالانہ خسارے سے زیادہ ہوگا۔ نئی حکومت نے کئی معاشی استحکام کی خاطر ٹیکس میں کو بڑھانے اور اخراجات میں کمی لانے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ حکومت نے خسارے کو پورا کرنے کے لیے اپنے ذرائع کو متنوع بنانے اور مرکزی بینک پر انحصار کم کرنے کے ارادے کا بھی اظہار کیا ہے۔ معیشت کی نمو کی رفتار کو قائم رکھنے کے لیے ان مقاصد کی تکمیل بہت ضروری ہے۔

حد سے بڑھے ہوئے مالیاتی تحریک، توانائی کی متعینہ قیمتوں میں اضافے، شرح مبادلہ میں حالیہ تبدیلیوں اور مسلسل سخت زری موقف<sup>1</sup> سے بھی ملک کا تجارتی خسارہ کافی حد تک بہتر ہونے کی توقع ہے۔ یہ خسارہ خاصے عرصے سے بلند چلا آ رہا ہے، اب اسے کم کرنا ضروری ہے۔ چونکہ درآمدات کا نصف سے زیادہ خوراک اور پٹرولیم پر مشتمل ہے اس لیے قلیل مدت میں درآمدات کو گھٹانے کی گنجائش کم ہے۔ علاوہ ازیں امکان ہے کہ ملک کو انفراسٹرکچر خصوصاً بجلی کی پیداوار کے نظام کو مضبوط بنانے کے لیے درآمدات میں اضافہ کرنے کی ضرورت پڑے گی۔ چنانچہ وسط تا طویل مدت میں پالیسی سازوں کی توجہ برآمدات کی نمو کے لیے ساختی رکاوٹوں کو دور کرنے پر مرکوز ہونی چاہیے۔ زراعت سے کارکردگی بہتر بنانے کی ترغیب نہیں ملتی، مالیاتی لاگت میں اضافہ ہوتا ہے اور اکثر پیداواریت بڑھانے کے بجائے وقتی فوائد حاصل کرنے پر توجہ ہوتی ہے۔ چنانچہ پالیسیاں ایسی ہونی چاہئیں کہ کاروبار کرنے کی لاگت کم ہو، اہم خام مال (پانی، بجلی وغیرہ) کی مؤثر فراہمی یقینی ہو سکے اور نقل و حمل میں بہتری آ سکے۔

علاوہ ازیں خدمات کی برآمدات مثلاً آئی ٹی اور سیاحت کے شعبے میں اضافہ لانے اور مشرقی ایشیا اور مشرق وسطیٰ کی معیشتوں کی لیبر مارکیٹ سے فائدہ اٹھا کر زرمبادلہ کمایا جاسکتا ہے۔ ہنرمند محنت کشوں سے جو پیداواری فوائد حاصل ہوں گے ان کے بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کو ترغیب دینے، کارکنوں کی ترسیلات کو بڑھانے اور ایشیا و خدمات کی برآمدات میں اضافہ کرنے کے حوالے سے اثرات ہوں گے۔

آخر اپریل 2008ء تک ادائیگیوں کے توازن میں ریکارڈ کیا جانے والا تجارتی خسارہ 12.7 ارب ڈالر تک پہنچ گیا جو براہ راست جاری حسابات کے ریکارڈ خسارے کا سبب بنا۔ اس کے نتیجے میں معیشت پر دباؤ پڑا اور بین الاقوامی مالی منڈیوں میں جاری مسائل نے اس معاملے کو اور سنگین بنا دیا۔ ان خرابیوں کا ملک پر براہ راست اثر نہیں پڑا تاہم سرمایہ کاروں میں خطرے سے گریز کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے جس کی بنا پر ابھرتی ہوئی معیشتوں میں سیالیت کے بہاؤ میں کمی آرہی ہے۔ اس کی وجہ سے خساروں کو پورا کرنا مشکل تر ہو گیا ہے۔

<sup>1</sup> 23 مئی 2008ء سے اسٹیٹ بینک نے پالیسی ڈسکاؤنٹ ریٹ 150 بیس پوائنٹ اور مطلوبہ نقد محفوظ 100 بیس پوائنٹ بڑھا دیا۔ اسٹیٹ بینک نے کچھ درآمدات پر 35 فیصد کیش مارجن عائد کر دیا۔ مزید برآں یکم جون 2008ء سے بینک نفع نقصان میں شرکت رجسٹرڈ کمپنیاں پر کم از کم 5 فیصد منافع دینے کے پابند ہوں گے۔

مالی سال 07ء میں نمایاں طور پر بیرونی سرمایہ کاری (براہ راست اور جزائی دونوں) کی عدم موجودگی کے باعث جاری حسابات کا بڑھتا ہوا عدم توازن اور برآمدات کی کمزور کارکردگی زرمبادلہ کے ذخائر میں کمی کا سبب بنی۔ ان واقعات کا ایک فطری نتیجہ یہ ہے کہ اہم کرنسیوں کے مقابلے میں روپے کی قدر گر گئی ہے اور گزشتہ ہفتوں میں امریکی ڈالر کی قدر بڑھنے کی وجہ سے روپے کی قدر مزید کم ہوئی۔

## 1.2 خلاصہ

### 1.2.1 حقیقی پیداوار کا شعبہ

#### زراعت

حالیہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ گزشتہ مالی سال کے مقابلے میں مالی سال 2008ء میں اہم فصلوں کی مجموعی قدر اضافی میں کمی کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔ امید یہ تھی کہ اگر گندم کی اس سال کی فصل اپنے ہدف کے قریب آجائے تو خریف کی مایوس کن فصل کی تلافی ہو سکتی ہے لیکن اطلاعات ہیں کہ اس سال گندم کی پیداوار بھی ہدف سے خاصی کم رہ سکتی ہے۔ لہذا اہم فصلوں کی مایوس کن کارکردگی کی وجہ سے سالانہ نمونہ ہدف سے خاصی کم رہے گی۔

اجناس کی قیمتیں مستحکم رہنے کا امکان ہے چنانچہ کاشتکاروں کے لیے ایسی معاون پالیسیاں بنانے کی ضرورت ہے کہ وہ مستقبل میں پیداواری صلاحیت کو نمایاں طور پر بڑھا سکیں۔ جن پہلوؤں پر پالیسی اقدامات درکار ہیں ان میں زرخوں کے فوائد کی منتقلی (فیوچر مارکیٹ کا قیام)، خطرات کا ازالہ (فصلوں کا بیمہ، ذخیرے کی سہولتیں)، زرعی شعبے کے انفراسٹرکچر (پانی کا انتظام، بجلی، کھیت تانمنڈی سڑکیں وغیرہ) اور قدر اضافی کے سلسلے میں (مثلاً پروسیسنگ کے ذریعے) مزید سرمایہ کاری شامل ہے۔

زرعی قرضوں کی تقسیم شدہ رجحانات کے ساتھ جاری ہے۔ جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران مجموعی طور پر 157.6 ارب روپے کے زرعی قرضے تقسیم کیے گئے جو 34.9 فیصد سال بسال اضافہ ہے۔ رواں مالی سال کی بیج کی فصل میں پانی کی قلت رہی تھی جو مالی سال 2009ء کی خریف میں بھی جاری رہنے کا امکان ہے جبکہ خریف م س 09ء کے دوسرے مرحلے (جون تا ستمبر) کے دوران مون سون کی بارشیں زیادہ ہونے سے پانی کی دستیابی بہتر ہونے کی توقع ہے۔ جولائی تا مارچ م س 08ء کے دوران کھاد کا استعمال 9.2 فیصد بڑھ گیا۔

#### بڑے پیمانے کی اشیا سازی

بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے شعبے میں مالی سال 2008ء کی ابتدا میں معقول نمو کے جوامکانات پائے جاتے تھے وہ بجلی کے بڑھتے ہوئے بحران اور اجناس کی بلند عالمی قیمتوں کے ساتھ ساتھ ملک میں تقریباً سال بھر سے جاری سیاسی افراتفری کی وجہ سے دھندلا گئے ہیں۔ اس طرح اس شعبے نے رواں مالی سال کے پہلے 9 ماہ میں محض 4.8 فیصد نمو حاصل کی جبکہ مالی سال 2007ء کے اسی عرصے میں یہ نمو 9.0 فیصد رہی تھی۔

معلوم ہوتا ہے کہ بجلی کی قلت کی وجہ سے پیش آنے والی رکاوٹوں نے اشیا سازی کی سرگرمیوں پر بہت گہرا اثر ڈالا۔ زیادہ اثر ذیلی شعبہ دھات پر

بڑا جو کہ ویسے بھی اسٹیل کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں سے متاثر رہا۔ بجلی کی فراہمی میں بار بار کے تعطل اور خام مال کے بڑھتے ہوئے اخراجات سے ٹیکسٹائل اور کیمیکلز (خصوصاً کاسٹک سوڈا) کے ذیلی شعبوں کی سرگرمیاں بھی متاثر ہوئیں۔

اگرچہ صنعتوں کی بڑی تعداد (15 میں سے 10) اچھی کارکردگی نہیں دکھاسکی ہے تاہم بعض صنعتوں میں اس کا بڑا سبب قلیل مدتی عوامل ہیں، جن میں رواں مالی سال میں کپاس کی خراب فصل (جس سے ٹیکسٹائل اور منسلک صنعتیں متاثر ہوئیں)، سیاسی بے چینی (بالخصوص 27 دسمبر 2007ء کے ردعمل کے واقعات میں اقتصادی نقصانات)، مرمت اور ریاپ گریڈیشن کے لیے بعض صنعتی یونٹوں (مثلاً پولیٹر فائبر، کاغذ اور کھاد) کی بندش، اور بجلی کی قلت (مثلاً دھات کی صنعتیں اور کاسٹک سوڈا بنانے والے وغیرہ) شامل ہیں۔

#### خدمات کا شعبہ

مالی سال 2008ء کے ابتدائی نو ماہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدمات کا شعبہ سالانہ نمو کے مقررہ ہدف کو حاصل کر لے گا۔ تھوک اور خوردہ فروشی، ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات کے ساتھ ساتھ نظم عامہ اور دفاع کے ذیلی شعبے میں قدر اضافی کی نمو خدمات کے شعبے میں تیزی کا باعث بنی ہے۔ علاوہ ازیں اقامت گاہوں کی ملکیت اور معاشرتی و ذاتی خدمات کے ذیلی شعبوں نے بھی اس کی نمو میں مثبت کردار ادا کیا ہے۔ تاہم کمرشل بینکوں کی منافع آوری کی سست نمو مالیات و نیسے کے ذیلی شعبے میں نمو میں کمی کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

#### 1.2.2 قیمتیں

عالمی گرانی کی بلند سطح کے ملکی گرانی پر خاطر خواہ اثرات مرتب ہوئے ہیں جن سے عہدہ برآ ہونے کے لیے حکومت نے اہم ایندھنوں اور گندم کے نرخوں کو قابو میں رکھنے کے لیے اقدامات کیے ہیں۔ مالی سال 2008ء میں قیمتوں کے تمام اشاریوں میں اضافے کا رجحان دیکھا گیا ہے اور یہ گزشتہ پانچ برسوں کی اوسط کے مقابلے میں کافی حد تک بلند سطح پر رہا ہے۔ اپریل 2008ء کے دوران غذائی اور غیر غذائی دونوں گروپوں کی وجہ سے صارف اشاریہ قیمت گرانی بڑھ کر 17.2 فیصد (سال بسال) ہو گئی۔ خاص طور پر غذائی گرانی اپریل 2008ء میں 25.5 فیصد تک پہنچ گئی۔

حکومتی قرض گیری کی وجہ سے اسٹیٹ بینک کے سخت زری موقف کا مطلوبہ اثر نہ ہو سکا۔ تراشیدہ اوسط کے مطابق تیزی گرانی اپریل 2008ء میں بڑھ کر دو ہندسی (14.1 فیصد کی ریکارڈ سطح تک) ہو گئی۔ غیر غذائی غیر توانائی تیزی گرانی، جو اپریل 2008ء میں بڑھ کر 10.8 فیصد تک پہنچ گئی، سے بھی عیاں ہے کہ گرانی کا دباؤ برقرار ہے۔

#### 1.2.3 زراور پیکاری

مالی سال کے آگے بڑھنے کے ساتھ ساتھ اسٹیٹ بینک کے لیے زری پالیسی چلانا مشکل سے مشکل تر ہوتا گیا ہے اور گرانی کا دباؤ مزید بڑھتا ہوا معلوم ہو رہا ہے۔

رسدی دھچکے اور مسلسل بلند طلب سمیت کئی عوامل کی بنا پر گرانی کے دباؤ میں اضافہ ہوا ہے۔ رسدی دھچکوں کی بڑی وجہ اجناس کی عالمی

مہنگائی (جس میں غذائی اشیاء اور توانائی کی لاگت میں اتنا بڑا اضافہ شامل ہے جس کی مثال نہیں ملتی) تھی۔ دوسری جانب طلبی دباؤ زیادہ تر مالیاتی خسارے میں اضافے کی صورت میں ظاہر ہوا جسے مرکزی بینک سے حکومت کے قرضوں میں ریکارڈ اضافے سے پورا کیا گیا۔

عالمی منڈی میں اجناس کی بلند قیمتیں ملک میں مہنگائی کو بڑھانے کا سبب بن رہی ہیں اور گزشتہ کچھ برسوں میں عالمی قیمتوں کے اثر میں اضافہ ہوا ہے کیونکہ (الف) معیشت میں زیادہ کھلا پن پیدا ہو گیا ہے، اور (ب) حکومت نے اہم بندھنوں (پٹرول اور ڈیزل) کے نرخوں میں اضافے کو، جسے پہلے نچھمک دیا گیا تھا، بتدریج صارفین کو منتقل کرنا شروع کر دیا ہے۔

چونکہ بین الاقوامی منڈی میں موجودہ نرخوں کے مستقبل قریب میں اوسط سے بلند تر رہنے کا امکان ہے اس لیے توقع ہے کہ اس کے نتیجے میں گرانے کی توقعات دیر پا ہوں گی۔ یہ شواہد ہیں کہ قوت خرید کی کمزوری اور منافع کے مارجن کے گھٹ جانے سے دور ثانی کا گرانے کا دباؤ پیدا ہو رہا ہے۔ مزید برآں یہ خطرہ بڑھ رہا ہے کہ اگر زری سختی جاری نہ رکھی گئی تو گرانے کا دباؤ تنخواہوں اور مہنگائی میں مسلسل بلار کاوٹ اضافے پر منتج ہوگا۔

ساتھ ہی چونکہ بلند مالیاتی خسارے کی وجہ سے زراعت اور ٹیفر کی کمی کے ذریعے عالمی گرانے کے انتقال اثر کو روکنے کی گنجائش محدود ہے اس لیے زری پالیسی کی مشکلات مزید بڑھ گئی ہیں کیونکہ حکومت مرکزی بینک سے قرض گیری پر زیادہ سے زیادہ انحصار کر رہی ہے اور یہ عمل نوعیت کے اعتبار سے بہت گرانے پیدا کرنے والا ہوتا ہے۔ مزید یہ کہ حکومت کی بے ترتیب اور بلا منصوبہ قرض گیری کی وجہ سے پیدا ہونے والی سیالیت نے پالیسی ریٹ سے خردہ ریٹ تک کی ترسیل کو کمزور کر دیا ہے۔ مذکورہ دشواریوں پر قابو پانے کے لئے اسٹیٹ بینک سخت زری پالیسی پر عمل پیرا ہے تاہم اس کے ساتھ ساتھ اسے مالیاتی دانش مندی بھی درکار ہے۔

اہم صنعتوں میں عملی رکاوٹوں اور توانائی کی قلت کے علاوہ صارفین کو قرضوں کی فراہمی میں نمایاں کمی کے باوجود قرضوں کی مجموعی طلب بلند رہی۔ اس کا سبب یہ عوامل ہیں: (1) خام مال کی لاگت بڑھنے کے باعث جاری سرمائے میں اضافہ، (2) آئل مارکیٹنگ کمپنیز اور آئی پی پیز کے نرخوں سے متعلق دعوؤں کے تصفیے کے لیے مالکاری کی ضرورت، اور (3) مارچ 2008ء میں بلند تر معینہ سرمایہ کاری (جو چند شعبوں بشمول ٹیکسٹائل، ریفاٹریز اور بجلی میں نظر آتی ہے)۔

#### 1.2.4 مالیاتی صورتحال

جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء کی سرکاری مالیات کے حکومتی اعداد و شمار دستیاب نہیں ہیں تاہم اسٹیٹ بینک کے اندازے کے مطابق مذکورہ مدت میں بجٹ خسارہ مالی سال 2007ء کے مجموعی خسارے (الجماعہ جی ڈی پی) سے کافی زیادہ ہونے کا امکان ہے۔

مالی سال 2008ء کی پہلی ششماہی میں 1.8 فیصد کی پست نمو کے بعد توقع ہے کہ محاصل کی نمو بڑھے گی کیونکہ (1) مالی سال 2008ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران ٹیکس وصولیوں میں 31.3 فیصد اضافہ ہوا ہے جبکہ اس کے برعکس پہلی ششماہی میں اضافے کی شرح 6 فیصد رہی تھی (2) امریکہ کی جانب سے 281.7 ملین ڈالر اور سعودی عرب سے 300 ملین ڈالر کی اعانت میزانیہ گرانٹس نے غیر ٹیکس محاصل کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا۔

جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء کے دوران حکومت کی ملکی قرض گیری میں خاصا اضافہ ہوا ہے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خسارہ کافی حد تک بڑھ گیا ہے، تاہم مالی سال 2007ء سے بیرونی مالکاری میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ کمرشل بینکوں کو قرض گیری کی مد میں ادائیگی کی گئی اور نجکاری سے صرف 1.7 ارب روپے (مالی سال 2008ء میں 75 ارب روپے کی وصولی متوقع تھی) کی وصولی ہوئی ہے جس کے باعث اسٹیٹ بینک سے حکومتی قرض گیری میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ 10 مئی 2008ء تک اسٹیٹ بینک سے حکومت کی اضافی قرض گیری 551 ارب روپے ہو گئی ہے اور اس کے نتیجے میں واجب الادا قومات بڑھ کر 940.6 ارب روپے تک پہنچ چکی ہیں۔ مذکورہ صورتحال کے باعث معیشت پر گرانی کے دباؤ میں مزید اضافہ ہو گیا ہے جبکہ اقتصادی استحکام کو لاحق خطرات بھی بڑھ گئے ہیں۔

رواں مالی سال کی دوسری سہ ماہی میں 6.4 فیصد اضافے کے بعد تیسری سہ ماہی کے دوران ملکی قرضہ جات کی نمو 5.5 فیصد کی معتدل سطح پر رہی۔ اگرچہ تیسری سہ ماہی میں حکومت نے اسٹیٹ بینک سے خاطر خواہ مالکاری حاصل کی ہے تاہم رواں قرضہ جات کی نمو میں کمی آئی ہے جس کی اہم وجہ کمرشل بینکوں کے خاطر خواہ قرضوں کی واپسی ہے۔ مذکورہ صورتحال کے نتیجے میں مالی سال 2008ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران قرضوں کی نمو اعتدال پر رہی ہے۔

## 1.2.5 بیرونی شعبہ

### ادائیگیوں کا توازن

جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران پاکستان کے مجموعی توازن میں مزید انحطاط آیا ہے جبکہ جاری حسابات کے خسارے میں اضافہ کاربحان جاری رہا اور مالی و سرمائے کے فاضل میں مزید کمی ہوئی ہے۔ مذکورہ عوامل کے نتیجے میں 22 مئی 2008ء تک کے اختتام پر پاکستان کے غیر ملکی زرمبادلہ کے ذخائر کم ہو کر 11.5 ارب ڈالر رہ گئے جبکہ ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں 13.4 فیصد کمی واقع ہوئی ہے۔

جاری حسابات کے خسارے میں زیادہ انحطاط نومبر مالی سال 2008ء اور اس کے بعد آیا ہے جس کی عکاسی ماہانہ اوسط درآمدی بل میں ایک ارب ڈالر کے سال بسال اضافے سے ہوتی ہے۔ درآمدی بل کے بڑھنے کی اہم وجوہات میں عالمی منڈی میں تیل اور دیگر اجناس کی قیمتوں کی ریکارڈ بلند سطح، گندم و کپاس کی درآمد اور مال برداری کی لاگت میں ہونے والا اضافہ ہے۔ مذکورہ عوامل نے برآمدات کی نمو اور جاری منتقلیوں میں ہونے والے خاطر خواہ اضافے کے اثرات کو زائل کر دیا۔

سرمائے اور مالی کھاتے کی فاضل رقم کی سطح جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران گزشتہ مالی سال کی اسی مدت کے مقابلے میں پست رہی۔ فاضل میں کمی غیر ملکی جز دانی سرمایہ کاری<sup>2</sup> سے قوم کی بیرونی منتقلیوں کو ظاہر کرتی ہے، جس کی وجوہات میں (الف) اسٹاک مارکیٹ سے سرمائے کے اخراج (ب) عالمی امانتی وصولیوں (جی ڈی آرز) اور (ج) یورو بانڈز کے اجرا میں تاخیر شامل ہیں۔

<sup>2</sup> جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء میں بیرونی جز دانی سرمایہ کاری کم ہو کر 118 ملین ڈالر رہ گئی جبکہ پچھلے سال کے اسی عرصے کے دوران 1758 ملین ڈالر تھی۔

### تجارتی کھاتہ

جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران پاکستان کا تجارتی خسارہ 16.8 ارب ڈالر کی ریکارڈ رقم تک پہنچ گیا جو تجارتی خسارے کے سالانہ ہدف سے 37.8 فیصد زیادہ ہے۔ اس خسارے کی وجہ درآمدات میں بہت اضافہ اور اس کے ساتھ برآمدات کی نمو کا ہدف سے کم رہنا تھا۔ جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران برآمدات کی 10.2 فیصد سال بسال نمو پچھلے سال سے بہتر تھی تاہم یہ اس عرصے کے لیے 12.4 فیصد کے ہدف سے خاصی کم رہی۔<sup>3</sup> جولائی تا مارچ م س 08ء کے دوران درآمدات میں اضافے کا سبب طلبی دباؤ کا بڑھنا اور اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں میں اضافہ تھا۔ دوسری جانب برآمدات میں اضافہ غیر ٹیکسٹائل اشیا کی بنا پر ہوا اور ٹیکسٹائل کی برآمدات میں کمی ریکارڈ کی گئی۔

<sup>3</sup> تجارتی پالیسی میں برآمدات کے لیے مالی سال 2008ء کا سالانہ نمو کا ہدف 13.1 فیصد مقرر کیا گیا تھا۔

## 2 حقیقی پیداوار کا شعبہ

### 2.1 شعبہ زراعت کی کارکردگی

جدول 2.1: چار اہم فصلوں کی قدر اضافی کا تخمینہ			
فیصد نمو	حقیقی قدر اضافی (ارب روپے)		
	میں 08ء	میں 07ء	
2.2	56.8	55.6	چاول
-9.7	84.8	93.8	کپاس
13.9	50.6	44.5	گنا
-0.9	192.2	193.9	خریفہ کا ذیلی بیڑا
چار اہم فصلوں کی نمو	میں 08ء میں قدر اضافی		مکدم کی مفروضہ فصل (ملین ٹن)
	اہم فصلیں	مکدم	
-3.3	339.7	147.5	22
-1.4	346.4	154.2	23
0.5	353.1	160.9	24

حالیہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ گزشتہ مالی سال کے مقابلے میں مالی سال 2008ء میں اہم فصلوں کی مجموعی قدر اضافی میں کمی کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔ یہ امید کی جا رہی تھی کہ مکدم کی فصل سالانہ ہدف کو پورا کرنے کے قریب ہی آجائے تو خریفہ کی مایوس کن فصل کی خاصی حد تک تلافی ہو جائے گی، تاہم اطلاعات مل رہی ہیں کہ اس سال مکدم کی پیداوار بھی ہدف سے خاصی کم رہ سکتی ہے۔ اگر یہ اطلاعات درست ثابت ہو جاتی ہیں تو گئے کی ریکارڈ عمدہ فصل ہونے کے باوجود اہم فصلوں کی طرف سے قدر اضافی مالی سال 2008ء میں منفی رہے گی (دیکھئے جدول 2.1)۔ گلہ بانی اور چھوٹی فصلوں کی عمدہ کارکردگی کی بنیاد پر حقیقی پیداوار کا شعبہ بحیثیت مجموعی اگرچہ مثبت نمو کا باعث بن سکتا ہے تاہم اہم فصلوں کی مایوس کن صورتحال کی وجہ سے سالانہ نمو ہدف سے خاصی کم رہے گی۔

اہم نقد آور فصلوں کی مایوس کن صورتحال پاکستان کے لیے بالخصوص پریشان کن ہے۔ پریشانی یہ ہے کہ ہم چاول، مکدم اور دیگر زرعی اجناس کی ریکارڈ سطح پر پہنچی ہوئی بین الاقوامی قیمتوں کا فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ پاکستان ان جیسی اجناس کو بہت کم خرچ سے پیدا کرنے کے قابل ہے چنانچہ اگر اس کی پیداواری نمو اور حاصل مستحکم رہتا تو اجناس کی بین الاقوامی صورتحال کا خاصا فائدہ اٹھایا جاسکتا تھا۔

اجناس کی قیمتیں مستحکم رہنے کا امکان ہے چنانچہ کاشتکاروں کے لیے ایسی معاون پالیسیاں بنانے کی ضرورت ہے کہ وہ مستقبل میں پیداواری صلاحیت کو نمایاں طور پر بڑھا سکیں۔ جن پہلوؤں پر پالیسی اقدامات درکار ہیں ان میں نرخوں کے فوائد کی منتقلی (فیوچر مارکیٹوں کا قیام)، خطرات کا ازالہ (فصلوں کا بیمہ، ذخیرے کی سہولیات)، زرعی شعبے کے انفراسٹرکچر (پانی کا انتظام، بجلی، کھیت تاملنڈی سڑکیں وغیرہ) اور قدر اضافی کے سلسلے میں (مثلاً پروسیسنگ کے ذریعے) مزید سرمایہ کاری شامل ہے۔

زرعی اجناس کی پیداوار میں اضافے سے نہ صرف کاشتکار کی آمدنی بڑھے گی اور (بالخصوص بے زمین ہاریوں کی) غربت میں کمی آئے گی بلکہ ملک کے جاری حسابات کے خسارے کو (درآمدات کم کر کے اور برآمدات بڑھا کر) گھٹانے میں بھی مدد ملے گی، اس کے علاوہ ملکی گرانے پر بھی قابو پایا جاسکے گا۔



## مالی سال 2008ء کی تیسری سہ ماہی رپورٹ

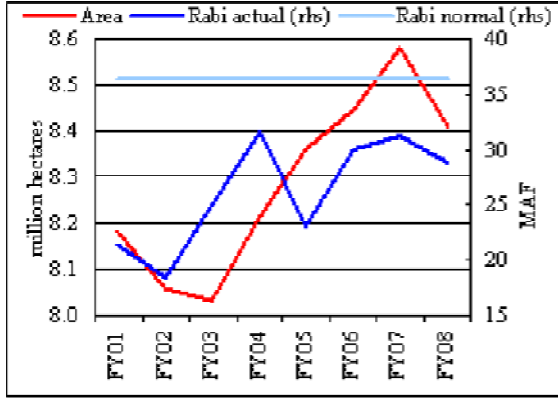
جدول 2.2: اہم فصلوں کی کارکردگی						
زیر کاشت رقبہ (000 ہیکٹر)						
فصل	مالی سال 2006ء	مالی سال 2007ء	مالی سال 2007ء	مالی سال 2008ء	مالی سال 2008ء	مالی سال 07ء کی نسبت 2008ء میں % تبدیلی
کپاس	3,100	3,072	3,248	3,250	3,055	-5.9
گنا	907	1,005	1,029	1,040	1,147	11.5
چاول	2,621	2,575	2,581	2,594	2,515	-2.6
گندم	8,448	8,459	8,578	8,578	8,410	-2.0
چنا	1,029	1,051	1,074	1,120	-	-
مکئی	1,042	1,001	1,038	1,001	1,055	1.6
پیداوار (000 ٹن، کپاس 000 گانٹھوں میں، فی گانٹھ 170.09 کلوگرام)						
کپاس	13,019	13,820	12,856	14,140	11,655	-9.3
گنا	44,651	50,500	54,871	55,871	62,300	13.5
چاول	5,547	5,693	5,439	5,721	5,559	2.2
گندم	21,277	22,000	23,295	24,045	-	-
چنا	536	707	848	707	-	-
مکئی	3,110	3,279	2,907	3,221	3,248	11.7
یافت (کلوگرام فی ہیکٹر)						
کپاس	714	724	720	740	649	-9.9
گنا	49,229	50,249	53,325	53,722	54,316	1.9
چاول	2,116	2,211	2,107	2,205	2,210	4.9
گندم	2,519	2,601	2,716	2,803	-	-
چنا	521	673	790	631	-	-
مکئی	2,985	3,276	2,801	3,218	3,079	9.9
ع: عبوری، ہ: ہدف، ت: تخمینہ، ماخذ: وزارت خوراک، زراعت و گھربانی						

### 2.1.1 فصلیں

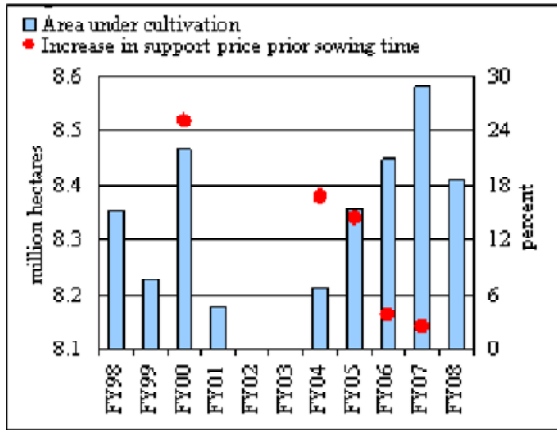
#### گندم

گندم کے زیر کاشت رقبے میں کمی کے متعدد اسباب ہیں: مالی سال 2008ء میں بوائی کے وقت گندم کی روایتی سرکاری قیمت کی عدم موجودگی، مصنوعی کھاد کی بڑھتی ہوئی قیمتیں، گنے کی کچل کاری میں تاخیر اور کپاس کی چٹائی میں زیادہ وقت لگنا (دیکھئے جدول 2.2)۔ بوائی کے وقت کاشتکاروں کو دستیاب پانی میں کمی آنے کا بھی خدشہ تھا جس نے انہیں گندم کے لیے زیادہ رقبہ زیر کاشت لانے سے روکا (دیکھئے شکل 2.1)۔ گندم کی فصل کو ابتدائی مراحل میں سرد موسم اور سرمائی بارشوں سے فائدہ ہوا، تاہم کھاد بالخصوص ڈی اے پی کی نہایت بلند قیمتوں کی وجہ سے پیداوار میں بہتری نہ لائی جاسکی۔ علاوہ ازیں بعض علاقوں میں اوائل اپریل 2008ء کے دوران بارشوں اور شدید ژالہ باری نے گندم کی فصل کو جزوی حد تک تباہ کر دیا۔ کاشتکار تنظیموں اور سرکاری اداروں کا اندازہ ہے کہ گزشتہ مالی سال کے 23.3 ملین ٹن کے مقابلے میں مالی سال 2008ء کے دوران تقریباً 21.8 ملین ٹن گندم پیدا ہوگی۔

شکل 2.1: زریکاشت گندم کا رقبہ اور پانی کی دستیابی



شکل 2.2: گندم کی قیمت خرید اور رقبہ



یہ صورتحال اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ ترغیبات اور منڈی کے ڈھانچے میں بنیادی تبدیلیاں لائی جائیں اور انفراسٹرکچر کو ترقی دی جائے تاکہ پیداواری صلاحیت میں اضافہ ہو اور ضیاع کم ہو۔ یہ بات قابل توجہ ہے کہ معاون پالیسیاں اور سازگار ماحول پیداواری صلاحیت پر مثبت اثر مرتب کرتا ہے (دیکھئے باکس 2.1)۔ مثال کے طور پر ماضی میں گندم کی بوائی سے پہلے اگر سرکاری قیمت میں اضافے کا اعلان کیا گیا تو کسانوں نے گندم کا زیر کاشت رقبہ ہمیشہ بڑھا دیا (دیکھئے شکل 2.2)۔ منڈی کی بنیاد پر حل بھی متعارف کرائے جاسکتے ہیں جن میں فصل کے قبل از کٹائی سودے (forward markets)، فصل کا پیر اور کٹر کیٹ کے نفاذ کا طریقہ شامل ہے۔ تب منڈی اس قابل ہو سکے گی کہ ملکی اور بین الاقوامی عوامل کی تمام معلومات کو اپنے اندر سمو کر قیمت کا توازن پیدا کرے۔ چنانچہ بوائی کے موقع پر کاشتکاروں کو قیمت کا نشانیہ معلوم ہونا چاہیے۔ جبکہ منڈیوں کے کام کو سہولت دینے میں، نیز گندم کی بروقت منتقلی کے لیے مطلوبہ انفراسٹرکچر فراہم کرنے اور کٹائی کے بعد ضیاع کو روکنے میں حکومت کو معاون کردار ادا کرنا چاہیے۔<sup>1</sup> مثال کے طور پر گندم کی مجموعی پیداوار کا تقریباً 10 فیصد ضائع ہو جاتا ہے (دیکھئے باکس 2.2)۔

#### دیگر فصلیں

مالی سال 2008ء کے دوران مکئی کی فصل میں 11.7 فیصد اضافے کا بنیادی سبب یافت کا بڑھنا تھا۔ اسی طرح مونگ کی دال کی پیداوار بھی 10.9 فیصد زائد رہی حالانکہ اس کا زریکاشت رقبہ ہدف سے کم رہا تھا۔ گندم اور دیگر فصلوں کے لیے توشہ دید سربائی بارشیں اور سرد موسم مددگار ثابت ہوا تاہم چنے اور سورج مکھی کی فصلوں کو ان کے ابتدائی مرحلے میں پالے اور بارش نے بری طرح متاثر کیا۔

<sup>1</sup> شمشیر خان (مئی 2007ء) مقالے کے لیے رجوع کریں: <http://reliefweb.int>

## باس 2.1: پالیسی کے طویل المیعاد زرعی نمو پر اثرات کے بارے میں مقالہ<sup>2</sup>

پاکستان اور بھارت میں طویل المیعاد زرعی نمو اور زرعی پالیسی پر ایک جامع اسٹڈی کی گئی ہے جس میں ان دونوں خطوں (پاکستان اور بھارت) کی 1900ء اور 2000ء کے درمیان زراعت کی کارکردگی کا جائزہ لے کر بتایا گیا ہے کہ اس کارکردگی کا تعلق سیاسی اداروں اور زرعی پالیسیوں میں آنے والی تبدیلیوں سے ہے۔ اسٹڈی میں زرعی پیداوار میں آنے والی نمو کے ریکارڈز اور فصلوں کے اشاریوں میں وقوع پذیر ہونے والی تبدیلیوں کا تجزیہ کرنے سے معلوم ہوا کہ اداروں کی سطح پر ہونے والی تبدیلیاں اس خطے میں زرعی نمو پر نمایاں اثرات ڈالتی ہیں۔ اسٹڈی سے پتہ چلتا ہے کہ کسان طبقے نے ان تبدیلیوں کو قبول کیا ہے، وہ ان کا کئی جانے والی مختلف فصلوں میں رد و بدل لائے ہیں اور پیداوار میں کارفرما ٹیکنالوجی کو استعمال کیا ہے۔ منڈی کے حالات میں آنے والی تبدیلیوں کو کاشت کاروں نے بھی قبول کیا ہے اور انہوں نے نہ صرف زیادہ پیداوار دینے والی نئی ٹیکنالوجی کو اپنایا ہے بلکہ زیادہ قدر و قیمت والی فصلوں کے لیے اپنی زیادہ زمین مختص بھی کی ہے۔ یہ اسٹڈی بتاتی ہے کہ ان ملکوں میں زراعت میں آزاد کاری، تقسیم اختیارات اور نجکاری کی پالیسیوں سے فصلوں کے اس ادول بدل کی اہمیت بڑھ گئی ہے جو زمین کی مجموعی زرعیزی میں اضافے کے لیے کیا جاتا ہے۔ اسٹڈی سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نوآبادیاتی نظام سے آزادی کے بعد کے عرصے میں جب اس شعبے میں حکومت کی طرف سے معقول سرمایہ کاری کی گئی تب ہی پائیدار نمو حاصل کی جاسکی۔ جب دیگر شعبوں میں نئے مواقع سامنے آئے تو ان کے پیش نظر حکومت نے سرمایہ کاری میں کمی کر دی، مزید یہ کہ اس ری سہی سرمایہ کاری سے مؤثر فائدہ اٹھانے کی حکمت عملی بھی طے نہ کی گئی جس سے خدشہ ہے کہ 1990ء کی دہائی کے دوران آنے والی گرم بازاری (boom) زیادہ عرصہ برقرار نہیں رہ سکے گی۔ زرعی پیداوار بڑھانے میں مددگار انفراسٹرکچر اور اس کے نتیجے میں دیہی علاقوں کی غربت کم کرنے کی اہمیت سب پر ظاہر ہے (ہایمی 2003ء)۔ حکومت کے، اس طرح کی سرمایہ کاری کی تہہ میں کارفرما مثبت عزائم پر نظر ڈالی جائے تو عالمگیریت اور تجارتی آزاد روی کے موجودہ تناظر میں اس کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے۔

## باس 2.2: فصل کا بعد از کٹائی ہونے والا ضیاع

فصل کی کٹائی کے بعد اس کی مناسب دیکھ بھال نہ کی جائے تو فصل کی نہ صرف مقدار اور معیار کو نقصان پہنچتا ہے بلکہ صارفین کے لیے اس کی قیمت بھی بڑھ جاتی ہے۔ فصل کے اس ضیاع سے کاشت کاروں، پراسس کے عمل میں شریک افراد اور تاجروں کے نفع میں کمی کے ساتھ ساتھ ملک کو بھی زرمبادلہ ضائع ہونے کی صورت میں نقصان ہوتا ہے۔ اربوں روپے کے اس نقصان سے بچنا ممکن ہے اور اس سے بچنے کی صورت میں خوراک کی کافی مقدار کو پکائی میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔

اناج، تازہ پھلوں اور سبزیوں کے بعد از کٹائی نقصان کا سبب بدانتظامی اور فصلوں کی متعدی بیماریاں ہیں۔ یہ اسباب اجناس، پیداواری علاقے اور موسم کے لحاظ سے مختلف اثر دکھاتے ہیں۔ معیار اور مقدار دونوں کے لحاظ سے اس نقصان کے بنیادی اسباب میں ضرورت سے زائد یا ناقافی گرمی یا سردی، ماحولیاتی کیسوں (مثلاً آکسیجن، کاربن ڈائی آکسائیڈ اور نمی) کا غیر متناسب استخراج، خراب غذائی اجزاء (nutrients) اور ذخیرے اور نقل و حمل کی ناقافی سہولتوں کا ہونا شامل ہے۔ اس کے علاوہ ضیاع کا سبب میکینیکل بھی ہو سکتا ہے (جیسے دب کر گل جانا، کٹنا، گنجانش سے زیادہ ٹھونڈنا یا کٹنا)۔ یہ عوامل بیماری کے جراثیموں کا نتیجہ نہیں ہوتے، تاہم یہ عوامل خصوصاً تازہ پھلوں کی قدرتی دفاعی صلاحیت کو اکثر کمزور کر دیتے ہیں اور انہیں جراثیموں سے پھیلنے والی حیاتی بیماریوں کے لیے نرم چارہ بنا دیتے ہیں۔

غذائی اناج کے ضیاع کا دنیا بھر میں اوسطاً اندازہ 5 فیصد لگا یا گیا ہے۔ ترقی یافتہ ملکوں میں یہ اوسط عموماً ایک فیصد ہوتی ہے جبکہ ترقی پذیر ملکوں میں یہ اوسط 10 سے 30 فیصد بتائی جاتی ہے۔ تاہم تازہ پھلوں اور سبزیوں کے معاملے میں بعد از کٹائی ضیاع نسبتاً بہت زیادہ یعنی 30 سے 35 فیصد تک ہوتا ہے اور اس ضیاع میں ترقی یافتہ اور ترقی پذیر دونوں طرح کے ممالک میں زیادہ فرق نہیں ہے<sup>3</sup> (دیکھئے جدول 2.2.1)۔

پاکستان میں سالانہ 13.67 ملین ٹن پھل اور سبزیوں<sup>4</sup> پیدا ہوتی ہیں، ان میں سے اندازاً 35 سے 40 فیصد ضائع ہو جاتی ہیں۔ یہ ضیاع بعض صورتوں میں بہت کم ہے جیسے بادام اور اخروٹ دونوں میں 6 فیصد، اور بعض میں بہت زیادہ جیسے پیری، شہتوت اور خوبانی<sup>5</sup> میں 50 فیصد سے بھی زیادہ۔ پاکستان کے برآمداتی پھلوں کا 4 فیصد حصہ عالمی اوسط قیمت کے مقابلے میں 41 فیصد کم قیمت وصول کر پاتا ہے جس کا سبب بعد از کٹائی غیر معیاری دیکھ بھال اور انتظام ہے۔ تازہ پھلوں اور سبزیوں کا بھارت میں ہونے والا ضیاع 40 فیصد ہے، تاہم امریکہ جیسے ترقی یافتہ ملکوں میں یہ ضیاع 25 فیصد سے زائد نہیں ہے (بشمول اس ضیاع کے جو خریدار کرتا ہے)۔<sup>6</sup>

<sup>2</sup> تاکاشی کوروساکی: (دسمبر 2003ء)، مقالے کے لیے رجوع کریں:

[www.gdn.net/pdf2/gdn\\_library/annual\\_conferences/fifth\\_annual\\_conference/kurosaki\\_paper.pdf](http://www.gdn.net/pdf2/gdn_library/annual_conferences/fifth_annual_conference/kurosaki_paper.pdf)

<sup>3</sup> <http://postharvest.ucdavis.edu/datastorefiles/234-528.pdf>

<sup>4</sup> [http://www.dailytimes.com.pk/default.asp?page=2008\03\18\story\\_18-3-2008\\_pg5\\_8](http://www.dailytimes.com.pk/default.asp?page=2008\03\18\story_18-3-2008_pg5_8)

<sup>5</sup> [http://www.apo-tokyo.org/00e-books/AG-18\\_PostHarvest/AG-18\\_PostHarvest.pdf](http://www.apo-tokyo.org/00e-books/AG-18_PostHarvest/AG-18_PostHarvest.pdf)

<sup>6</sup> <http://postharvest.ucdavis.edu/datastorefiles/234-528.pdf>

## پاکستانی معیشت کی کیفیت

پاکستان کے غذائی اناج کی پیداوار میں بعد از کٹائی ضیاع کا اوسط 12 فیصد کے درمیان ہے، گندم کا ضیاع 10 فیصد اور چاول کا 15 فیصد ہے۔ غذائی اناج کو بعد از کٹائی ضائع کرنے کے بڑے ذمہ دار حشرات اور مائٹ (mites) ہیں جو 40 سے 70 فیصد ضیاع کا سبب بنتے ہیں، نقصان کا انحصار اس بات پر ہوتا ہے کہ کس قسم کا اناج ذخیرہ کیا گیا ہے اور کون سا کیڑا اسے نقصان پہنچا رہا ہے۔ دیگر بڑی فصلیں جیسے کپاس اور گنا بھی بعد از کٹائی نمایاں ضیاع کا نشانہ بنتی ہیں۔ پکڑی جانے والی 10 سے 15 فیصد پھلیاں سمندر سے واپسی کے سفر کی طوالت اور کشتی میں مناسب دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے ضائع ہو جاتی ہیں (اس میں وہ تعداد شامل نہیں ہے جو دوبارہ سمندر میں پھینک دی جاتی ہے)۔<sup>7</sup>

ہر طرح کے ضیاع کو یکسر ختم کر کے صفر درجے پر لانا عملاً ممکن ہے نہ یہ کوئی سستا سودا ہے، تاہم لاگت اور فائدے (سرمایہ کاری کے بدلے نفع) کے تجزیے کی بنیاد پر، ہر جنس کے پیداواری رقبے اور موسم کے لحاظ سے اس کے ضیاع کی قابل قبول حد معلوم کی جاسکتی ہے تاکہ غذا کی شدید قلت کے اس دور میں غذائی ضروریات کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔

### جدول 2.2.1: اناج اور تیل کے پھول اور باقیات کی فصلوں کا موازنہ

اناج اور تیل کے پھول	باقیاتی فصلیں
دنیا بھر میں بعد از کٹائی ضیاع 5 فیصد	دنیا بھر میں بعد از کٹائی ضیاع 30 سے 35 فیصد
ضیاع کی تفصیل	ضیاع کی تفصیل
☆ ترقی پذیر ممالک 10 سے 20 فیصد	☆ ترقی پذیر ممالک 15 سے 50 فیصد
☆ پاکستان 8 سے 12 فیصد	☆ پاکستان 35 سے 40 فیصد
☆ بھارت 10 سے 15 فیصد	☆ بھارت 30 سے 40 فیصد
☆ امریکہ ایک سے 2 فیصد	☆ امریکہ 20 سے 23 فیصد
یہ قہوڑی نمی والے اجزاء ہیں، نمی کا تناسب عموماً 10 سے 20 فیصد	یہ زیادہ نمی والے اجزاء ہیں، نمی کا تناسب عموماً 70 سے 90 فیصد
جسم میں چھوٹے ہوتے ہیں، عموماً ایک گرام سے کم	جسم میں بڑے ہوتے ہیں، عموماً 5 اونس سے 5 کلو گرام تک
آکسیجن کا پھیلاؤ (respiration) اور حرارت کی پیدائش بہت کم	آکسیجن کا پھیلاؤ زیادہ یا بہت زیادہ ہوتا ہے
حرارت کی پیدائش خشک دانے میں عموماً 0.05 میگا جول فی ٹن یومیہ	حرارت کی پیدائش صفر درجہ سینٹی گریڈ پر عموماً 0.5 سے 10 میگا جول فی ٹن یومیہ
ساخت میں سختی پائی جاتی ہے	20 درجہ سینٹی گریڈ پر 5 سے 70 میگا جول فی ٹن یومیہ
ایک سال سے کئی سال تک محفوظ ذخیرہ کیا جاسکتا ہے	ساخت میں نرمی، آبسانی خراب ہو سکتا ہے
عموماً پھپھوندی، کیڑے اور چوہے ضیاع کا باعث بنتے ہیں	چند دن سے کئی ماہ تک محفوظ ذخیرہ کیا جاسکتا ہے
	سڑنے کا عمل (بیکٹیریا یا فنجائی) اور وقت کا گزرنہ عموماً ضیاع کا باعث بنتے ہیں

موصولہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ مالی سال 2008ء کے دوران زیادہ تر سبزیوں اور پھلوں کی پیداوار میں نمایاں اضافہ ہوا چنانچہ چھوٹی فصلوں کی نمو مستحکم رہنے کا امکان ہے۔

### 2.1.2 پانی کی دستیابی

رواں مالی سال کی رینج کی فصل میں پانی کی قلت رہی تھی جو مالی سال 2009ء کی خریف میں بھی جاری رہنے کا امکان ہے<sup>8</sup> (دیکھئے جدول 2.3)۔<sup>9</sup> رینج کے اختتام پذیر موسم سے بچ جانے والا خریف 2008ء کے لیے دستیاب پانی یکم اپریل 2008ء کو تریلا، منگلا اور چشمہ پر محض 0.013 ملین ایکڑ فٹ تھا۔ اس کے برخلاف گذشتہ برس خریف کی فصل کے آغاز پر دستیاب پانی کی مقدار 1.5 ملین ایکڑ فٹ تھی۔ پانی کی اس

<sup>7</sup> [http://www.nio.org/past\\_events/fisheries/session\\_II.jsp](http://www.nio.org/past_events/fisheries/session_II.jsp)

<sup>8</sup> یکم اپریل 2008ء تا 30 ستمبر 2008ء۔

<sup>9</sup> بوئی خریف کے پہلے حصے میں کی جاتی ہے جو یکم اپریل کو شروع ہو کر 10 جون تک رہتا ہے۔

قلت سے خریف کی دو بڑی فصلوں چاول اور کپاس کی بوائی میں رکاوٹ پڑنے کا اندیشہ ہے۔

جدول 2.3: پانی کی دستیابی  
ملین ایکڑ فٹ (ماف)

صوبہ	خریفہ م س 08ء موقع	خریفہ م س 09ء موقع
پنجاب	36.9	37.7
سندھ	33.6	30.3
بلوچستان	2.5	1.7
سرحد	0.8	1.1
مجموعی	73.9	70.8
خالص (سرحد و بلوچستان کو نکال کر)	67.2	65.7
ماخذ: ارسا	64.7	

انڈس رپورسٹم اتھارٹی (ارسا) نے اندازہ لگایا ہے کہ مالی سال 2009ء کی خریف کے پہلے مرحلے کے لیے دستیاب پانی میں 7.0 فیصد کمی آئے گی، پنجاب کے لیے دستیاب پانی کی یومیہ اوسط کم از کم 5100 کیوسک اور سندھ کے لیے 3500 کیوسک ہوگی۔ عین موقع پر پانی کی قلت بوائی میں تاخیر کا سبب بن سکتی ہے جس سے زیر کاشت رقبے کا ہدف پورا کرنے میں ناکامی ہو سکتی ہے۔ واضح رہے کہ تاخیر سے بوائی کا نتیجہ کم پیداوار کی صورت میں نکلتا ہے۔

### بکس 2.3: پاکستان میں پانی کے مختلف منصوبے

پاکستان اسلام آباد کے نزدیک پٹھو ہار پلیٹو میں کثیر المتنا صدکی ڈیم، آبپاشی کی نہریں اور پینے کے پانی کی فراہمی کا نظام تیار کرے گا جس کے لیے 75 ملین ڈالر کا قرضہ ایشیائی ترقیاتی بینک کا ہوگا۔ اس منصوبے سے ساڑھے چار ہیکٹر زرعی رقبے کو پانی ملے گا جس سے تقریباً 22 ہزار کاشت کار گھرانوں کا معیار زندگی بہتر ہوگا۔ قبل ازیں مذکورہ رقبہ بارشوں پر انحصار کیا کرتا تھا جو بےقاعدگی سے ہونے کے باعث ناقابل بھروسہ ہیں۔ منصوبے کا ایک اضافی فائدہ یہ ہے کہ مزید 10 ہزار ہیکٹر رقبے پر نہروں کے موجودہ نظام میں بہتری آئے گی۔ یہ منصوبہ پنجاب کے اضلاع انک، راولپنڈی، جہلم، اور چنوال کے چھوٹے قصبات اور دیہی علاقوں کی گھریلو ضروریات کے لیے اضافی پانی بھی مہیا کرے گا۔

ایشیائی ترقیاتی بینک کے دیہی ترقی کے ماہرین کا خیال ہے کہ بارانی علاقوں میں کاشتکاری سے عموماً پیداوار کم ہوتی ہے اور خطرات زیادہ کیونکہ خشک سالوں کو اچاڑ دیتی ہے، اس صورتحال سے نکلنے کے لیے پانی کے یقینی وسائل کی دستیابی لازمی ہے۔ پٹھو ہار کے علاقے میں گزراؤقت کا قدیم طریقہ کاشت کاری ہے تاہم بارانی علاقوں کی فصلوں کی یافت، دریاؤں کے پانی پر انحصار کرنے والے علاقوں کی نسبت نصف سے بھی کم ہے۔ بارانی علاقوں کی موسم سرما کی روایتی فصلیں گندم اور چنا، اور بارش کافی ہونے کی صورت میں موسم گرما کی فصلیں جوار، باجرہ، مونگ بھلی یا مکئی ہیں۔

منصوبے کی تکمیل سے کاشت کاروں کو پانی کی قابل بھروسہ فراہمی ملے گی جس سے فصلوں اور گلہ پانی کی پیداواری صلاحیت میں اور نتیجتاً ان کی آمدنی میں اضافہ ہوگا۔ اس کے ساتھ ساتھ آبادی کو پینے کا مزید صاف پانی پہلے سے زیادہ ملے گا جس سے بیماریاں کم ہوں گی اور گندے پانی سے پھیلنے والے امراض سے ہونے والی اموات میں کمی آئے گی۔ پٹھو ہار پلیٹو کے علاقے میں ڈیموں کی تعمیر کا سلسلہ 1960ء کی دہائی میں شروع ہوا تھا، تاہم وہ اتنے مفید نہ رہے جتنی توقع کی جارہی تھی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ڈیموں کی تیاری میں مقامی کمیونٹی نے شاذ و نادر تعاون کیا تھا، بارانی زراعت سے آب پاش زراعت کی طرف آنے کے لیے کاشت کاروں کو جو مالی یا تکنیکی مدد درکار تھی وہ انہیں نہیں دی گئی تھی، اور زراعت پانی کے بہاؤ کا کوئی انتظام نہ تھا جس کے نتیجے میں آبی ذخائر میں گاد جمع ہو گیا، بہت تیز ہو گیا جس نے ان ذخائر کو ناکارہ کر دیا۔

نئے منصوبے کی تیاری میں مجموعی صورتحال اور مقام متعلقہ پہلوؤں کو سامنے رکھا گیا ہے۔ اس میں ذخائر کے بالائی علاقے میں پانی کے اخراج کے انتظام کے ساتھ ساتھ ذیلی نہری علاقے کی ترقی پر نظر رکھنا بھی شامل ہے۔ مقامی آبادیوں کو بھی اس عمل میں شریک رکھا گیا ہے تاکہ آبی ذخائر کی ضرورت کا احساس انہیں متحرک رکھے۔ قرضے کے مجموعی بیج میں سے 20 ملین ڈالر راجی قرضہ ہوگا اور اس کی شرح سود کم ہوگی، جبکہ بقیہ 55 ملین ڈالر ایشیائی بینک کے لائبر (Libor) کی بنیاد پر قرضہ سہولت کے تحت عام سرمایہ وسائل سے دیے جائیں گے۔

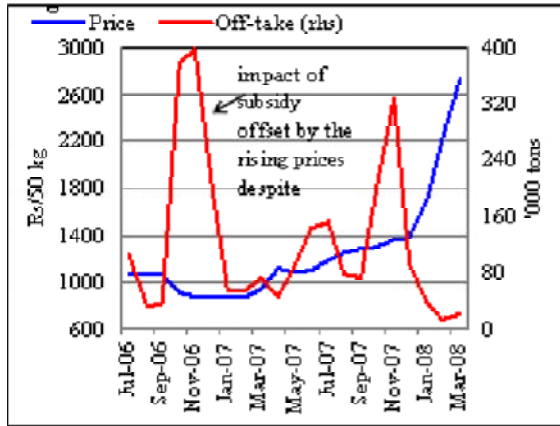
اگلی خریف کے دوسرے مرحلے (10 جون تا 30 ستمبر) کے دوران پانی کی دستیابی کے لیے دو باتوں پر انحصار کرنا پڑے گا، بڑی حد تک بارانی علاقوں (catchment area) میں مون سون کی بارشوں پر، اور دوسرے گلشیر والی پٹی میں برف پگھلانے میں مددگار بلند درجہ حرارت پر۔ خریف کے پورے سیزن کے لیے پانی کی کمی کا اندازہ لگایا گیا ہے، یہی سیزن کی معمول کی ضروریات کے لحاظ سے 3.7 فیصد اور خریف کے پچھلے

سیزن میں دستیاب پانی کے لحاظ سے 1.6 فیصد ہے۔

جدول 2.4: کھاد کا استعمال (جولائی تا مارچ)			
عمومی (فیصد)	میں 06ء	میں 07ء	میں 08ء
یوریا	6.1	-15.5	22.1
ڈی اے پی	3.8	13.8	-25.0
مجموعی	5.6	-9.1	9.2
عمومی (فیصد)			
پہلی سہ ماہی	0.4	-24.2	27.3
دوسری سہ ماہی	2.0	17.6	-13.9
تیسری سہ ماہی	18.6	-23.4	41.1

نہری پانی کی دستیابی کے بارے میں تو درست پیش گوئی کی جاسکتی ہے تاہم بارانی علاقوں میں پانی کی دستیابی کا انحصار کلی طور پر بارشوں پر ہوتا ہے۔ اس لیے بہت سی فصلوں کی پیداوار بھی بارانی علاقوں میں ہونے والی بارش کے حجم اور اوقات پر منحصر ہوتی ہے۔ اسلام آباد کے قریب سطح مرتفع پوٹھوہار میں آبپاشی کے نظام اور پینے کے پانی کی سہولتوں کو بہتر بنانے کی غرض سے ایشیائی ترقیاتی بینک نے قرضے کی پیشکش کی ہے (دیکھئے باکس 2.3)۔

شکل 2.3: ڈی اے پی کی قیمتیں اور استعمال



### 2.1.3 کھاد کا استعمال

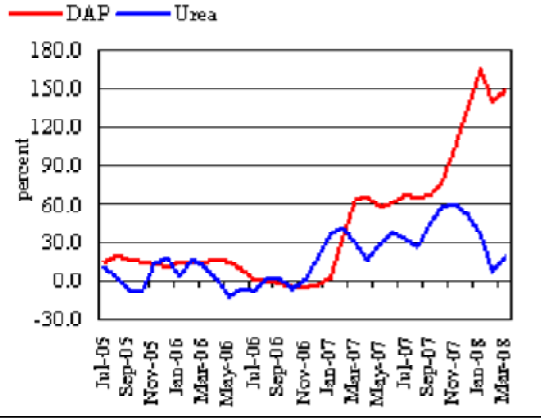
جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء کے دوران مصنوعی کھاد کے زیادہ استعمال (دیکھئے جدول 2.4) کا واحد سبب یوریا کی طلب میں غیر معمولی اضافہ تھا جس نے اس عرصے کے دوران ڈی اے پی کے استعمال میں آنے والی کمی کی نمایاں حد تک تلافی کر دی۔ depressed base کے ساتھ ساتھ ڈی اے پی (جس کی بین الاقوامی قیمتیں تیزی سے بڑھ گئیں) کے متبادل کی وجہ سے یوریا کے استعمال میں مستحکم نمو ہوئی۔

ڈی اے پی کی ملکی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے تقریباً 70 فیصد ڈی اے پی درآمد کی جاتی ہے، چنانچہ ڈی اے پی کی عالمی قیمتوں میں اضافے کا اثر ملکی نرخوں پر بھی پڑا۔ جولائی تا مارچ میں 07ء کے دوران ڈی اے پی کے استعمال میں 13.8 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ اس کے مقابلے میں مالی سال 2008ء کے اسی عرصے میں اس کا استعمال 25 فیصد کم ہو گیا۔ ڈی اے پی کی قیمت کے اثرات مالی سال 2008ء کی دوسری اور تیسری سہ ماہیوں میں زیادہ نمایاں ہیں جب یہ قیمتیں تیزی سے بڑھیں اور ڈی اے پی کے استعمال میں کمی نمایاں ہو کر سامنے آئی (دیکھئے شکل 2.3)۔

### باکس 2.4: مصنوعی کھاد کی قیمتیں

مصنوعی کھاد کی قیمتیں دنیا بھر میں بڑھ رہی ہیں اور پیداوار میں اور کاشتکاروں کی آمدنی میں کمی کا سبب بن رہی ہیں۔ مصنوعی کھاد کی بین الاقوامی قیمتیں 2004ء سے 2006ء تک مسلسل بڑھتی رہیں۔ مارچ 2008ء میں یوریا کی قیمتیں جولائی 2007ء کے مقابلے میں 41 فیصد بڑھ گئیں۔ 2007ء کے آغاز سے یوریا کی قیمت بڑھنے کا جو رجحان پیدا ہوا تھا وہ صرف دسمبر تا فروری مالی سال 2008ء کے عرصے میں عارضی طور پر معکوس ہوا، تاہم اس کے بعد اضافے کا سلسلہ پھر چل پڑا۔ جنوری 2007ء اور مارچ 2008ء کے درمیان ڈی اے پی کی قیمتوں میں 140 فیصد کی شرح سے اضافہ ہوا (دیکھئے شکل 2.4.1)، اس کی اہم وجہ اس کے بنیادی خام اجزاء یعنی فاسفورک الیمینڈ اور فاسفیٹ چٹان (rock) کی قیمتوں میں اضافہ تھا۔

شکل 2.4.1: ڈی اے پی اور یوریا کے عالمی نرخوں میں تبدیلی



مصنوعی کھاد کی قیمتوں میں زبردست اضافے کے بنیادی اسباب یہ ہیں: (1) باؤفیل بنانے والی فصلوں کی یا فٹ بڑھانے کے لیے زیادہ مصنوعی کھاد استعمال کی گئیں اور مصنوعی کھاد کی پیداوار بڑھانے کے لیے اس صنعت نے زیادہ ایندھن استعمال کیا، (2) اضافی زمین کو زیر کاشت لایا گیا، (3) بار برداری کے اخراجات میں اضافہ، (4) بیس کی شرحوں میں اضافہ، (5) گیس/بجلی کے نرخوں میں اضافہ (مصنوعی کھاد میں بجلی کا بہت زیادہ استعمال ہوتا ہے)، (6) چین، بھارت، برازیل اور دیگر ابھرتی ہوئی اقتصادی طاقتوں میں فی کس آمدنی کا بڑھنا، جس کے نتیجے میں اناج پر چلنے والے موشیوں کے گوشت اور ڈیری مصنوعات کی مضبوطی ہوئی، طلب، اور (7) آبادی میں اضافہ (دنیا کی آبادی میں سالانہ 70 ملین نفوس کا اضافہ ہو جاتا ہے)۔

ایف اے او<sup>10</sup> نے اندازہ لگایا ہے کہ 2012ء تک مصنوعی کھاد کی عالمی کھپت اور رسد میں بالترتیب 1.7 فیصد اور 3.0 فیصد اضافہ ہو جائے گا۔ چنانچہ اس کی رسد، طلب سے کم رہنے کی توقع ہے۔ تاہم خلیجی ممالک میں مصنوعی کھاد کی پیداوار شروع ہونے سے رسد میں بین الاقوامی کاؤٹیں 2010ء کے بعد سے دور ہونے لگیں گی۔

مصنوعی کھاد کی قیمتوں میں مسلسل اضافہ بھی تشویش ناک ہے (دیکھئے ہاکس 2.4)۔ زرعی شعبے میں پیداواری صلاحیت بڑھانے کے لیے کاشت کاروں کو ان روز افزوں قیمتوں سے تحفظ دلانے کی ضرورت ہے۔ چھوٹے کسان چونکہ زیادہ خطرہ مول نہیں لے سکتے اور زرعی خام مال میں بڑی سرمایہ کاری بھی نہیں کر سکتے لہذا مصنوعی کھاد کی قیمتیں اگر اسی طرح بڑھتی رہیں تو خدشہ ہے کہ ان کا استعمال مزید کم ہو جائے گا۔ ایسا ہونے سے پیداوار گھٹ جائے گی، اور معدنی اجزاء کے غیر موزوں مرکب کے ممکنہ استعمال کی وجہ سے زمین کی کوالٹی خراب ہو جائے گی۔

#### 2.1.4 زرعی قرضے

زرعی قرضوں کی تقسیم مثبت رجحانات کے ساتھ جاری رہی۔ جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران مجموعی طور پر 157.6 ارب روپے کے زرعی قرضے تقسیم کیے گئے جس میں سال بسال 34.9 فیصد اضافہ پایا جاتا ہے (دیکھئے جدول 2.5)۔ زرعی قرضے کے ذیلی شعبے کھیت (farm) کو دیے گئے قرض کی رقم بڑھنے کی ایک وجہ مصنوعی کھاد اور کیڑے مار دواؤں کی قیمتوں میں ہونے والا اضافہ ہے۔ کھیت سے باہر (non-farm) استعمال ہونے والے قرضے کی تقسیم میں بھی اضافہ دیکھا گیا۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ کمرشل بینک کے قرضوں میں زیادہ توجہ پیداواری قرضوں پر دی جاتی ہے، جبکہ زراعت سے مخصوص بینک ترقیاتی مقاصد کے لیے قرضوں میں تعاون کر رہے ہیں۔ یہ بات جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے اعداد و شمار سے بھی ظاہر ہے کہ زرعی ترقیاتی بینک کے ترقیاتی قرضوں میں ہونے والے اضافے نے کمرشل بینکوں کے ان مخصوص قرضوں میں ہونے والی کمی کا اثر جزوی طور پر ختم کر دیا۔ پیداواری

<sup>10</sup> ایف اے او اور لنڈن ٹریڈ انڈیکس آؤٹ لک 2011-12ء۔

جدول 2.5: زرعی قرضہ (جولائی تا اپریل)							
ارب روپے							
تقسیم				واپسی			
فیصد تبدیلی		فیصد تبدیلی		فیصد تبدیلی		فیصد تبدیلی	
میں 07ء	میں 08ء	میں 07ء	میں 08ء	میں 07ء	میں 08ء	میں 07ء	میں 08ء
72.5	107.8	11.7	48.6	67.1	102.8	26.4	53.2
54.5	74.3	3.5	36.1	52.7	74.7	21.5	41.5
17.9	33.5	47.1	86.9	14.3	28.1	48.8	96.2
44.3	49.7	20.7	12.2	39.8	45.2	16.6	13.3
38.8	45.7	19.6	17.8	35.6	40.9	19.8	14.7
5.4	3.9	29	-27.1	4.2	4.2	-1.2	1.0
116.8	157.5	14.9	34.8	106.9	148.0	22.8	38.4
پیداواری قرضے				ترقیاتی قرضے			
فیصد تبدیلی		فیصد تبدیلی		فیصد تبدیلی		فیصد تبدیلی	
میں 07ء	میں 08ء	میں 07ء	میں 08ء	میں 07ء	میں 08ء	میں 07ء	میں 08ء
63.6	100.4	20.9	57.9	8.8	7.3	-27.8	-17.0
47.7	70.3	12.8	57.8	6.8	4.0	-34.1	-41.7
15.9	30.1	53.4	88.9	1.9	3.3	10.1	70.4
38.5	41.9	19.6	8.2	5.7	7.7	28.7	35.0
34.9	38.7	21.6	10.7	3.8	7.0	4.2	84.2
3.6	3.2	3	8.5	1.8	0.7	151.4	-61.1
102.2	142.5	20.4	39.4	14.5	15.0	-12.6	3.4

قرضے چونکہ ایک مختصر مدت کے لیے دیے جاتے ہیں اس لیے ان کی وصول یا پانی کی شرح نسبتاً بہتر ہے۔ کمرشل بینکوں کی وصول یا پانی میں بلند نمو کی بھی یہی وجہ ہے۔

## 2.1.5 مالی سال 2009ء میں فصلوں کے امکانات

توقع ہے کہ کاشت کار خریف کی فصلوں کے لیے زیادہ رقبہ زیر کاشت لائیں گے اور معیاری اشیاء مناسب مقدار میں استعمال کریں گے اور معمول سے زیادہ محنت کریں گے تاکہ اکثر زرعی اشیاء کی حالیہ بلند قیمتوں سے فائدہ اٹھایا جاسکے۔ اس کے علاوہ رواں مالی سال کے دوران کھیت سے نامیہ آمدنی میں آنے والی بہتری بھی کاشت کاروں کا اعتماد بڑھانے میں مددگار ثابت ہوگی۔ اہم بات یہ ہے کہ کپاس کے زیر کاشت رقبے میں ایک عشرے سے اضافہ نہ ہونے کے برابر رہا ہے، کپاس کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کے تناظر میں یہ رقبہ بھی بڑھنے کا امکان ہے۔

مالی سال 2009ء کی خریف میں پانی کی قلت برقرار رہنے کا اندازہ ہے، اپریل کے دوران ہونے والی بارشوں سے کاشت کاروں کی امیدیں مستحکم ہوئی ہوں گی، مگر پیداوار میں اضافے کے لیے تصدیق شدہ بیجوں، کپاس کے تصدیق شدہ بی ٹی بیجوں<sup>11</sup> اور موثر کیڑے مار دواؤں کی

<sup>11</sup> -Bacillus Thuringiensis



دست یابی بے حد اہمیت رکھتی ہے۔ اسی طرح خریف کی دوسری بڑی فصلوں گنا اور چاول کی پیداوار بھی بڑی حد تک مون سون بارشوں، نہری پانی کی دست یابی اور ضروری اشیاء کے کارگر استعمال کی مرہون منت ہوگی۔

2005ء کے بعد سے کپاس کی فصل پر میلی بگ (mealy bug) کا حملہ ہوتا آیا ہے جس سے کپاس کی مقدار اور معیار دونوں بری طرح متاثر ہوئے ہیں۔<sup>12</sup> اس خطرے سے نجات پانے کے لیے تمام وابستہ عناصر کو جلد از جلد توجہ دینی ہوگی (دیکھئے پاکس 2.5)۔ مالی سال 2008ء میں ”سی ایل سی وی“ اور میلی بگ کی آفت نے کپاس کی مجموعی پیداوار کا تقریباً 16.4 فیصد (اندازاً 2.1 ملین گانٹھیں) ضائع کر دی تھیں۔

#### پاکس 2.5: پاکستان کی زراعت کی مخصوص سنڈی سے خطرہ اور اس کا تدارک<sup>13</sup>

گلابی سنڈی (pink hibiscus mealy bug-PHM- *Maconellicoccus hirsutus* [Green]) پاکستان کی زراعت کے لیے ایک نیا اور سنگین خطرہ ہے۔ یہ ایک چھوٹی سی سنڈی ہے جس کی لمبائی انچ کا پانچواں حصہ ہوتی ہے۔ شکل و صورت کی بنا پر اسے یہ نام دیا گیا ہے۔ اس کے انڈے پورے موسم سرما میں پودوں کے ستنے، مٹی، تنوں میں پائے جانے والے خلا یا دراڑ میں اور چمرائے پتوں میں جمع رہتے ہیں۔ یہ انڈے شروع شروع میں نارنجی رنگ کے ہوتے ہیں تاہم پختہ ہو کر چمکنے سے پہلے یہ گلابی ہو جاتے ہیں۔ یہ ovisac سے رنگ کر، ہوا کے زور سے یا پھر چیونٹیوں کے ذریعے ادھر ادھر پھیل جاتے ہیں۔ لاروے پرورش پاکر تقریباً 30 دنوں میں بالغ ہو جاتے ہیں۔ اس کیڑے کی بلوغت کا عرصہ (life cycle) 24 سے 30 دن ہے۔ مادہ سنڈی ایک جھول میں 500 سے 600 انڈے سال بھر میں 10 سے 15 بار دیتی ہے۔ پاکستان سمیت دنیا بھر میں 300 سے زائد اقسام کے پودے اور فصلیں اس کیڑے کے حملے کی زد میں ہیں، ان پودوں اور فصلوں میں چاول، گنا، کپاس، چیتا، ستارہ پھل (carambola)، ایوکیڈ، نارنگی، شریفہ، آم، برید فروٹ، سنہرا سیب، جیری، آلوچہ، امرود، پھلی (pigeon pea)، پشون (passion)، فروٹ، انگور، کیلا، کھیرا، کدو، کالی مرچیں، جھنڈی، اروبی، بند گوبھی، لوبیہ، اسکوایش سبزی (squash)، پھولوں میں آرائشی پوس کس (hibiscus)، گوگن و بلا (bougainvillea)، کروٹن، دودھ سوگری (oleander)، الامانڈا، اکورا (ixora)، ایتھوریم (anthurium)، جنجر لیلی، ہیلی کونیا (heliconia)، شیفلیرا (schefflera)، لانتانا (lantana)، فیکس (ficus)، سی گرپ (seagrape)، اور دیگر بہت سے بھاری دار پودے شامل ہیں۔

گلابی سنڈی پودے کے رس پر چلتی ہے اور ایسے زہریلے مادے خارج کرتی ہے جو پتوں کو خراب کرنے کے ساتھ ساتھ انہیں چرم کر خشک کر دیتے ہیں، اس سے پھل بننے کا عمل متاثر ہوتا ہے اور پیداوار بے حد کم رہ جاتی ہے۔ سب سے پہلے اس کیڑے پانی جانے والی جڑوں پر بھی، بالخصوص جہاں جڑ اور تال رہے ہوتے ہیں، گلابی سنڈی حملہ کرتی ہے۔ جڑوں میں پانی جانے والی گلابی سنڈی کپاسی اون سے مشابہ گئے ہوئے ریشوں کی تیلوں میں انڈے دیتی ہے۔ یہ سنڈی پودوں کی سطح پر ایک بیٹھا مواد بڑی مقدار میں خارج کرتی ہے، اس مواد کی وجہ سے چیونٹیاں اور سیاہ پھپھوندی وہاں جمع ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ چیونٹیوں پر کنٹرول فیلپوں کو دوسرے پودوں تک پھیلنے سے روکنے کے لیے ضروری ہے۔ یہ طفیلی ہوا کے ذریعے اڑ کر یا کپڑوں یا جانوروں کے بالوں پر چپک کر بھی منتقل ہو سکتے ہیں۔ گلابی سنڈی کسی علاقے میں پہنچ جانے تو بہت تیزی سے پھیل سکتی ہے۔ مصر میں یہ سنڈی 1912ء میں برصغیر سے پہنچی اور 1984ء میں یہ ہوائی میں تھی۔ 1990ء کی دہائی میں یہ گرینڈ افریقا، بھارت، پاکستان، شمالی آسٹریلیا، اور جنوب مشرقی ایشیا میں مستحکم طریقے سے پھیلی ہوئی ہے۔ پاکستان میں اس کی نمایاں موجودگی 2006ء میں گجرات میں کپاس کی فصل پر دیکھنے کو ملی، اس کے بعد یہ 2007ء میں پنجاب، اور کپاس کی پیداوار والے ملحقہ شمالی علاقوں تک پھیل گئی۔ کپاس پیدا کرنے والے اکثر دیگر ملکوں میں بھی اس کی آبادی بڑھنے کی اطلاعات ملی ہیں۔ کپاس کی پیداوار والے تمام بڑے اضلاع میں مالی سال 2008ء کے دوران اس سنڈی نے کپاس کی فصل کو بری طرح متاثر کیا۔ اگر حفاظتی اقدامات نہ کیے گئے تو ایسا ہی اس سے بھی شدید نقصان ہونے کا خطرہ ہے۔

گلابی سنڈی سے متاثرہ پودے میں درج ذیل میں سے ایک یا اس سے زائد علامات پائی جاسکتی ہیں: (1) پتے مڑائے یا مڑے ہوئے پتے اور کوئٹیں وغیرہ، (2) گچھے کی صورت میں بند پتے، (3) سب سے مٹی کوئٹیں، (4) خشک پتوں، پھل، اور جڑوں پر سفید روئیں دار مواد، (5) شہد جیسے مادے کے ساتھ سیاہ پھپھوندی اور چیونٹیوں کی موجودگی، (6) تن کھلے پھول جو اکثر مڑ بھا کر

12 پاکستان میں کپاس کی فصل پر اس کی نمو کے عرصے میں حملہ کرنے والے کیڑوں کی تعداد 96 سے ڈیڑھ سو کے درمیان ہے۔ ان کے حملے سے بڑی تعداد میں (مربع) کوئٹیں، نرم شاخوں کے سرے اور ناپختہ پھلیاں تباہ ہو جاتی ہیں جس سے یافتہ گھٹ جاتی ہے۔ اسلم اور دیگر: (2004ء): جے، رلیس (سائنس) بہاء الدین زکریا یونیورسٹی، ملتان، پاکستان 17-22: 15۔ یہ کیڑے کپاس کی مقدار اور معیار دونوں کے بھاری ضیاع کا سبب بنتے ہیں، ان سے ہونے والا نقصان 39 سے 50 فیصد کے درمیان ہوتا ہے۔ چوہدری جی، کیو (1976ء)۔ سیمینار سو فریٹلائزر کھیتی لیبٹڈ، پاکستان۔ صفحہ 114 تا 118۔

13 پولیس ڈی اے [www.pakissan.com/english/advisory/mealy.bug.an.emerging.threat.to.cotton.crop.shtml](http://www.pakissan.com/english/advisory/mealy.bug.an.emerging.threat.to.cotton.crop.shtml) اور

[www.bugwood.org/factsheets/mealybug.html](http://www.bugwood.org/factsheets/mealybug.html)

ختم ہو جائیں اور (7) منج صورت والے چھوٹے پھل۔

قابو پانے کے طریقے

☆ سنڈی کے لیے جھاڑیاں پناہ گاہ کا کام دیتی ہیں، جھاڑیاں باقاعدگی سے ختم کی جانی چاہئیں،  
☆ شدید متاثرہ پودوں کو کاٹ کر فوراً جلا دینا چاہیے اور مٹی میں موجود نا پختہ سنڈیوں کو ہلاک کرنے کے لیے زمین پر پھل چلا دینا چاہیے،  
☆ پانی میں اتنا صابن گھول کر متاثرہ پودے پر اسپرے کریں جتنا صابن وہ پودا برداشت کر سکے، اس سے آکٹری کیڑے ختم ہو جائیں گے۔ گلابی سنڈی کو ہلاک کرنے کا یہ آسان ترین طریقہ ہے۔  
انڈوں کے نئے گچھے دکھائی دیں تو اسی عمل کو دہرائیں،  
☆ ایک اسپرے ٹینک میں 16 لیٹر پانی میں ایک چائے کا چمچ ڈیٹریٹ سرف اور 100 ملی لیٹر نیم کاتیل ڈال کر اچھی طرح حل کر لیں۔ یہ دوا بھی اچھے نتائج دے گی۔  
☆ خرابی کا آغاز ہی ہوا اور فصل تھوڑی سی متاثر ہوئی Imidacloprid (120 گرام فی ایکڑ) یا Thiamethoxam کا اسپرے کیا جائے اور 5 سے 7 دن بعد اسے دہرایا جائے، بعد ازاں صاف پانی کا اسپرے کیا جائے۔ اسپرے اس مرحلے پر کرنا سب سے زیادہ کارگر ہوتا ہے جب سنڈی ریپنگے والی (crawler) شکل میں ڈھلی ہوئی کیونکہ وہ اس وقت زیادہ نازک ہوتی ہے اور کیپیکل کا مقابلہ نہیں کر سکتی،  
☆ فصل کے اگلے مرحلے پر (یعنی بوائی کے 100 دن بعد) چوں پر Chlorpyrifos، Triazophos، Profenofos اور Bifenthrin اسپرے کرنا مفید ہوگا،  
☆ Imidacloprid اسپرے سے قبل Chlorpyrifos کو دولٹرنی ایکڑ کے حساب سے پودوں کی جڑوں میں ڈالنا چاہیے تاکہ وہاں سے سنڈیوں کے اثرات کو دور کیا جائے اور مٹی میں موجود ان کی آبادی کو ختم کیا جائے، اور  
☆ اس مسئلے کا حیاتیاتی کنٹرول (Biological control) محفوظ ترین، کم قیمت اور طویل المدت حل پیش کرتا ہے۔ اس کی حکمت عملی یہ ہوتی ہے کہ اس میں بڑی تعداد میں چھوٹی چھوٹی بھڑیں بطور parasitoids پیدا کی جاتی ہیں جو حملہ کر کے گلابی سنڈی کو ختم کر دیتی ہیں۔ گلابی سنڈی کو ہلاک کرنے والے کیڑوں کی کئی اقسام قدرتی طور پر موجود ہیں مثلاً ہیر بھوٹی (labdybug) کی نسل کا Cryptolaemus montrouzieri، اور طفیلی کیڑے Anagyrus kamali اور Gyranusoidea indica۔ بھارت اور مصر میں گلابی سنڈیوں کو ہلاک کرنے میں حیاتیاتی کنٹرول خاصا کارگر رہا ہے۔ بھارت میں ان سنڈیوں کے جانی دشمن ہیر بھوٹی کی نسل کے چند اور کیڑے بھی پائے جاتے ہیں۔ فصلوں کی دشمن سنڈی کو ہلاک کرنے والوں کی دنیا بھر میں 21 طفیلی اور 41 حملہ آور اقسام پائی گئی ہیں۔

## 2.2 بڑے پیمانے کی اشیاسازی

بڑے پیمانے کی اشیاسازی کے شعبے میں مالی سال 2008ء کی ابتدا میں معقول نمو کے جوامکانات پائے جاتے تھے وہ بجلی کے بڑھتے ہوئے بحران اور اجناس کی بلند عالمی قیمتوں کے ساتھ ساتھ ملک میں تقریباً سال بھر سے جاری سیاسی افراتفری کی وجہ سے دھندلا گئے۔ اس طرح اس شعبے نے رواں مالی سال کے پہلے 9 ماہ میں محض 4.8 فیصد نمو حاصل کی جبکہ مالی سال 2007ء کے اسی عرصے میں یہ نمو 9.0 فیصد رہی تھی (دیکھئے جدول 2.6)۔

بجلی کی قلت کی وجہ سے پیش آنے والی رکاوٹوں نے اشیاسازی کی سرگرمیوں پر بہت گہرا اثر ڈالا۔ سب سے زیادہ اثر ذیلی شعبے دھات پر پڑا جو کہ اسٹیل کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں سے متاثر رہا۔ بجلی کی فراہمی میں بار بار تعطل اور خام مال کے بڑھتے ہوئے اخراجات سے ٹیکسٹائل اور کیمیکلز (خصوصاً کاسٹک سوڈا) کے ذیلی شعبوں کی بھی سرگرمیاں متاثر ہوئیں۔

اعداد و شمار کا باریک بینی سے جائزہ لینے سے پریشان کن صورتحال ابھرتی دکھائی دیتی ہے۔ جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء میں ہونے والی نمو کا بڑا سبب شکر کی پیداوار کا تیزی سے بڑھنا تھا (اگرچہ یہ پیداوار جولائی تا جنوری مالی سال 2008ء میں نسبتاً بہتر رہی تھی)۔ شکر کے شعبے سے قطع نظر بڑے پیمانے کی اشیاسازی کی نمو رواں مالی سال کے جولائی تا مارچ عرصے میں کم ہو کر صرف 3.3 فیصد تک رہ گئی (دیکھئے جدول 2.7)۔ شکر

جدول 2.6: اشیاء سازی کے شعبے کی منتخب اشیاء کی پیداوار (جولائی تا مارچ)

فیصد نمو	میں 07ء	میں 08ء
مجموعی اشیاء سازی	9.0	4.8
ٹیکسٹائل	9.8	2.8
خوراک، مشروبات اور تباکو	6.4	11.0
پٹرولیم کی مصنوعات	-5.2	6.0
ادویات	7.8	30.8
کیمیکلز	14.4	2.4
غیر دھاتی معدنیات	21.7	17.7
چمڑا	7.0	3.9
کافور اور گتہ	-1.7	-5.6
ٹائر اور ٹیوب	23.6	-2.7
لکڑی	20.7	21.9
گاڑیاں	6.2	-0.2
دھات	34.3	-7.6
کھاد	-0.1	-16.9
الیکٹرانکس	12.1	-4.7
انجینئرنگ کی اشیاء	18.8	19.5

ماخذ: وفاقی حکمرانیات

سازی کی صنعت نے مالی مشکلات اور حکومت اور کارکنوں کے ساتھ (کچل کاری کا سیزن شروع کرنے اور گنے کی قیمت پر) تنازع کے باوجود معقول نمو حاصل کی۔ شکر سازی میں ریکارڈ بلند نمو کا بنیادی سبب مالی سال 2008ء کے دوران گنے کی شاندار فصل ہے۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ بڑے پیمانے کی اشیاء سازی نے دسمبر 2007ء میں بھاری مالی نقصانات اٹھانے کے بعد جنوری 2008ء میں کچھ سنبھالا لیا،<sup>14</sup> تاہم یہ سنبھالا بعض وجوہ کی بنا پر عارضی ثابت ہوا:

(1) شکر سازی میں نمو جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء میں کم ہو کر 34.0 فیصد رہ گئی، جبکہ رواں مالی سال جولائی تا جنوری یہ نمو 51.6 فیصد کی شاندار سطح پر تھی۔ پالے نے گنے کی فصل کو جزوی طور پر نقصان پہنچایا۔

جدول 2.7: اشیاء سازی کے شعبے کی ماہانہ نمو

مارچ	میں 06ء	میں 07ء	میں 08ء
مجموعی	10.0	14.7	2.7
غذا کو نکال کر	9.8	11.6	2.3
شکر کو نکال کر	9.3	11.1	1.4
اشیاء سازی کے شعبے کی مجموعی نمو			
جولائی تا مارچ	میں 06ء	میں 07ء	میں 08ء
مجموعی	8.0	9.0	4.8
غذا کو نکال کر	8.2	9.6	3.5
شکر کو نکال کر	8.6	8.8	3.3

(2) فروری اور مارچ 2008ء کے دوران کپاس کی درآمد میں اگرچہ خاصا اضافہ ہوا، پاکستان کی ٹیکسٹائل کمپنیاں بڑھتی ہوئی قیمتوں کی بنا پر کپاس کے حصول میں مشکلات سے دوچار رہیں۔<sup>15</sup> مقامی منڈی میں کپاس کی دستیابی اس عرصے کے دوران بلند نرخوں کے باعث محدود تھی۔<sup>16</sup> زیادہ اہم بات یہ ہے کہ امریکی اور یورپی علاقے میں سست رفتاری سے ٹیکسٹائل کے شعبے کی کارکردگی پر مزید دباؤ پڑنے کا امکان ہے۔

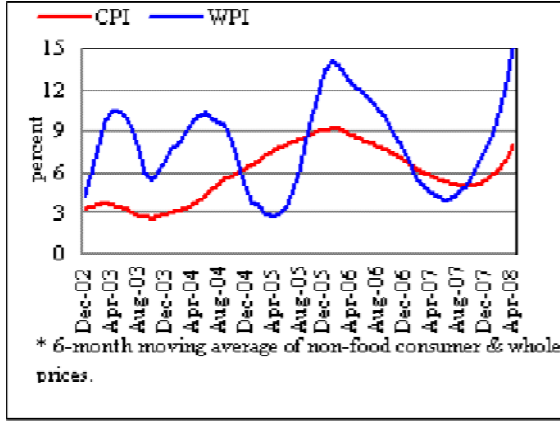
(3) خوردنی تیل/گھی کی صنعت میں فروری تا مارچ 2008ء عرصے میں تیزی نہ آسکی جو بڑھتے ہوئے نرخوں کے باعث طلب میں کمی کی عکاس ہے۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ غیر روایتی شعبے کی چیزوں کے متبادل کے طور پر استعمال ہونے لگی ہیں، خصوصاً چھوٹے پیمانے کے

<sup>14</sup> بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کے شعبے کی نمو 7.8 فیصد رہی، اس کے مقابلے میں جنوری 2007ء اور جنوری 2006ء میں یہ نمو بالترتیب 5.4 اور 4.2 فیصد رہی تھی۔

<sup>15</sup> فروری تا مارچ 2008ء کے دوران خام کپاس کی درآمد میں فروری تا مارچ 2007ء کے مقابلے میں 76.4 فیصد کی نمو دیکھی گئی۔

<sup>16</sup> فروری تا مارچ 2008ء میں کپاس کی اوسط قیمت فروری تا مارچ 2007ء کے مقابلے میں 25.9 فیصد اور مالی سال 2008ء کی دوسری سہ ماہی کے مقابلے میں 6.9 فیصد زائد تھی۔

شکل 2.4: گرائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت اور تھوک اشاریہ قیمت



دکاندار ایسا کر رہے ہیں جو تیل/گھی کی صنعت میں پائی جانے والی سست روی کا باعث ہیں۔ گھی کی صنعت اور ٹرک مالکان کے تنازع نے بھی، جو اپریل 2008ء میں ایک ہفتے سے زائد جاری رہا اور کراچی سے اندرون ملک پام آئل کی فراہمی عارضی طور پر معطل رہی، گھی/تیل کی صنعت کو متاثر کیا۔

(4) اسی طرح فروری اور مارچ 2008ء کے دوران مصنوعی کھاد کی پیداوار سست رہی، اس کی وجہ ڈی اے پی بنانے والے ایک پلانٹ کی بی ایم آر آپ گریڈیشن کی خاطر بندش تھی۔

مزید برآں، مالی سال 2008ء کے بقیہ مہینوں میں بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کے شعبے کے سنبھلنے کا امکان نہیں۔ اہم اجناس کی بلند قیمتوں اور روپے کی قدر مارچ 2008ء کے بعد سے مسلسل گرنے کی وجہ سے اشیاء سازی کی لاگت مزید بڑھ گئی۔ غیر غذائی اشیاء کی تھوک قیمتیں ان اشیاء کی خوردہ قیمتوں کے مقابلے میں زیادہ تیزی سے بڑھ رہی ہیں جس سے کارپوریٹ کے لیے نسبتاً کم منافع ظاہر ہوتا ہے (دیکھئے شکل 2.4)۔

مؤخر الذکر عامل رواں مالی سال میں بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کے شعبے کی بحالی کے امکانات کو دھندلا سکتا ہے۔ اگر اجناس کی قیمتوں کا موجودہ رجحان مزید طول پکڑتا ہے تو پیدا کنندگان (producers) کو دو میں سے ایک کو چننا ہوگا: (1) خوردہ قیمتیں متناسب طریقے سے بڑھائیں، اور/یا (2) لاگت میں ہونے والے اضافے کا بار کسی حد تک اپنے اوپر لینے کی خاطر پیداواری صلاحیت بڑھائیں یا منافع میں کمی کو مزید برداشت کریں۔<sup>17,18</sup> معیشت میں موجود مجموعی طلب پر اثرات کو کم کرنے کی واحد صورت پیداواری صلاحیت میں اضافہ ہے۔

ملک میں توانائی کے شعبے اور اجناس کی عالمی منڈی میں نیم بحرانی کیفیت بدقسمتی سے مستقبل قریب میں ختم ہونے کے آثار نہیں۔ چنانچہ بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کا شعبہ کچھ عرصے تک دباؤ میں رہے گا، تاہم عالمی منڈی میں بعض اشیاء (بالخصوص ایلومینیم، تانبا، جست، سیسہ وغیرہ جیسی صنعتی دھاتوں) کی قیمتوں میں اپریل 2008ء کے بعد نسبتاً کمی اگر برقرار رہی تو مقامی اشیاء سازوں پر لاگت کا دباؤ کسی حد تک کم ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ معیشت میں پائی جانے والی تاحال مستحکم طلب بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کے شعبے کو بحالی کی طرف لے جاسکتی ہے۔ مجموعی طلب میں کوئی نمایاں کمی نہیں آئی ہے کیونکہ:

17 کارپوریٹ سیکٹر کے تفصیلی حسابات ابھی موصول نہیں ہوئے، تاہم فہرستی کمپنیوں کے ابتدائی نتائج مالی سال 2008ء کے دوران یکساں، مصنوعی کھاد، سیمنٹ اور آٹو موہاں صنعت سمیت کئی شعبوں کی شرح منافع میں کمی کو ظاہر کر رہے ہیں۔

18 ان کے ایسا کرنے کا زیادہ امکان ہے بشرطیکہ طلب کمزور ہو یا ان کا مقصد مسابقت کرنا ہو۔ منڈیوں میں مسابقت کی سطح اضافی لاگت کا بوجھ صارفین کو منتقل کرنے کے فیصلے پر اثر انداز ہو سکتی ہے۔

(1) مالی سال 2008ء کے اولین 9 ماہ کے پورے عرصے میں مالیاتی اور جاری حسابات کے خساروں کی بگڑتی ہوئی صورتحال ملک میں مستحکم (اگرچہ معتدل) طلب کی عکاسی کرتی ہے۔

(2) جنوری تا اپریل 2008ء کے دوران تیاراشیا (سینٹ، کیمیکلز اور چمڑا) کی برآمد میں عمدہ نمو سے بیرون ملک ہماری مصنوعات کی مستحکم طلب کا اظہار ہوتا ہے۔<sup>19</sup> اور

(3) اگرچہ صنعتوں کی بڑی تعداد (15 میں سے 10) اچھی کارکردگی نہیں دکھاسکی ہے، بعض صنعتوں کے نزدیک اس کا بڑا سبب غیر اقتصادی عوامل ہیں، جن میں اہم ترین عوامل رواں مالی سال میں کپاس کی خراب فصل (جس سے ٹیکسٹائل اور منسلک صنعتیں متاثر ہوئیں)، سیاسی بے چینی (بالخصوص 27 دسمبر 2007ء کے ردعمل کے واقعات میں اقتصادی نقصانات)، مرمت اور/یا اپ گریڈیشن کے لیے بعض صنعتی یونٹوں (مثلاً پولیسٹر فائبر، کاغذ اور مصنوعی کھاد) کی بندش، اور بجلی کی قلت (مثلاً دھات کی صنعتیں وغیرہ) ہیں۔

اجناس کی بلند قیمتوں کے منفی اثرات کے باوجود بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے شعبے کی اگلے چند برسوں میں بحالی کی امید ہے جس کا سبب متعدد صنعتوں میں بی ایم آر/اپ گریڈیشن کے بعد پیداواری سرگرمیوں میں متوقع اضافہ ہے۔ بہت سی صنعتوں میں مسلسل ہونے والی توسیع بھی خوش آئند ہے اور یہ معمولی سی بحالی کی امید کو تقویت دیتی ہے۔ بالخصوص کاغذ، ٹائر اور ٹیوب، پیٹرولیم کی صفائی، مصنوعی کھاد اور سینٹ کے شعبوں میں استعداد بڑھانے کے کئی منصوبوں پر اب بھی کام جاری ہے۔ اشیا سازی کے ملکی شعبے کے اکثر توسیعی منصوبوں کا مقصد چونکہ درآمدات پر انحصار کو کم کرنا ہے (ماسوائے سینٹ) اس لیے ملکی پیداوار پر ان منصوبوں کے مثبت اثرات پڑنے کا امکان ہے۔

صنعتی پالیسی کے نقطہ نظر سے، پروسیس میں آنے والی رکاوٹیں دور کرنے سے آگے چل کر نہ صرف پیداوار بہتر ہوگی بلکہ منسلک صنعتوں پر سے قیمت کا دباؤ کم کرنے میں بھی مدد ملے گی۔ اس کے علاوہ غیر روایتی صنعتوں میں توسیع سے اشیا سازی کی سرگرمیوں میں تنوع بھی آئے گا۔ کسی ایک شعبے کو بحران سے دوچار ہونے کا جو خطرہ لاحق ہوتا ہے، یہ تنوع اس خطرے کو بھی گھٹائے گا۔ حالیہ برسوں میں موٹر سائیکل، انجینئرنگ مصنوعات، ادویہ سازی وغیرہ کی تیز رفتار پیداواری نمو اشیا سازی کے شعبے میں قدر اضافی میں کسی حد تک تنوع لانے میں مددگار رہی ہے۔

نئی صنعتوں پر زیادہ توجہ دینے کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ روایتی شعبوں کی ساخت میں پائی جانے والی کمزوریوں سے صرف نظر کر لیا جائے۔ ٹیکسٹائل کے شعبے کو مستحکم کرنے کی ضرورت ہے تاکہ اسے کفایت حجم کی حامل صنعتوں میں شمار کیا جائے اور اس کی سپلائی چین بہتر بنائی جائے۔ حکومت اشیا ساز اداروں کو عالمی منڈی سے مسابقت کا اہل بنانے میں اہم کردار یوں ادا کر سکتی ہے کہ پیداوار، سرمایہ کاری اور اختراعاتی صلاحیتوں میں تکنیکی لحاظ سے بہتری لانے میں معاونت کرے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ توانائی اور انفراسٹرکچر مہیا کرے۔ اس کے علاوہ پالیسی کا استحکام اور ٹیرف اور ٹیکسوں کا معقول سطح پر ہونا متحرک عالمی اور ملکی حالات کے مطابق صنعتی نمو حاصل کرنے کے اہم عناصر ہیں۔

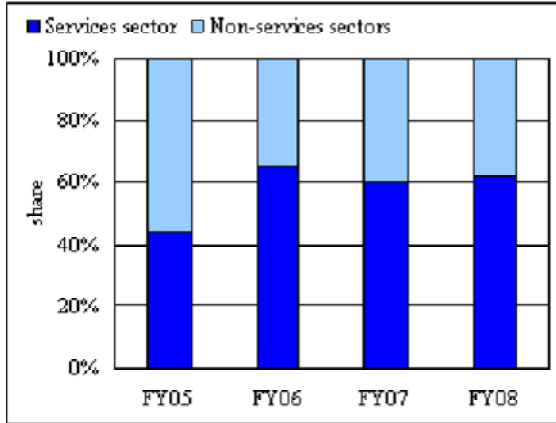
<sup>19</sup> اہم تیاراشیا کی برآمد جنوری تا اپریل 2007ء کے مقابلے میں جنوری تا اپریل 2008ء کے دوران 12.1 فیصد زائد رہی۔ اس عرصے کے دوران جن اشیا کی برآمد میں زبردست نمو دیکھی گئی ان میں سینٹ، کیمیکلز، بستر کی چادریں، تولیے، پیٹرولیم مصنوعات وغیرہ شامل ہیں۔

## پاکستانی معیشت کی کیفیت

جدول 2.8: شعبہ خدمات کی کارکردگی کے اظہار پر فیصد نمو یا کمزوریہ اکائی			
م 06ء	م 07ء	م 08ء	م 07ء
جولائی تا مارچ	جولائی تا مارچ	جولائی تا مارچ	جولائی تا مارچ
<b>تھوک یا خوردہ فروشی کی تجارت</b>			
8.1	-62.8	13.7	8.3
تھوک یا خوردہ فروشی کو قرضہ			
126.4	46.0	15.1	57.0
تجارت میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری			
38.8	6.9	25	8.4
درآمدات			
28.7	5.5	19.3	6.4
تجارتی قلم (درآمدات و برآمدات)			
<b>ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات</b>			
-50.9	48.3	5.0	22.2
ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات کو قرضہ			
76.6	-4.9	32.2	-7.0
خام پٹرولیم کی درآمدات			
16.1	7.9	2.5	3.7
کمرشل گاڑیوں کی پیداوار (جولائی تا فروری)			
26.3	44.1	56.7	-
ٹیلی فنیسی (فیصد آبادی)			
22.2	39.9	52.2	-
سیلر فنیسی (فیصد آبادی)			
11.1	-5.6	23.5	-9.4
کے پی ٹی میں سامان کی آمدورفت			
267.8	-0.5	-29.3	35.0
ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری			
<b>مالیات اور بیمہ</b>			
24*	0.6*	-34.4**	-23.7**
کمرشل بینکوں کا منافع			
22.2	182.6	-2.1	162.2
مالیاتی کاروبار میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری			
<b>نظم عامہ اور دفاع</b>			
14.3	3.3	14.7	-3.5
نظم عامہ و دفاع پر مالیاتی اخراجات			
<b>معاشرتی و ذاتی خدمات</b>			
162.5	23.8	12.2	39.1
معاشرتی و ذاتی خدمات میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری			
181.5	27.4	-19.0	59.5
خدمات میں مجموعی بیرونی براہ راست سرمایہ کاری			
* اعداد و شمار کیلینڈر سال کے ہیں۔			
** اعداد و شمار چوتھی سہ ماہی کے ہیں۔			

بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے مقامی شعبے کو تکنیکی ترقی کی وجہ سے آنے والی تبدیلیوں سے نمٹنے کے لیے نئی مہارتیں درکار ہیں۔ اسے پیداواری صلاحیت میں مطلوبہ بہتری تک پہنچنے کے لیے ایسے مستحکم تکنیکی اداروں کی ضرورت ہے جو معیار، کوالٹی، جانچ، تحقیق اور ترقی میں اس کی معاونت کر سکیں۔ اس کے علاوہ اشیا ساز اداروں کو بجلی اور گیس کی بلا تعلق اور ہموار فراہمی اور مناسب انفراسٹرکچر بھی اس شعبے کی ترقی کے لیے نہایت اہمیت رکھتا ہے۔ ایسے شعبے جو برآمدات میں اب تک قابل ذکر کارکردگی نہیں دکھاسکے ہیں انہیں دستیاب امکانات کو تلاش کرنے والے اقدامات پر توجہ دینی ہوگی۔ برآمداتی منڈی کو اپنی مصنوعات متنوع بنانی ہوتی ہیں تاکہ وہ مقامی معیشت کی دشواریوں کا مقابلہ کر سکے اور چھوٹے اداروں کی ترقی میں مدد و معاون ثابت ہو۔

شکل 2.5: بیرونی براہ راست سرمایہ کاری (جولائی تا مارچ)



### 2.3 خدمات کا شعبہ

اشیا پیدا کرنے والے شعبوں کی کارکردگی مطلوبہ ہدف سے کم رہی، لیکن اس کے باوجود مالی سال 2008ء کے ابتدائی نو ماہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدمات کا شعبہ سالانہ نمو کے مقررہ ہدف کو حاصل کر لے گا۔ تھوک اور خوردہ فروش، ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات کے ساتھ ساتھ نظم عامہ اور دفاع کے ذیلی شعبے میں اضافہ قدر کی نمو خدمات کے شعبے میں تیزی کا باعث بنے ہیں۔ علاوہ ازیں اقامت گاہوں کی ملکیت اور معاشرتی اور ذاتی خدمات کے ذیلی شعبوں نے بھی اس کی نمو میں مثبت کردار ادا کیا ہے۔ تاہم کمرشل بینکوں کے منافع کی سست نمو مالیات اور بیسے کے ذیلی شعبے میں نمو میں کمی کی طرف اشارہ کرتی ہے (دیکھئے جدول 2.8)۔

جدول 2.5.1: موبائل سسکراہبرز اور مرکب سالانہ نمو

ملین	مرکب سالانہ نمو (فیصد)	100 افراد	2006ء	2001ء
بنگلہ دیش	19.1	105.7	13.3	0.5
چین	461.1	26.1	34.8	144.8
بھارت	166.1	91	14.8	6.5
انڈونیشیا	63.8	57.8	28.3	6.5
ایران	15.4	49.1	21.8	2.1
مالانیشیا	19.5	21.4	75.5	7.4
نیپال	1.2	131.8	4.2	0.0
پاکستان*	63.2	109.7	39.9	0.7
سعودی عرب	19.7	50.7	78.1	2.5
سری لنکا	5.4	52	25.9	0.7
تھائی لینڈ	40.7	40.1	62.9	7.6
ویت نام	15.5	65.4	18.2	1.3
ایشیا	1147.1	27.4	29.5	341.2

ماخذ: ورلڈ ٹیلی کمیونٹی کیٹن انڈیکسز 2007ء  
\* اعداد و شمار 2001-07ء کے ہیں۔

### بکس 2.5: موبائل مواصلات میں رجحانات

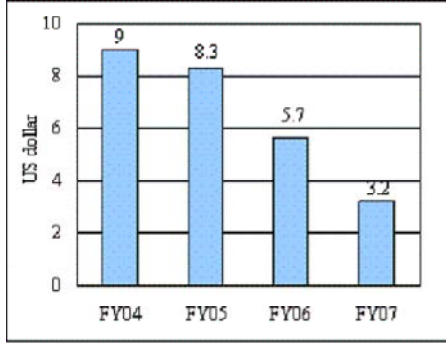
پاکستان میں موبائل فون کے شعبے کی سب سے اہم کارکردگی یہ ہے کہ پچھلے سات برسوں (2001-07) کے دوران اس شعبے میں ایشیائی ممالک میں 27.4 فیصد نمو کے مقابلے میں 109.7 فیصد مرکب سالانہ نمو (CAGR) ہوئی ہے (دیکھئے جدول 2.5.1)۔ مواصلات کے دیگر ذرائع جیسے فیکسڈ لائن، وائرلیس لوکل لوپ (WLL) اور براڈ بینڈ انٹر نیٹ سروسز (DSL)، وائی میکس فائبر ٹو ڈی ہوم (FTTH) میں تیزی آ رہی ہے۔

تاہم یہ بات قابل ذکر ہے کہ موبائل فون صارفین اور حاصل کے بڑھنے میں ہم آہنگی کارچان نہیں ہے (دیکھئے شکل 2.5.1)۔ موبائل فون سے حاصل ہونے والے حاصل میں کم اضافے کے مندرجہ ذیل اسباب ہیں:  
• زبردست مقابلے کی وجہ سے کال کی شرح میں کمی اور اس کے ساتھ ہی نئی ٹیکنالوجی کے باعث مواصلات کی لاگت میں کمی ہوئی ہے۔  
• اکثریت میں خاص طور پر کم آمدنی والے صارفین موبائل کم استعمال کرتے ہیں۔  
• بیشتر صارفین کے پاس ایک سے زائد کنکشن ہونے کی وجہ سے سبسکرائبرز کی تعداد اصل سے زیادہ بھی جاتی ہے۔  
• غیر فعال صارفین کی بڑی تعداد

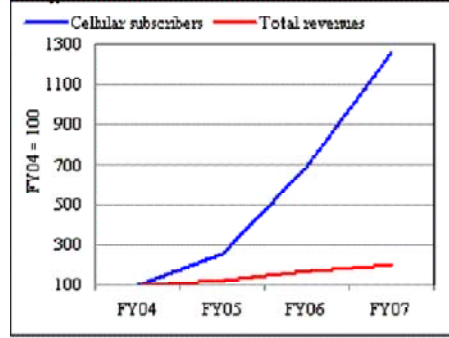
## پاکستانی معیشت کی کیفیت

☆ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ فعال صارفین اور ایک وقت ایک سے زائد کنکشن رکھنے والے صارفین کے بارے میں اعداد و شمار مرتب کرنے کی ضرورت ہے تاکہ اس صنعت کے رجحانات کا بہتر تجزیہ کیا جاسکے۔

شکل 2.5.2: اوسط حاصل فی استعمال کنندہ



شکل 2.5.1: سیلولر خدمات کے رجحانات



خدمات کے شعبے میں نمایاں اضافے کی اہم وجہ حالیہ کچھ برسوں میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں اس کے حصے میں اضافہ ہے (دیکھئے شکل 2.5)۔ مالیاتی اور مواصلات کے ذیلی شعبے میں خاص طور پر آزاد کاری اور نجی کاری پالیسیوں کی مدد سے ملک میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں اضافہ ہوا ہے۔

تھوک اور خوردہ فروشی کے ذیلی شعبوں میں اضافہ قدر کار و درآمد کی اور درآمدی اشیا کی تجارت میں تاجروں کے منافع کے مارجن پر ہوتا ہے۔ اہم فصلوں کی کم پیداوار اور بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں کمی تھوک اور خوردہ فروشی کی نمونیں رکاوٹ بن سکتے ہیں۔ تاہم درآمدات میں خاصے اضافے کے پیش نظر اور چھوٹی فصلوں کی پیداوار میں اضافے سے اس نقصان کی تلافی کی جاسکتی ہے۔ چونکہ درآمدات اس ذیلی شعبے میں نصف سے زیادہ اضافہ قدر کی ذمہ دار ہیں۔ اس لیے مالی سال 2008ء کے جولائی تا اپریل کے دوران درآمدات میں 28.3 فیصد نمو، جو گزشتہ سال کے اسی عرصے کے دوران 8.9 فیصد تھی، اس ذیلی شعبے کی کارکردگی کو بہتر بنانے میں مدد دے گی۔

ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات کے ذیلی شعبے ٹیلی مواصلات اور براڈ کاسٹنگ کی اچھی کارکردگی کے باعث مسلسل فائدے میں ہیں۔ خاص طور پر پاکستان میں سیلولر ڈینسٹی میں توسیع ہوئی جس میں جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء کے دوران 9 فیصدی درجے اضافہ ہوا ہے (دیکھئے باکس 2.5)۔

مواصلات کے علاوہ کراچی پورٹ ٹرسٹ میں سامان کی آمد و رفت اور ذخیرہ کاری میں اضافہ ہوا ہے<sup>20</sup> جس سے پی آئی اے کے خسارے کے

<sup>20</sup> ملک کی 70 فیصد سے زائد بیرونی تجارت کراچی پورٹ ٹرسٹ کے ذریعے کی جاتی ہے۔



باوجود ٹرانسپورٹ اور مواصلات کے ذیلی شعبے میں جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء کے دوران نمو بڑھانے میں مدد ملی ہے۔ اس عرصے میں سامان کی آمدورفت میں اضافے کی بڑی وجہ درآمدات میں اضافہ ہے۔

مالیاتی اور بیسے کے ذیلی شعبے میں نمو کی طرف اشارہ کرتی ہے کیونکہ 2007ء میں کمرشل بینکوں میں محض 0.6 فیصد منافع ہوا جبکہ 2006ء میں یہ منافع 24 فیصد تھا۔ تاہم دیگر مالی اداروں میں بہتری کے امکان سے اس شعبے میں نمو کی رفتار بڑھنے میں مدد ملے گی۔

معاشرتی اور ذاتی خدمات کے ذیلی شعبے میں بہتر صورت حال کے باعث خدمات کے شعبے میں خاصی نمو ہوئی ہے اس کی وجہ حکومت کی طرف سے صحت اور تعلیم میں توجہ کے ساتھ ساتھ این جی اوز کا ملک کے معاشرتی شعبے میں تیز اور فعال کردار ہے۔ اسی کے ساتھ مالی سال 2008ء کے دوران نظم عامہ اور دفاع کے ذیلی شعبے میں انتخابات کے باعث بہتر نمو ہوئی۔

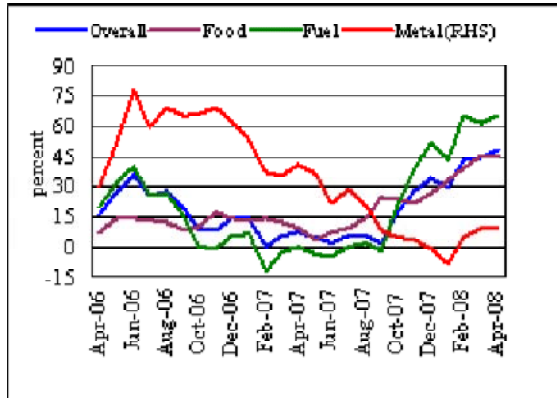
### 3.1 گرانے کا عالمی منظر نامہ

عالمی گرانے کو بڑھانے میں متعدد عوامل نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ ان میں (1) عالمی اجناس کی طلب میں مسلسل اضافہ (2) رسد کے مسائل (3) ڈالر کی قدر<sup>1</sup> اور شرح سود میں کمی کے باعث سرمایہ کاروں کی اجناس کی منڈی میں بڑھتی ہوئی دلچسپی شامل ہیں۔ جولائی 2007ء سے اب تک تمام اہم اجناس کی قیمتوں میں خاصا اضافہ دیکھا گیا ہے (دیکھئے جدول 3.1)۔ بالخصوص، عالمی سطح پر غذائی اشیاء اور توانائی کے نرخوں میں نمایاں اضافے کے ساتھ ساتھ گزشتہ چھ ماہ کے دوران ملک میں اجناس کی قیمتوں میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے (دیکھئے شکل 3.1)۔

اشیا	اکائی	اپریل 2008ء	جولائی 2007ء سے فیصد تبدیلی
خام تیل	ڈالر فی بیرل	109.0	48.0
گندم	ڈالر فی میٹرک ٹن	362.2	51.9
چاول	ڈالر فی میٹرک ٹن	1015.2	205.3
چنا	ڈالر فی میٹرک ٹن	246.6	67.9
سویا بین	ڈالر فی میٹرک ٹن	1292.1	57.7
پام	ڈالر فی میٹرک ٹن	1083.5	41.7
لوہے کی کچھدات	ہینٹ فی ڈی ایم ٹی پو	140.6	66.0
ٹن	ڈالر فی میٹرک ٹن	2166	47.0
ڈی اے پی	ڈالر فی میٹرک ٹن	1200.6	175.2
یوریا	ڈالر فی میٹرک ٹن	471.3	75.9

ماخذ: آئی ایم ایف اور عالمی بینک

شکل 3.1: اشیاء کی عالمی قیمتوں کے اشاریوں کے لحاظ سے گرانے (سال بسال)



اہم غذائی اشیاء کی قیمتوں کے بڑھنے کی بڑی وجہ چاول، گندم اور خوردنی تیل کی مایوس کن پیداوار ہے۔ آئندہ سالوں کے دوران پیداوار میں اضافہ ممکن ہے تاہم قیمتوں کو بڑھانے میں متعدد ایسے عوامل نے بھی کردار ادا کیا ہے جن میں نمایاں تبدیلی کا امکان نہیں ہے۔ ایسے عوامل میں ابھرتی ہوئی معیشتوں میں عوام کا معیار زندگی بہتر ہونے کے باعث طلب کا بڑھنا اور امریکی پالیسی کے نتیجے میں حیاتی ایندھن کو توانائی کے متبادل ذریعے کے طور پر استعمال کرنا شامل ہیں۔ خوراک کی قیمتوں کو توانائی کی لاگت کے ساتھ منسلک کرنے کی امریکی پالیسی تشویشناک ہے کیونکہ اس بات کا امکان ہے کہ مستقبل میں بھی توانائی کی قیمتیں بلند ترین سطح پر رہیں گی۔

<sup>1</sup> حالیہ مہینوں کے دوران امریکی ڈالر کی قدر میں مسلسل کمی بھی قیمتوں کے بڑھنے کی اہم وجہ ہے۔ جولائی 2007ء سے ڈالر کی قدر میں یورو، یین اور پاؤنڈ اسٹرلنگ کے مقابلے میں نمایاں کمی آئی ہے جس کی وجہ سے سرمایہ کاروں کی ڈالر میں دلچسپی کم ہو گئی اور انہوں نے اپنے سرمائے کو اجناس کی منڈیوں کی طرف منتقل کر دیا۔

عالمی گرانی میں اضافے نے ترقی یافتہ ملکوں کی نسبت ترقی پذیر ممالک پر زیادہ اثرات مرتب کیے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ترقی پذیر ممالک کی صرف باسکٹ میں خوراک کا حصہ ترقی یافتہ ممالک کی نسبت زیادہ ہے۔ مزید برآں، ترقی یافتہ معیشتوں میں تیار شدہ غذائی اشیاء کے استعمال میں اضافے کا مطلب یہ ہے کہ اجناس کی قیمتیں بڑھنے کے اثرات غذائی گرانی پر مرتب ہوتے ہیں کیونکہ (1) تیار شدہ غذائی اشیاء کی قیمتوں میں اجناس کی قیمتوں کا بہت کم حصہ ہوتا ہے اور (2) تیار شدہ غذائی اشیاء کی بہت سی صنعتوں نے رسد کے لیے طویل مدتی معاہدے کر رکھے ہیں یا پھر وہ قیمتوں میں تغیر پذیری کے خطرات کی پیش بندی کرتے ہیں۔

ابھرتی ہوئی معیشتیں توانائی اور غذا کی بڑھتی ہوئی قیمتوں سے عوام کو جزوی طور پر محفوظ رکھنے کے لیے زراعت اور محاصل میں کی جیسے اقدامات کر رہی ہیں۔ غریبوں کی اعانت کے لیے کوششوں کے نتیجے میں مالیاتی توازن میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے، جس سے مذکورہ اقدامات کے تسلسل کو برقرار رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔

بہت سی ترقی پذیر معیشتوں نے خوراک کی قیمتوں کو قابو میں رکھنے کے لئے اضافی اقدامات متعارف کرائے ہیں (دیکھئے باکس 3.1)۔ مثال کے طور پر چاول کے چند بڑے برآمد کنندگان نے ملکی منڈیوں میں چاول کی دستیابی کو یقینی (اور کم قیمت) بنانے کے لئے اس کی برآمد پر پابندی عائد کر دی ہے۔ ان اقدامات کی وجہ سے عالمی غذائی منڈی میں چاول کی رسد میں خلل پیدا ہوا اور بالآخر عالمی سطح پر غذا کے نرخ بلند ہو گئے ہیں۔

گرانی کے دباؤ میں کمی کے لیے مالیاتی و انتظامی پالیسیوں کے اثرات کی محدود نوعیت کے باعث گرانی کے دباؤ میں اضافے کو کم کرنے کا بوجھ باکس 3.1: غذائی اجناس کی عالمی منڈیوں میں اہم پیش رفت

مندرجہ ذیل حالات عالمی منڈیوں میں غذائی اجناس کی قیمتوں میں اضافے کا باعث بنے ہیں:

#### گندم

- ☆ ابھرتی ہوئی معیشتوں خاص طور پر چین اور بھارت میں تیز اقتصادی نمو کے باعث گندم کی طلب میں اضافہ ہوا ہے، جس کے نتیجے میں قیمتیں بڑھ گئی ہیں۔
- ☆ حیاتی ایندھن کی پیداوار میں اضافے کی وجہ سے بیشتر کاشتکار چٹا اور کئی جیسی فصلیں کاشت کرنے کو ترجیح دے رہے ہیں۔
- ☆ آسٹریلیا میں دو برس سے جاری خشک سالی کے باعث گندم کے عالمی ذخیرے میں خاطر خواہ کمی واقع ہوئی ہے اور یہ ستر کی دہائی کے بعد کی پست ترین سطح پر پہنچ گیا ہے۔
- ☆ امریکا کی جانب سے گندم کی مسلسل برآمد کی وجہ سے اس کا ذخیرہ گزشتہ 60 سالوں کی پست ترین سطح پر پہنچ گیا ہے، اس صورتحال پر خاصی تشویش پائی جاتی ہے۔

#### چاول

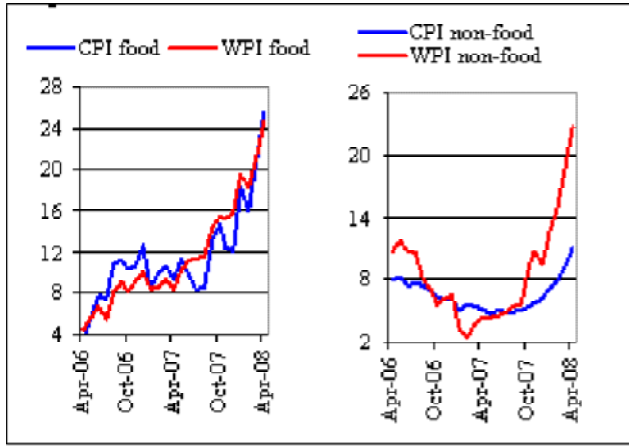
- ☆ چاول کے بڑے برآمد کنندگان ویتنام، بھارت، مصر اور کیمبوڈیا کی طرف سے ملک میں چاول کی دستیابی کو یقینی بنانے کے لئے اس کی برآمد پر پابندی بھی صورتحال کو مزید خراب کرنے کا باعث بنی ہے۔
- ☆ ایشیا، مشرق وسطیٰ اور مغربی افریقہ کے ملکوں میں فی کس آمدنی کے بڑھنے کی وجہ سے بھی چاول کی طلب میں اضافہ ہوا ہے۔
- ☆ زیر کاشت رقبے میں کمی، ایندھن کی بلند قیمتیں اور پانی کی قلت کے باعث خراب فصلوں سے بھی چاول کی رسد میں کمی آئی ہے۔ اس لئے عالمی سطح پر چاول کا ذخیرہ 1976 کے بعد کی پست ترین سطح پر آ گیا ہے۔

#### خوردنی تیل

- ☆ چین میں خراب موسم کے باعث سرسوں کے بیج کی پیداوار میں کمی اور بھارتی حکومت کی طرف سے خام مال کے ٹریف میں کمی کے باعث عالمی منڈی میں باقی تیل کی قیمتیں بڑھ گئی ہیں۔
- ☆ امریکا، یورپی یونین اور روس میں سویا بین کے تیل کا صنعتوں میں استعمال بڑھنے سے عالمی منڈی میں اس کی قیمتوں میں اضافہ ہو گیا ہے۔
- ☆ پام آئل کی قیمتوں میں اضافے کی ایک بڑی وجہ انڈونیشیا جیسے اہم برآمد کنندگان کی جانب سے اختیار کی جانے والی تحفظاتی پالیسیاں بھی ہیں، جہاں بنیادی ضرورت کی شے ہونے کے باعث پام آئل سیاسی لحاظ سے حساس ہے۔

زری پالیسی پر آن پڑتا ہے۔ اس لیے قیمتوں میں اضافے کی حالیہ لہر کے بعد زیادہ تر ابھرتی ہوئی معیشتوں میں سخت زری پالیسی اختیار کی گئی ہے۔ ترقی یافتہ معیشتوں پر غذائی گرانی کے کم اثرات مرتب ہوئے ہیں تاہم اس بات کے خدشات موجود ہیں کہ جاری مالیاتی بحران سے مجموعی طلب متاثر ہو سکتی ہے، اس لیے ان ممالک کے زری حکام نے یا تو اپنی زری پالیسی کو نرم کر دیا ہے یا پھر غیر جانبدار موقف اختیار کر رکھا ہے۔

شکل 3.2: صارف اشاریہ قیمت اور تھوک اشاریہ قیمت گرانی، سال بسال



### 3.2 ملکی منظر نامہ

عالمی گرانی کی بلند سطح کے ملکی گرانی پر خاطر خواہ اثرات مرتب ہوئے ہیں جن سے عہدہ برا ہونے کے لیے حکومت نے اہم ایندھنوں اور گندم کے نرخوں کو قابو میں رکھنے کے لیے اقدامات کیے ہیں۔ مالی سال 2008ء میں قیمتوں کے تمام اشاریوں میں اضافے کا رجحان دیکھا گیا ہے اور یہ گزشتہ پانچ سالوں کی اوسط کے مقابلے میں خاطر خواہ حد تک بلند سطح پر رہا ہے (دیکھئے جدول 3.2)۔

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ صارف اشاریہ قیمت اور تھوک اشاریہ قیمت دونوں میں ہی غذائی گرانی کے رجحانات یکساں رہے ہیں (دیکھئے شکل 3.2) تاہم اس کے برعکس ان اشاریوں کی غیر غذائی گرانی میں صورتحال کافی حد تک مختلف دکھائی دیتی ہے۔<sup>2</sup> جس کی وجوہات میں (1) غیر غذائی صارف اشاریہ قیمت پرتیل کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں کے اثرات کی منتقلی کو نظر انداز کرنا ممکن تھا کیونکہ صارف اشاریہ قیمت باسکٹ میں شامل اہم ایندھنوں کی قیمتوں میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ اس کے برعکس تھوک اشاریہ قیمت پر اس کے اثرات کی منتقلی کی سطح خاطر خواہ حد تک بلند رہی کیونکہ تھوک اشاریہ قیمت میں شامل پیٹرولیم مصنوعات منڈی پر مبنی ہوتی ہیں (2) غیر غذائی صارف اشاریہ قیمت اشیاء سازی میں استعمال ہونے والی کپاس اور دھاتوں جیسی اشیائے پیدائش کی قیمتوں میں اضافے کے جزوی جبکہ تھوک اشاریہ قیمت ان کے مجموعی اثرات کو ظاہر کرتا ہے اور (3) منڈی میں مسابقتی برتری حاصل کرنے کے لیے اضافی لاگت کے بڑے حصے کو پیدا کاروں نے خود برداشت کیا ہے۔ تاہم اجناس کی قیمتوں میں مسلسل اضافے کے باعث اب پیدا کار اس بات پر مجبور ہو گئے ہیں کہ وہ مہنگائی صارفین کو منتقل کر دیں۔ اس کے ساتھ ساتھ حکومت کی جانب سے تیل کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں کے اثرات کی صارفین کو منتقلی کے نتیجے میں بھی اپریل 2008ء کے دوران صارف اشاریہ قیمت غیر غذائی گرانی میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔

اگر گرانی کے دباؤ میں اضافے کی بڑی وجہ غذائی اشیاء کی قیمتوں کا بڑھنا ہے تو سخت زری پالیسی کے ذریعے صارف اشاریہ قیمت غیر غذائی گرانی کے دورانی اثرات کو کم کیا جاسکتا ہے۔ تاہم مرکزی بینک سے حکومت کی بھاری قرض گیری کے نتیجے میں غذائی گرانی کی بلند سطح کے دورانی

<sup>2</sup> گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت دسمبر 2007ء میں 6.3 فیصد تھی جو اپریل 2008ء میں بڑھ کر 11.2 فیصد (سال بسال) ہو گئی۔

جدول 3.2: گرانی کے رجحانات فیصد میں

سال ہمال <sup>1</sup>	بارہ ماہی حرکت پنچ ماہی اوسط <sup>2</sup>	اوسط (سال ہمال) م س	2003-07ء
اپریل			
2007ء	2008ء	2007ء	2008ء
6.9	17.2	7.8	9.8
9.4	25.5	9.7	14.3
5.2	11.2	6.5	6.5
6.0	23.5	7.3	12.6
8.4	24.6	8.1	15.8
4.3	22.7	6.6	10.4
7.7	22.3	9.4	11.2
5.6	10.8	6.1	7.2
6.6	14.1	6.8	8.9

<sup>1</sup> مثال کے طور پر اپریل 2007ء کے مقابلے میں اپریل 2008ء میں تبدیلی

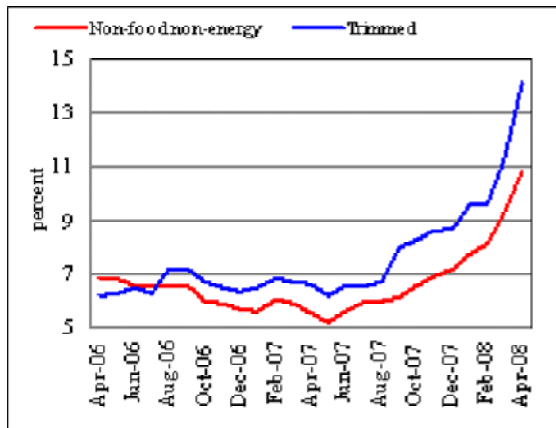
<sup>2</sup> مثال کے طور پر اپریل 2007ء کے مقابلے میں اپریل 2008ء کے 12 ماہی وسط میں تبدیلی  
ماخذ: وفاقی ادارہ شماریات

اثرات کو کم کرنے کی کوششوں کو نقصان پہنچا اور گرانی کے دباؤ میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔ بڑے مالیاتی خسارے کے نتیجے میں زرعی نمونہ مقررہ ہدف سے زیادہ رہی اور اس صورتحال نے زرعی انتظام کو مزید مشکل بنا دیا ہے۔

مالی سال 2008ء کے دوران قوزی گرانی پر زرعی پالیسی کا اثر نمایاں نہیں رہا۔ بیس فیصد تراشیدہ اوسط کے مطابق قوزی گرانی اپریل 2008ء میں بڑھ کر دو ہندسی (14.1 فیصد تک) ہو گئی۔ گرانی کے دباؤ کی استقامت غیر غذائی غیر توانائی پر مبنی قوزی گرانی سے بھی عیاں ہے جو اپریل 2008ء میں بڑھ کر 10.8 فیصد تک پہنچ گئی ہے (دیکھئے شکل 3.3)۔

یہاں یہ ذہن نشین رکھنا ضروری ہے کہ غذا، توانائی، کیمیائی کھاد اور دھاتوں کی عالمی قیمتوں کی بلند سطح کا بھی ملکی گرانی کو بڑھانے میں اہم کردار رہا ہے۔ اس لیے، جولائی 2007ء سے گندم، چاول، خوردنی تیل اور دودھ کی قیمتوں میں اضافے کا رجحان جاری ہے۔ جولائی 2007ء سے ملک میں گندم کی قدرے پست قیمتوں کے باعث پڑوسی ملکوں کو اس کی اسمگلنگ کی حوصلہ افزائی ہوئی ہے جبکہ ذخیرہ اندوزی بھی ملک میں اس کی رسد کو کم کرنے والا ایک اہم عامل ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ گندم کی قیمتوں میں اضافے کی بنیادی وجہ حکومت کے پاس ذخیرے کی کم مقدار اور کیمیائی کھاد پر لاگت کا بڑھنا بھی ہے۔ گندم کی خریداری اور ملک میں آٹے کی قیمتوں کو مستحکم سطح پر رکھنے کے لیے گندم کی خاصی مقدار میں درآمد آئندہ مہینوں میں حکومت کے لیے ایک اہم چیلنج ہوگا۔ اسی طرح اگرچہ پاکستان کے پاس درآمد کرنے کے لیے وافر مقدار میں چاول موجود ہے لیکن اس کے

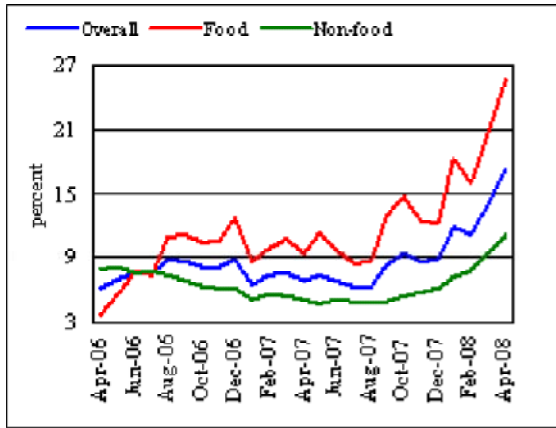
شکل 3.3: قوزی گرانی (سال ہمال)



باوجود چاول کی ملکی قیمتوں میں گزشتہ چند مہینوں کے دوران نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ عالمی منڈی میں پاکستانی چاول اچھے داموں میں فروخت ہو جاتا ہے۔ اس لیے عالمی سطح پر چاول کی قیمتوں میں اضافے کے نتیجے میں ملک میں بھی ان کی قیمتیں بڑھ گئیں۔ حال ہی میں حکومت نے ملک میں چاول کی دستیابی یقینی بنانے کے لئے اس کی کم سے کم برآمدی قیمت مقرر کی ہے۔ مزید برآں چاول کی برآمد پر لگائے جانے والے ٹیکس سے مالیاتی توازن کے ساتھ ساتھ ملک میں چاول کی رسد میں بھی بہتری آئے گی۔

غذائی اشیاء اور توانائی کے نرخوں میں اضافے کا رجحان آئندہ چند مہینوں میں جاری رہنے کا امکان ہے۔ گرانی میں متواتر اضافہ طویل مدت میں اقتصادی نمو اور مسابقت کے لیے نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔ حالات میں بہتری کے لیے سخت زری پالیسی تجویز کی جاتی ہے تاکہ دورثانی اور حکومت کی جانب سے قیمتوں میں کمی کے اثرات کو کم سے کم کیا جاسکے۔ یہ کوئی آسان کام نہیں ہے، اس کے لئے ضروری ہے کہ مالیاتی حکام اسٹیٹ بینک سے قرض گیری کو کم کرنے کے لئے تعاون کریں۔ اس کے علاوہ پاکستانی روپے کی قدر میں حالیہ کمی سے گرانی کے دباؤ میں اضافے کا امکان ہے۔ معیشت پر گرانی کے موجودہ دباؤ کے پیش نظر اسٹیٹ بینک نے پیش گوئی کی ہے کہ مالی سال 2008ء کے دوران گرانی کی شرح 10 سے 11 فیصد رہے گی جو 6.5 فیصد کے سالانہ ہدف سے خاصی زیادہ ہے۔

شکل 3.4: صارف اشاریہ قیمت گرانی



### 3.3 صارف اشاریہ قیمت (ص اق)

ص اق گرانی (سال بسال) مالی سال 2008ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران دو ہندسی رہی۔ ص اق گرانی میں اضافے کی وجہ غذائی اور غیر غذائی عناصر دونوں ہیں (دیکھئے شکل 3.4)۔

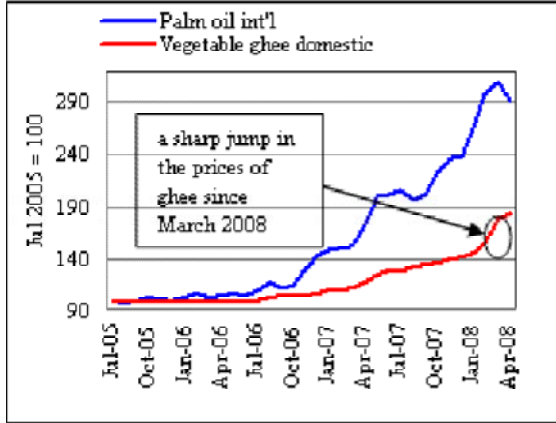
گزشتہ چند مہینوں کے دوران اہم غذائی اشیاء (گندم، چاول، خوردنی تیل اور دودھ) کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کی وجہ سے غذائی گرانی میں اضافہ ہوا ہے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ پام آئل کی عالمی قیمتوں میں اضافے کے

اثرات کی منتقلی میں مارچ 2008ء کے بعد سے تیزی آئی ہے (دیکھئے شکل 3.5)۔

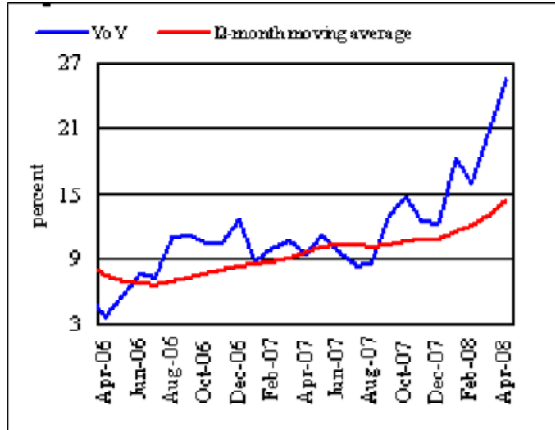
ملک کے مختلف حصوں میں آٹے کی قلت اور اس کی قیمتوں میں تیزی سے اضافے کے ساتھ ساتھ تیل کی قیمتوں کی بلند سطح کے اثرات<sup>3</sup> کو مد نظر رکھتے ہوئے کہا جاسکتا ہے کہ گرانی کے امکانات غیر موافق رہیں گے۔ مزید برآں، روپے کی قدر میں کمی سے مستقبل میں گرانی کی توقعات میں مزید اضافہ ہو سکتا ہے۔

<sup>3</sup> مال برداری کی لاگت کی وجہ سے۔

شکل 3.5: پام آئل اور گھی کی قیمتیں



شکل 3.6: غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت



غذائی گرانی کی بلند سطح کے نتیجے میں ضروریات زندگی کی قیمتوں میں ہوشربا اضافے سے غریب افراد زیادہ متاثر ہوئے ہیں۔ لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ انتظامیہ کم آمدنی والے افراد کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے فوری اقدامات کرے۔ اس ضمن میں راشن کارڈز، یوٹیلیٹی اسٹورز اور سرکاری اسکولوں کے طلبہ کے ذریعے عوام کو سستی اشیاء فراہم کی جاسکتی ہیں۔<sup>4</sup> تاہم زراعت کی فراہمی قلیل مدتی اقدام ہے اور طویل مدت میں پیداوار بڑھانے کے لئے زراعت کے شعبہ میں سرمایہ کاری بے حد ضروری ہے۔ بہتر زرعی پیداوار حاصل کرنے کے لیے مستند بیجوں کے استعمال میں اضافہ، کسانوں کی قرضوں تک باآسانی رسائی، عمدہ کیمیائی کھاد اور کیڑے مار ادویات استعمال کرنے کے لیے کاشتکاروں کی حوصلہ افزائی، پانی کے نئے ذخائر کی تعمیر اور اضافہ قدر کے لیے سرمایہ کاری ضروری ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مناسب قیمتوں کے ذریعے کسانوں کو پیداوار بڑھانے کی ترغیب دینا اور منڈی کے ڈھانچے میں بہتری لاتے ہوئے قائل کرنا کہ انہیں اپنی کوششوں کا اچھا معاوضہ ملے گا۔ ملک کے اندر قیمتیں مستحکم رکھنے کے لیے اناج کی غیر قانونی طور پر سرحد پار نقل و حرکت روکنے کے لیے کڑی نگرانی، ملک میں غذائی اشیاء کی دستیابی کی سخت مانیٹرنگ اور کسی بھی بحرانی صورت حال سے بچنے کے لئے بروقت درآمدات کی جائیں۔

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ رواں مالی سال کے اختتام تک غیر غذائی گرانی بھی دو ہندسی سطح تک پہنچ جائے گی۔ اگرچہ مالی سال 2007ء میں غیر

<sup>4</sup> یہ بات مشاہدے میں آئی ہے کہ غربت میں اضافے سے اسکول ترک کرنے والے طلبہ کی تعداد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس لیے طلبہ کو بنیادی غذائی اشیاء کی فراہمی سے اسکول ترک کرنے کی شرح میں کمی کے ساتھ ساتھ غریب گھرانوں کی اعانت میں بھی مدد ملے گی۔

غذائی گروپ نے غذائی گرانی کے کچھ اثرات زائل کر دیئے تھے تاہم مالی سال 2008ء کے دوران گرانی کے دباؤ کو بڑھانے میں اس نے بھی اہم کردار ادا کیا ہے۔

### 3.3.1 صارف اشاریہ قیمت غذائی گرانی

صارف اشاریہ قیمت غذائی گرانی میں مالی سال 2008ء کے ابتدائی نو ماہ کے دوران خاصا اضافہ ہوا۔ یہ گرانی اپریل 2008ء کے دوران 25.5 فیصد رہی جو گذشتہ سال اسی مہینے کے دوران 9.4 فیصد تک تھی (دیکھئے شکل 3.6)۔

پیشتر غذائی اشیا کی قیمتوں میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے تاہم صارف اشاریہ قیمت غذائی گرانی میں چند اشیا کا نمایاں حصہ ہے (دیکھئے جدول 3.5)۔

3.5۔ صارف اشاریہ قیمت باسکٹ میں شامل 7 غذائی اشیا جن کا وزن 19.9 فیصد ہے، اپریل 2008ء کے دوران گرانی کو بڑھانے میں ان کا

حصہ 47.1 فیصد تک رہا ہے (دیکھئے جدول 3.3)۔

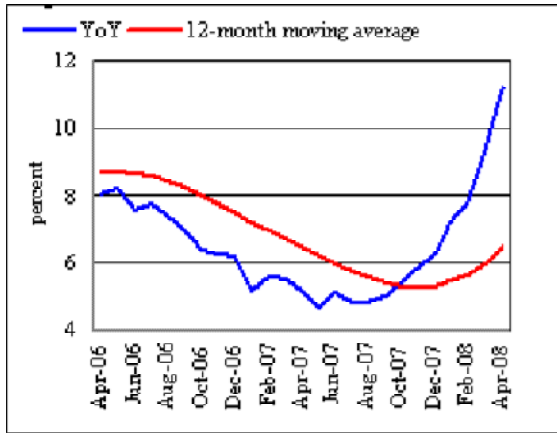
مزید برآں، اپریل 2008ء کے دوران غذائی گروپ میں شامل صرف تین اشیا (گندم، نباتی گھی اور تازہ دودھ) کا غذائی گرانی میں حصہ 56.1 فیصد تک رہا ہے۔

### 3.3.2 صارف اشاریہ قیمت غیر غذائی گرانی

مالی سال 2008ء کے دوران صارف اشاریہ قیمت غیر غذائی گرانی میں (سال بسال) تیزی سے اضافہ ہوا ہے تاہم اس میں اضافے کی رفتار غذائی گرانی کے مقابلے میں نسبتاً کم ہے۔ صاق غیر غذائی گرانی اپریل 2008ء میں بڑھ کر 11.2 فیصد ہو گئی جبکہ گذشتہ مالی سال کے اسی مہینے میں یہ 5.2 فیصد رہی تھی (دیکھئے شکل 3.7)۔

اپریل 2008ء کے دوران غیر غذائی گرانی میں حالیہ اضافے کا بنیادی سبب اشاریہ کرایہ مکان، صفائی، لائڈری اور ذاتی دیکھ بھال کے ذیلی گروپوں کے نرخوں میں ہونے والا اضافہ ہے۔ مزید برآں ٹرانسپورٹ اور مواصلات کے ساتھ ساتھ ایندھن اور روشنی کے ذیلی گروپوں میں

جدول 3.3: صاق گرانی سال بسال کے صاق اولین صے، اپریل 2008ء				
اشیا	سال بسال تبدیلی	حصہ بہ	وزن	
	اپریل 07ء	اپریل 08ء		
1 گندم کا آٹا	5.1	4.4	54.1	15.8
2 کرایہ مکان اشاریہ	23.4	6.2	11.4	15.4
3 نباتی گھی	2.7	25.3	59.9	10.5
4 تازہ دودھ	6.7	11.2	21.0	8.7
5 چاول	1.3	28.4	60.2	5.2
6 تیل	1.7	-6.9	28.2	3.5
7 نقل و حمل کرایہ	2.1	2.5	19.6	2.9
8 خوردنی تیل	0.7	18.2	59.1	2.5
9 سبزیاں	1.8	7.9	18.6	2.2
10 تیار شدہ کھانے	1.7	6.4	20.7	2.2
مجموعی	47.2			68.9



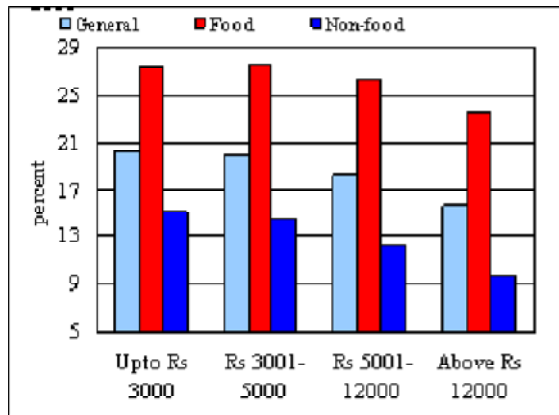


جدول 3.4: مص اقی غیر غذائی گرانی (سال بسال) بلحاظ گروپ						
وزن	اپریل 07ء	جون 07ء	دسمبر 07ء	فروری 08ء	مارچ 08ء	اپریل 08ء
غیر غذائی گروپ	59.7	5.2	5.1	6.3	7.8	9.4
ملبوسات، ٹیکسٹائل	6.1	7.3	7.2	8.7	6.7	6.9
کرایہ مکان	23.4	6.2	6.7	8.8	10.0	10.6
اینڈھن اور روشنی	7.3	7.0	6.1	5.5	6.2	8.5
گھریلو فرنیچر	3.3	7.0	5.8	6.5	6.3	7.0
ٹرانسپورٹ اور مواصلات	7.3	-2.4	-3.1	-3.0	3.0	8.7
تفریح	0.8	-0.2	0.1	0.4	0.7	0.9
تعلیم	3.5	6.6	6.4	4.4	3.4	3.5
صفائی سہرائی، لائڈری	5.9	4.5	4.7	8.9	13.0	15.9
علاج معالجہ	2.1	10.1	9.9	7.6	7.9	6.5
عمومی	100	6.9	7.0	8.8	11.3	14.1

مراجعت کے رجحان سے بھی غیر غذائی گرانی پر دباؤ میں اضافہ ہوا ہے۔

اشاریہ کرایہ مکان میں اضافے کی بنیادی وجہ دھاتوں کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں کے ساتھ ساتھ جہاز رانی کے معاوضوں کا بڑھنا بھی ہے جبکہ ملکی

شکل 3.8: گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (سال بسال) کی شرح، اپریل 08ء



اینڈھن، روشنی، ٹرانسپورٹ اور مواصلات کے ذیلی گروپوں میں اضافے کا اہم سبب تیل کی بلند عالمی قیمتوں کے باعث ملک میں اہم ایندھنوں کے نرخوں کا بڑھنا ہے (دیکھئے جدول 3.4)۔

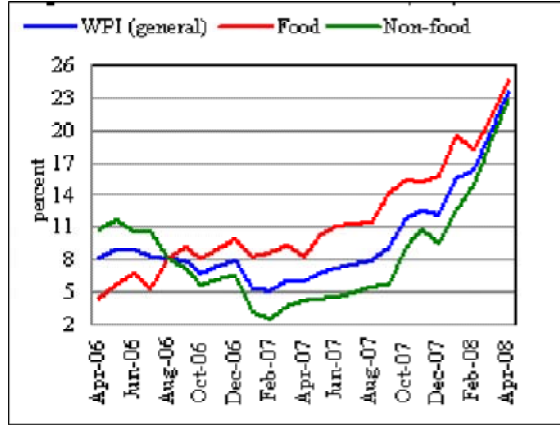
### 3.3.3 گرانی بلحاظ آمدنی گروپس

مالی سال 2008ء کے ابتدائی نو ماہ کے دوران غذائی گرانی میں اضافے کا رجحان جاری رہا۔ اس کے نتیجے میں کم ترین آمدنی والے طبقے پر گرانی کا زیادہ بوجھ پڑا ہے کیونکہ وہ اخراجات کا بڑا حصہ

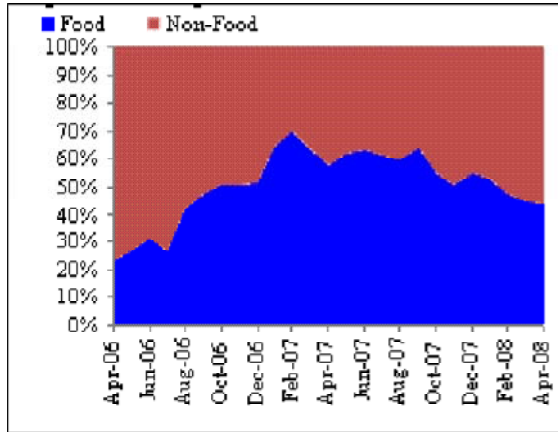
بنیادی غذائی اشیاء کے لئے مختص کرتا ہے۔ اپریل

2008ء میں کم ترین آمدنی (آمدنی 3000 ہزار روپے ماہانہ) گروپس، درمیانی آمدنی گروپس (3001 سے 5 ہزار روپے ماہانہ) اور درمیانی آمدنی (5 ہزار سے 12 ہزار ماہانہ) والے بالائی گروپس کو بالترتیب 20.2، 19.9 اور 18.1 فیصد گرانی کا سامنا کرنا پڑا ہے جو کہ اوسط سطح سے زیادہ ہے۔ بلند ترین آمدنی (ماہانہ 12 ہزار سے زائد) گروپس پر گرانی کے اثرات 15.7 فیصد تک رہے ہیں (دیکھئے شکل 3.8)۔

شکل 3.9: تھوک اشاریہ قیمت (سال بسال)



شکل 3.10: تھوک اشاریہ قیمت میں بہ وزن حصہ



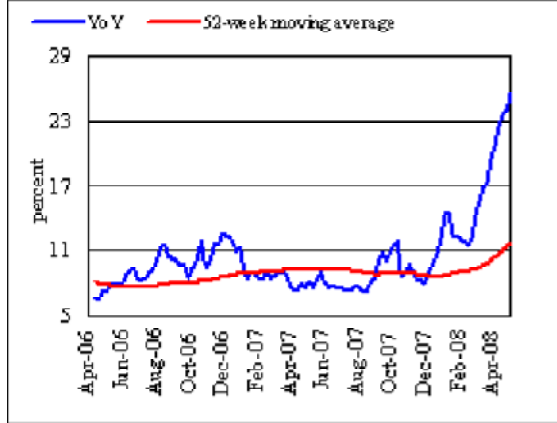
#### 3.4 تھوک اشاریہ قیمت

مالی سال 2008ء کے پہلے نو ماہ کے دوران گرانی بلحاظ تھوک اشاریہ قیمت میں اضافے کا رجحان برقرار رہا اور اپریل 2008ء میں 23.5 فیصد کی ریکارڈ سطح تک پہنچ گیا، جو اپریل 2007ء کے 6 فیصد سے خاصا زیادہ ہے۔ غذائی اور غیر غذائی گروپس دونوں تھوک اشاریہ قیمت گرانی میں اضافے کا باعث بنے ہیں (دیکھئے شکل 3.9)۔

تھوک اشاریہ قیمت غذائی گرانی اپریل 2008ء میں بڑھ کر 24.6 فیصد ہو گئی، جو گزشتہ سال اسی مہینے میں 8.4 فیصد تک تھی۔ حالیہ مہینوں کے دوران تھوک اشاریہ قیمت گرانی کو بڑھانے میں ان عوامل نے اہم کردار ادا کیا ہے جو صارف اشاریہ غذائی گرانی میں اضافے کا باعث بنے تھے۔ تھوک اشاریہ قیمت غیر غذائی گرانی اپریل 2008ء میں بڑھ کر 22.7 فیصد ہو گئی جو گزشتہ سال کے اسی مہینے میں 4.3 فیصد رہی تھی۔ رواں مالی سال کے دوران تھوک اشاریہ قیمت غذائی گرانی کے دوہندسی سطح پر رہنے کے باوجود تھوک اشاریہ قیمت غیر غذائی گرانی کی مضبوطی میں اضافے کی عکاسی حالیہ مہینوں کے دوران مجموعی تھوک اشاریہ گرانی میں اس کے وزن کے بڑھنے سے بھی ہوتی ہے (دیکھئے شکل 3.10)۔

مالی سال 2008ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران تھوک اشاریہ قیمت کے غیر غذائی گروپ ایندھن، روشنی اور لبریکینٹ میں خاصا اضافہ دیکھا گیا ہے اور حالیہ مہینوں کے دوران مجموعی غیر غذائی گرانی میں اس کا حصہ 60 فیصد سے زائد ہے۔ یہ صورتحال خام تیل کی عالمی قیمتوں میں مسلسل اضافے کو ظاہر کرتی ہے۔

شکل 3.11: ہفتہ وار حساس اظہاریہ قیمت گرانی



### 3.5 حساس قیمت اظہاریہ

ہفتہ وار گرانی کی پیمائش حساس قیمت اظہاریہ سے کی جاتی ہے۔ مالی سال 2007ء کے آخری ہفتے میں گرانی 7.7 فیصد تھی جو کہ مئی 2008ء کے دوسرے ہفتے میں خاطر خواہ اضافے کے ساتھ 25.4 فیصد پر پہنچ گئی ہے (دیکھئے شکل 3.11)۔ اسی طرح ماہانہ حساس قیمت اظہاریہ اپریل 2008ء میں بڑھ کر 22.3 فیصد ہو گیا ہے جو گزشتہ سال کے اسی مہینے میں 7.7 فیصد تک رہا تھا۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ حساس قیمت اظہاریہ کی باسکٹ میں شامل 60 فیصد اشیا کا تعلق غذائی گروپ سے ہے۔ اس لیے یہ صارف اشاریہ قیمت کے غذائی جز میں اضافے کو ظاہر کرتا ہے۔

اپریل 2008ء کے دوران حساس قیمت اظہاریہ باسکٹ میں شامل 60 فیصد سے زائد اشیا میں سال بسال گرانی دو ہندسی سطح پر رہی ہے اور چاول، نباتی گھی، کھانے کا تیل، سرسوں کا تیل، دال مسور اور ٹماٹر میں 50 فیصد سے زائد گرانی دیکھی گئی۔

#### 4.1 عمومی جائزہ

اسٹیٹ بینک نے مئی 08ء کے دوران سخت زری پالیسی جاری رکھی اور ڈسکاؤنٹ ریٹ اور مطلوبہ نقد محفوظ میں اضافہ کیا۔<sup>1</sup> پالیسی اشاروں کی ترسیل کو بہتر بنانے، زربنیاد کی نمو کو کم کرنے اور منڈی سے سیالیت کے اخراج کے لیے دیگر تبدیلیاں بھی لائی گئیں۔<sup>2</sup> اس کے نتیجے میں شبینہ شرح سود ڈسکاؤنٹ ریٹ کے قریب رہی اور بازار زری میں اضافی سیالیت خاصی کم ہو گئی (دیکھئے جدول 4.1)۔

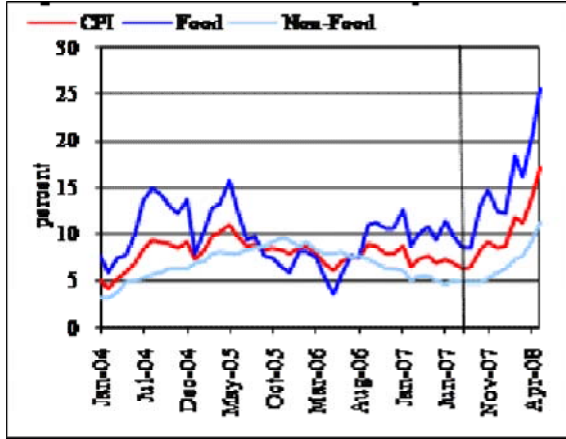
جدول 4.1: بازار زری میں سیالیت کی کیفیت (جولائی تا 21 مئی)			
اکائی	مئی 07ء	مئی 08ء	
فیصد	8.4	8.9	شبینہ شرح سود (اوسط)
فیصد	12	14	تغیر پذیری
فیصد	84.3	90.8	قرضہ اور ڈپازٹ کا تناسب (آخر اپریل)
فیصد	72.4	227.1	قرضہ اور ڈپازٹ کا تناسب (آخر اپریل، مختتم)
ارب روپے	8.9	15.2	ڈسکاؤنٹ بنک فی چکر
ارب روپے	789.3	1035.8	بازار زری کے سودوں کے ذریعے اخراج
ارب روپے	72	190.6	بازار زری کے سودوں کے ذریعے ادخال
ارب روپے	10.6	10.9	بیوزن اوسط شرح سود (آخر مارچ، مختتم)

مسلسل سخت زری موقف کے باوجود جولائی تا اپریل مئی 08ء کے پورے عرصے کے دوران گرانی کا دباؤ برقرار رہا (دیکھئے

شکل 4.1)۔ علی الخصوص مجموعی گرانی بلحاظ صارف

اشاریہ قیمت اپریل 2008ء میں 17.2 فیصد کی ریکارڈ سطح پر پہنچ گئی جبکہ جولائی 2007ء میں 6.4 فیصد تھی۔ اس کا سبب متعدد عوامل تھے جن میں رسدی دھچکے اور مسلسل بلند طلب شامل ہیں۔ رسدی دھچکوں کی بڑی وجہ اہم ملکی فصلوں کی مایوس کن پیداوار اور اجناس کی عالمی مہنگائی (جس میں غذائی اشیاء اور توانائی کی لاگت میں اتنا بڑا اضافہ شامل ہے جس کی مثال نہیں ملتی) تھی۔ دوسری جانب طلبی دباؤ مالیاتی خسارے میں اضافے کی صورت میں ظاہر ہوا جسے مرکزی بینک سے حکومت کے قرضوں میں ریکارڈ اضافے سے پورا کیا گیا۔ رسدی اور طلبی

شکل 4.1: نرخوں میں تبدیلیاں



1 اسٹیٹ بینک نے یکم اگست 2007ء کو اپنا پالیسی ریٹ 50 بی پی ایس بڑھا کر 10 فیصد کر دیا۔ طلب کے مجموعی دباؤ کو کم کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے یکم فروری 2008ء کو اپنا پالیسی ریٹ 50 بی پی ایس بڑھا کر 10.5 فیصد کر دیا اور مطلوبہ نقد محفوظ 100 بی پی ایس بڑھا دیا۔ اس رپورٹ کی تیاری کے دوران پالیسی ریٹ میں 150 بی پی ایس اور مطلوبہ نقد محفوظ میں 100 بی پی ایس کا مزید اضافہ کر دیا گیا۔

2 تفصیل کے لیے دیکھئے اسٹیٹ بینک کے زری پالیسی بیانات برائے جولائی تا دسمبر 2007ء اور جنوری تا جون 2008ء۔

دونوں عوامل کا اثر جاری حسابات کے خسارے کے تیزی سے بڑھنے کی شکل میں بھی نظر آتا ہے جس میں نومبر 2007ء اور اس کے بعد اضافہ دیکھا گیا۔

اس طرح مالی سال کے آگے بڑھنے کے ساتھ ساتھ اسٹیٹ بینک کے لیے زری پالیسی چلانا مشکل سے مشکل تر ہوتا گیا اور گرانے کا دباؤ مزید بڑھتا ہوا معلوم ہو رہا ہے۔

### عالمی قیمتوں کا انتقال اثر (pass-through) بڑھ رہا ہے

عالمی منڈی میں بعض اہم اجناس (جیسے پٹرولیم مصنوعات، چاول، گندم، پام اور سویا بین کا تیل وغیرہ) کی ریکارڈ قیمتیں ملک میں مہنگائی کو بڑھانے کا سبب بن رہی ہیں۔ عالمی مہنگائی کا انتقال اثر نمایاں (دیکھئے جدول 4.2) ہے اور حالیہ برسوں میں بڑھ گیا ہے کیونکہ ملکی منڈی میں پیشتر اجناس کے نرخ اب بین الاقوامی منڈیوں کے رجحانات کی زیادہ عکاسی کرتے ہیں (خصوصاً ایندھن، لوہے، بعض غذائی اشیاء، کھاد کے شعبوں وغیرہ میں)۔<sup>3</sup> ملکی گرانے پر اثر حال ہی میں زیادہ نمایاں ہو گیا ہے جب حکومت کی طرف سے بنیادی ایندھن (پٹرول اور ڈیزل) کی لاگت میں اضافہ، جو پہلے منجمد کر دیا گیا تھا، جب بتدریج ملکی صارفین کو منتقل کرنا شروع کیا گیا تو ملکی گرانے پر اثر نمایاں ہو گیا۔

### گرانے کی توقعات میں اضافہ ہو رہا ہے

چونکہ نرخوں میں طویل مدتی ساختی تبدیلیاں<sup>4</sup> عالمی گرانے کی سب سے بڑی وجہ ہیں اس لیے امکان ہے کہ گرانے کی توقعات دیرپا ہوں گی۔ یہ شواہد ہیں کہ قوت خرید کی کمزوری اور شرح منافع گھٹ جانے سے دور ثنائی کا گرانے کا دباؤ پیدا ہو رہا ہے۔ قوی گرانے کے پیمانے جو معیشت میں گرانے کے بنیادی دباؤ کے عکاس ہوتے ہیں، اپریل 2008ء میں ریکارڈ سطح پر پہنچ گئے۔ مزید برآں یہ خطرہ بڑھ رہا ہے کہ اگر زری سختی جاری نہ رکھی گئی تو گرانے کا دباؤ تنخواہوں اور مہنگائی میں مسلسل اضافے پر منتج ہوگا۔

### مالیاتی گنجائش کی کمزوری عالمی گرانے کے اثرات پر قابو پانے کی حکومتی صلاحیت کو متاثر کرے گی

چونکہ بین الاقوامی منڈی میں موجودہ نرخوں کے مستقبل قریب میں اوسط سے بلند تر رہنے کی توقع ہے اس لیے حکومت کی جانب سے بڑھتے ہوئے عالمی نرخوں کو ملکی صارفین تک منتقل نہ کرنے کی کوئی بھی کوشش ناپائیدار ہوگی کیونکہ حکومت کے پاس مالیاتی گنجائش محدود ہے۔ پاکستان کے لیے یہ مسئلہ اس لیے اور بھی گہبھر ہو جاتا ہے کہ مالیاتی خسارہ پہلے ہی بہت زیادہ ہے۔<sup>5</sup> علاوہ ازیں حکومت مرکزی بینک سے قرض لینے پر بہت زیادہ وابستہ ہے کہ عالمی قیمتوں کے بوجھ کی عام صارفین کو منتقلی محض درآمدی اشیاء تک محدود نہیں ہے۔ عالمی منڈی میں برآمدی اشیاء کی بلند قیمتیں تیار کنندگان کو یہ ترغیب دیتی ہیں کہ وہ اپنی مصنوعات غیر ملکی صارفین کو فروخت کریں، چنانچہ اس طرح وہ مقامی قیمتوں پر بھی دباؤ ڈالتی ہیں۔ چاول کی قیمتوں میں حالیہ تیز رفتار اضافہ اس کی ایک مثال ہے جس میں چاول کی عالمی قیمتوں پر پڑنے والا دباؤ مقامی منڈیوں کو منتقل کر دیا گیا۔

4 گزشتہ برس اہم غذائی فصلوں کا حیاتی ایندھن کی تیاری میں استعمال بڑھ گیا، اس اضافے میں سے تقریباً نصف حصہ امریکہ اور یورپی یونین میں بڑھا۔ ابھرتی ہوئی معیشت والے ممالک میں فی کس آمدنی میں ہونے والی نمو کی وجہ سے طلب کی نمو میں زبردست اضافہ ہوا۔ توانائی اور مصنوعی کھاد کی بلند قیمتوں کی وجہ سے بھی تمام زرعی اجناس کی قیمتوں میں اضافہ دیکھنے میں آیا۔ اس صورتحال کے زیادہ تر عوامل کے مستقل برقرار رہنے کا امکان ہے (ماخذ: آئی ایم ایف سروے میگزین، مارچ 2008ء)۔

5 بڑھتا ہوا مالیاتی خسارہ مجموعی صارف اشاریہ قیمت گرانے کو دو مختلف طریقوں سے متاثر کر سکتا ہے: (1) اخراجات میں بلند نمو کی وجہ سے بڑھنے والا مالیاتی خسارہ معیشت میں موجود طلب کے مجموعی دباؤ میں اضافہ کرتا ہے، اور (2) خسارے کی مالکاری کے اجزاء بھی قیمتوں کے استحکام کے لیے اہمیت رکھتے ہیں۔

مصنف	اعداد و شمار کی مدت	نتائج
خان اور قاسم (1996)	12-1971 سے 95-1994 ء	درآمدی قیمتوں میں ایک فیصد اضافہ نرخوں کی عام سطح میں 0.46 فیصد اضافے کا باعث بنتا ہے
خان، بخاری اور احمد (2007 ء)	73-1972 سے 06-2005 ء	درآمدی قیمتوں میں ایک فیصد اضافہ ملکی گرانٹی میں 0.12 فیصد اضافے کا باعث بنتا ہے
اکبری اور رنکادوا (2005 ء)	سہ ماہی 1992-2004 ء	درآمدی قیمتوں میں ایک فیصد اضافہ طویل مدت میں صاف گرانٹی میں 0.26 فیصد اضافے کا باعث بنتا ہے اور اتق کو 0.25 فیصد بڑھاتا ہے
احمد اور علی (1999 ء)	II-1982 سے IV-1986 ء	درآمدی قیمتوں میں ایک فیصد اضافہ ملکی گرانٹی میں 0.15 فیصد اضافے کا باعث بنتا ہے
حسن وغیرہ (1995 ء)	73-1972 سے 95-1994 ء	بیرونی قیمتوں میں ایک فیصد اضافہ اشیا سازی کے نرخوں میں 0.25 فیصد اور خام مال کے نرخوں میں 0.50 فیصد اضافے کا باعث بنتا ہے
احمد اور رام (1991 ء)	61-1960 سے 88-1987 ء	درآمدی قیمتوں میں ایک فیصد اضافہ اتق اور صاف اتق میں بالترتیب 0.20 فیصد اور 0.14 فیصد اضافے کا باعث بنتا ہے
حیدر، ذوالفقار اور سردار شاہ (2004)	جنوری 1988 تا ستمبر 2003 ء	شرح مبادلہ کا انتقال اثر صاف اتق کی بنسبت اتق میں زیادہ نمایاں ہوتا ہے۔ طویل مدتی عددی سرانقل اثر اتق کے لیے 14.86 فیصد اور صاف اتق کے لیے 11.43 فیصد ہے جبکہ تیل مدت میں اتق کے لیے 15.85 فیصد اور صاف اتق کے لیے 10.27 فیصد ہے

حوالہ جات: 4:35 The Pakistan Development Review (1996). Khan, A.H and M.A. Qasim. "Inflation in Pakistan Revisited". pp.747-757

Khan, A.A, Bukhari, K.H and Ahmad, Q.M. (2007). "Determinants of Recent Inflation in Pakistan". SPDC Research Report No. 66

Akbari, A.H and Rankaduwa, W (2006). "Inflation Targeting in Small Emerging Market Economy: The Case of Pakistan". SBP Research Bulletin 2:1 pp. 169-190

Ahmad, E and Ali, S.A. (1999). "Exchange Rate and Inflation Dynamics." The Pakistan Development Review 38:3 pp. 235-51

Hasan, A.M, Ashfaq K.H, Pasha, H.A and Rasheed, A. (1995). "What Explains the Current High Rate of Inflation in Pakistan?" The Pakistan Development Review 34:4 pp. 927-943

Ahmad, E and H.Ram (1991). "Foreign Price Shocks and Inflation in Pakistan: A Monetarist Approach" Pakistan Social and Economic Review 29:1 pp. 1-20

Hyder, Zulfiqar and Sardar Shah (2004). "Exchange Rate Pass-Through to Domestic Prices in Pakistan." SBP Working Paper Series No.05

نوٹ: صاف اتق= صارف اشاریہ قیمت، اتق= تحوّل اشاریہ قیمت

زیادہ انحصار کر رہی ہے جو مالکاری کا بہت زیادہ گرانٹی پیدا کرنے والا ذریعہ ہے۔ 10 مئی 2008ء تک اسٹیٹ بینک سے حکومتی میزانیہ قرض گیری میں اس مالی سال کے دوران 551.0 ارب روپے کا اضافہ ہو چکا ہے جس سے ایم آر ٹی بیز کا ذخیرہ تقریباً دو گنا ہو کر 945.9 ارب روپے تک پہنچ گیا ہے۔

اس مالیاتی بے قاعدگی سے زری انتظام میں مشکلات پیدا ہوئی ہیں۔ جیسا کہ جدول 4.3 سے ظاہر ہے، حکومتی شعبے نے معیشت میں مجموعی زری اور طلب کے مجموعی دباؤ میں اضافہ کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ مزید یہ کہ حکومت کی بے ترتیب اور بلا منصوبہ قرض گیری کی وجہ سے پیدا ہونے والی سیالیت نے پالیسی ریٹ کی خردہ شرح سود تک ترسیل کو کمزور کر دیا ہے۔

### بیرونی جاری کھاتوں کا خسارہ بھی تیزی سے بڑھ رہا ہے

اجناس کی بڑھتی ہوئی عالمی مہنگائی اور مالیاتی خسارے دونوں کے اثرات ادائیگیوں کے توازن کے مزید ابتر ہونے کی صورت میں ظاہر ہو رہے ہیں۔<sup>6</sup> بیرونی کھاتوں میں یہ بگاڑ زری انتظام کے لیے مضمرات رکھتا ہے کیونکہ (1) اس نے اہم کرنسیوں کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی شرح مبادلہ میں اضافے کے لیے دباؤ ڈالا ہے جس سے ملکی معیشت پر گرائی کے انتقال اثر میں اضافہ ہو سکتا ہے،<sup>7</sup> (2) چونکہ بیرونی کھاتے میں خرابی بیرونی مالکاری کی دستیابی میں تاخیر کی بنا پر ہے اس لیے مرکزی بینک سے حکومتی قرض گیری پر انحصار میں اضافہ ہوا ہے جس سے گرائی کا دباؤ بڑھ رہا ہے، اور (3) اس کی وجہ سے یہ بھی امکان ہے کہ مجموعی معاشی استحکام اور معاشی نمو پر منفی اثرات مرتب ہوں۔<sup>8</sup>

جدول 4.3: زر 2 کی نمونیں مختلف شعبوں کا کردار (جولائی تا اپریل) فیصد

زر 2 کی نمونیں حصہ		
میں 07ء	میں 08ء	
2.3	-7.3	خالص بیرونی اثاثے
4.2	4.1	خالص بیرونی اثاثے حکومتی
-1.9	-11.4	خالص بیرونی اثاثے غیر حکومتی
9.9	15.7	خالص ملکی اثاثے
3.5	8.9	خالص ملکی اثاثے حکومتی
6.3	6.9	خالص بیرونی اثاثے غیر حکومتی
12.2	8.5	زر 2
7.7	13.0	مجموعی حکومتی حصہ
4.5	-4.6	مجموعی غیر حکومتی حصہ

### بائس 4.1: تیل اور اجناس کی قیمتیں بڑھنے پر بعض ملکوں کے مرکزی بینکوں کا رد عمل

دیگر ملکوں کے مرکزی بینک تیل اور اجناس کی قیمتوں میں اضافے پر کس طرز کی زری پالیسی اپناتے ہیں، اس امر کا سروے کرنے پر چند دلچسپ رجحانات کا پتہ چلا (تفصیلات کے لیے باب کے آخر دیا گیا ضمیمہ 1 دیکھئے):

☆ جن ترقی پزیر ملکوں کی اقتصادی نمو مستحکم ہے اور جہاں گرائی اور گرائی کی توقعات کا خطرہ خاصا بڑھ گیا ہے وہاں مرکزی بینکوں نے مزید زری سختی اپنائی ہے (مثلاً بھارت، چین)۔

☆ جن ترقی پزیر ملکوں کی اقتصادی نمو مستحکم ہے اور جہاں گرائی کا دباؤ فی الحال نسبتاً کم ہے، وہاں مرکزی بینکوں نے اپنا پالیسی ریٹ جوں کا توں رکھا ہے (مثلاً ملائیشیا)۔

☆ جن ترقی پزیر ملکوں میں مجموعی طلب کمزور ہو رہی ہے وہاں مرکزی بینکوں نے اس توقع کے پیش نظر پالیسی ریٹ برقرار رکھا ہے کہ گرائی بڑھانے والی قوتوں کو روکنے (disinflation) سے تیل اور اجناس کی بلند عالمی قیمتوں کی منتقلی کے اثرات یا تو ختم ہو جائیں (مثلاً ترکی، انڈونیشیا) یا پھر گرائی کا دباؤ عالمی اقتصادی ست روی کے ساتھ اعتدال پر آ جائے (مثلاً تھائی لینڈ، فلپائن)۔

جہاں تک ترقی پزیر ملکوں کا معاملہ ہے زیادہ تر نے پالیسی ریٹ کم کیے ہیں کیونکہ (1) قرضوں پر کی گئی حالیہ سختی سے اقتصادی نمو گرنے کے خطرات میں خاصا اضافہ ہو گیا ہے، اور (2) غذائی اجناس کی قیمتوں میں اضافے کا اثر محدود ہے کیونکہ مجموعی اخراجات میں غذائی اخراجات کا حصہ بہت تھوڑا ہوتا ہے۔ آسٹریلیا میں، جو کہ اجناس برآمد کرنے والا ملک ہے، اجناس کی بلند ہوتی ہوئی عالمی قیمتوں کے تناظر میں تجارت بڑھنے سے مقامی آبادی پر اخراجات کے لیے ممکنہ طور پر دباؤ بڑھ سکتا تھا۔ لہذا گرائی میں اضافے کے خطرات کے پیش نظر مرکزی بینک نے زری پالیسی کو مزید سخت کر دیا۔

6 جولائی تا اپریل میں 2008ء کے دوران ادائیگیوں کے توازن کا کھاتہ 5.1 ارب ڈالر خسارے میں چلا گیا جبکہ گزشتہ برس کے اسی عرصے کے دوران اس میں 0.8 ارب ڈالر کا اضافہ ہوا تھا۔

7 درآمدی اشیا کی روپے میں لاگت بڑھانے سے شرح تبادلہ میں ہونے والی کمی مقامی اشیا اور خدمات پر زیادہ اخراجات کا سبب بنتی ہے، چنانچہ یہ مقامی مصنوعات پر طلب کا دباؤ بڑھا دیتی ہے۔

8 ادائیگیوں کے توازن کی مشکلات نمو کے لیے لازمی حیثیت رکھنے والی درآمدی طلب کو محدود کر کے ملکی معیشت کے نمو کے امکانات میں طویل عرصے کے دوران رکاوٹ کا سبب بنتی ہیں۔

جدول 4.4: زری سروے (10 مئی کو)

بہاؤ ارب روپے میں، ہنو فیصد میں

آخر جون سے مطلق بہاؤ	اسٹاک میں سال ہال ہنو	میں 08 ء	میں 07 ء	میں 08 ء	میں 07 ء
کل وقتی قرض گیری		32.4	24.9	423.0	185.8
برائے اعانت ہیزانیہ		27.3	27.8	362.1	212.4
اسٹیٹ بینک		104.4	28.9	551.0	34.8
جدولی بینک		-42.7	26.8	-188.9	177.5
اجناسی سرگرمیاں		96.0	3.1	60.9	-26.4
غیر کل وقتی شعبے کے قرضہ جات		21.3	15.9	414.4	274.0
نچی شعبہ		19.9	15.9	369.8	263.4
بی ایس ای کے قرضہ جات		75.6	21.1	44.3	10.2
دیگر (خالص)		53.9	31.2	-180.7	-64.3
اسٹیٹ بینک		101.4	25.0	-101.7	44.3
جدولی بینک		23.7	35.4	-79.0	-108.6
خالص ملکی اثاثے		20.9	17.0	656.7	395.5
اسٹیٹ بینک		102.3	30.0	449.6	79.2
جدولی بینک		12.2	15.7	207.1	316.3
خالص غیر ملکی اثاثے		-12.6	16.8	-289.8	84.6
اسٹیٹ بینک		-9.7	11.3	-221.7	61.5
جدولی بینک		-23.4	42.7	-68.1	23.1
زری		14.0	16.9	366.9	480.1

گرانی کے روز افزوں دباؤ اور معاشی استحکام و طویل مدتی نمو کو درپیش خطرے کو دیکھتے ہوئے بہت ضروری تھا کہ ان مسائل کے حل کے لیے پالیسی فوراً بنائی اور نافذ کی جائے۔

مختلف ملکوں کے مرکزی بینکوں کی زری پالیسی کا سروے کرنے سے واضح ہو جاتا ہے کہ توانائی، غذائی اشیاء اور اجناس کی عالمی مہنگائی نے ترقی پذیر ملکوں کے لیے گرانی میں اضافے کے خطرات بڑھا دیے ہیں۔ ان مرکزی بینکوں نے مجموعی طلب میں کمزوری کی نمایاں علامات کے باوجود، (دیکھئے پاکس 4.1 اور ضمیمہ 1) زری پالیسی کو مزید سخت کرنے یا صورتحال کو جوں کا توں رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔

#### 4.2 زری مجموعوں میں تبدیلیاں

بینکاری نظام کے خالص غیر ملکی اثاثوں میں کمی کی وجہ سے جولائی تا 10 مئی 08 ء کے دوران زری وسیع (زری 2) کی نمو کی رفتار گھٹ گئی۔ دوسری جانب بینکاری نظام کے خالص ملکی اثاثے اس عرصے میں تیزی سے بڑھے (دیکھئے شکل 4.2)۔

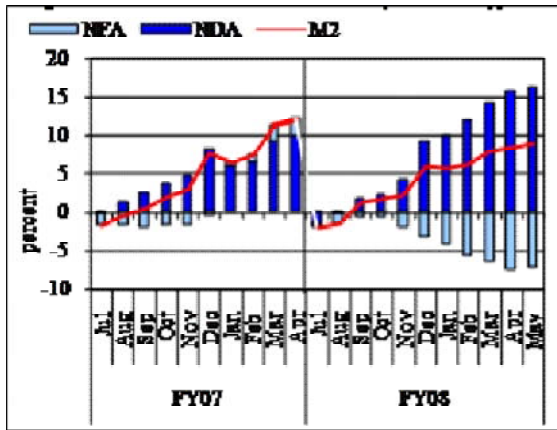
10 مئی 08 ء کو زری 2 کی سال ہال نمو 14 فیصد رہی جو ابھی تک مئی 08 ء کے 13.7 فیصد کے ہدف سے زیادہ ہے (دیکھئے جدول 4.4)۔

#### خالص غیر ملکی اثاثے

بینکاری نظام کے خالص غیر ملکی اثاثوں میں کمی بڑھتے ہوئے تجارتی خسارے اور بیرونی ماکاری کی خالص وصولیوں میں کمی کا نتیجہ ہے۔

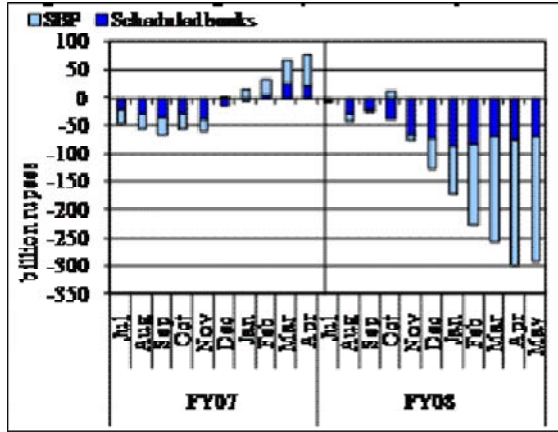
بینکاری نظام کے اندر اسٹیٹ بینک کے خالص غیر ملکی اثاثوں میں کمی جدولی بینکوں کی نسبت زیادہ ہوئی (دیکھئے شکل 4.3)۔ تیل کی ادائیگیوں کے لیے اسٹیٹ

شکل 4.2: زری 2 کی ہنو میں حصہ (جولائی 10 تا مئی)





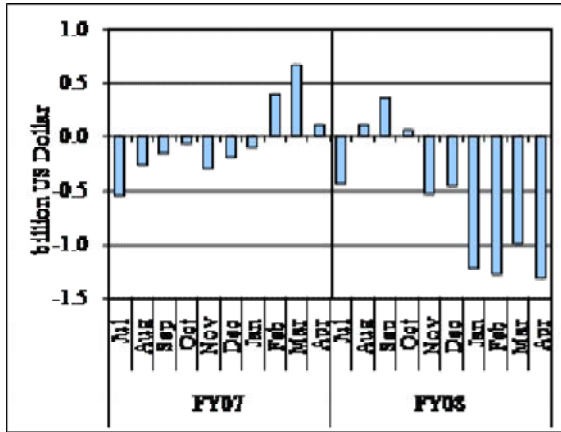
شکل 4.3: خالص بیرونی اثاثے (مجموعی بہاؤ جولائی 10 تا مئی)



بینک کی جانب سے منڈی کی زیادہ مدد، نجکاری روڈس انوسٹمنٹ سودوں (بشمول عالمی امانتی وصولیاں) میں تاخیر کی بنا پر آنے والی رقوم میں کمی اور لاجسٹک سپورٹ کی مد میں رقوم کی تاخیر سے آمد و عو امل ہیں جو اسٹیٹ بینک کے خالص غیر ملکی اثاثوں میں کمی کا سبب ہیں (دیکھئے شکل 4.4)۔

جولائی تا اپریل م س 08ء کے دوران جدولی بینکوں کے خالص غیر ملکی اثاثے<sup>9</sup>، غیر ملکی سرمایہ کاری<sup>10</sup> اور غیر ملکی نجی قرضوں<sup>11</sup> کے گھٹنے کے باعث کم ہوئے۔

شکل 4.4: اسٹیٹ بینک کی جانب سے اعانت بازار مبادلہ (خالص)



ہر چند کہ درآمد کنندگان نے (روپے اور غیر ملکی کرنسی کے قرضوں میں شرح سود کے بڑھتے ہوئے فرق کی وجہ سے) تجارتی مالکاری کی مد میں جو فائدہ اٹھایا اس کی بنا پر جدولی بینکوں کے خالص غیر ملکی اثاثوں<sup>12</sup> میں تیزی سے کمی ہوئی تاہم غیر ملکی کرنسی کے اقامتی ڈپازٹس میں اضافے کی وجہ سے کسی حد سے اس کمی کا اثر زائل ہو گیا۔<sup>13</sup>

## خالص ملکی اثاثے

بینکاری نظام کے خالص ملکی اثاثوں میں تیزی سے اضافہ زری پالیسی کے لیے تشویش کا سبب ہے۔ خالص

ملکی اثاثوں میں ہونے والے اضافے میں اسٹیٹ بینک کا حصہ سب سے زیادہ ہے جس کی وجہ مرکزی بینک سے حکومتی قرض گیری کی بلند نمو ہے 9 جدولی بینکوں کے غیر ادا شدہ قرضوں میں یہ کمی جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران ترسیلات زر میں 15.3 ارب ڈالر کے معقول اضافے کے باوجود آئی، جبکہ گزشتہ برس کے اسی عرصے میں یہ اضافہ 4.5 ارب ڈالر رہا تھا۔ جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران غیر ملکی کرنسی کی امانتوں میں بھی 19.0 ارب روپے کا اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ برس کے اسی عرصے میں یہ اضافہ 4.9 ارب روپے رہا تھا۔

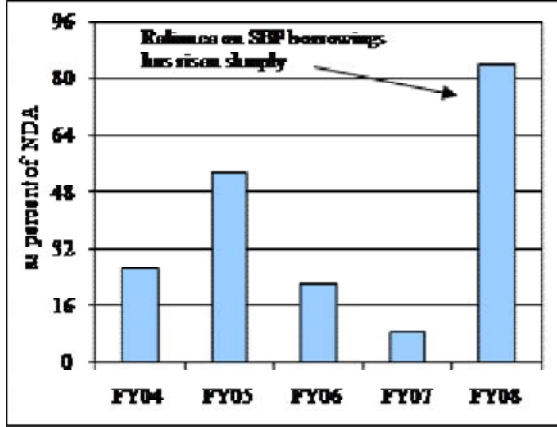
10 جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران غیر ملکی سرمایہ کاری گھٹ کر 3.6 ارب ڈالر رہ گئی، جبکہ گزشتہ برس یہ سرمایہ کاری 5.9 ارب ڈالر تھی۔

11 غیر ملکی نجی قرضوں میں خاصی بڑی کمی نوٹ کی گئی کیونکہ جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران معیشت میں صرف 271 ملین ڈالر کی خالص آمد ہوئی جبکہ گزشتہ برس اسی عرصے کے دوران یہ رقم 465 ملین ڈالر تھی۔

12 تجارتی شعبے کو جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران 26.1 ارب روپے مالیت کے غیر ملکی کرنسی قرضے حاصل ہوئے جبکہ گزشتہ برس اسی عرصے میں یہ رقم 19.3 ارب روپے رہی تھی۔

13 اقامتی غیر ملکی کرنسی امانتوں میں جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران 21.2 ارب روپے کا اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ سال اسی عرصے میں یہ اضافہ صرف 2.8 ارب روپے رہا تھا۔

شکل 4.5: اسٹیٹ بینک سے اعانت میزانیہ کیلئے قرض گیری (جولائی 10 تا مئی)

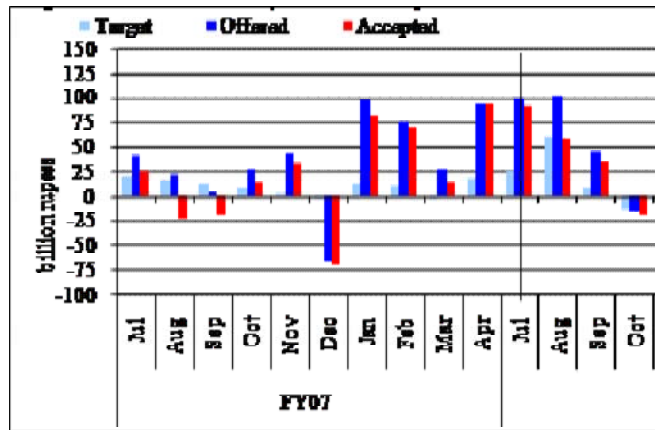


(دیکھئے شکل 4.5)۔ جہاں تک جدولی بینکوں کے خالص ملکی اثاثوں کا تعلق ہے، نجی شعبے کے قرضوں میں اضافے کا اثر جدولی بینکوں سے حکومتی قرضوں کی خالص واپسی کی بنا پر جزو ازل ہو گیا۔

#### حکومتی میزانیہ قرض گیری

مجموعی طور پر 10 مئی 2008ء تک حکومت نے رواں مالی سال میں اسٹیٹ بینک سے 551 ارب روپے قرض لیے ہیں جس سے اسٹیٹ بینک میں ایم آر ٹی بیز کا ذخیرہ تقریباً دگنا ہو کر 945.9 ارب روپے ہو گیا ہے۔ جولائی 10 تا مئی 08ء کی قرض گیری پچھلے

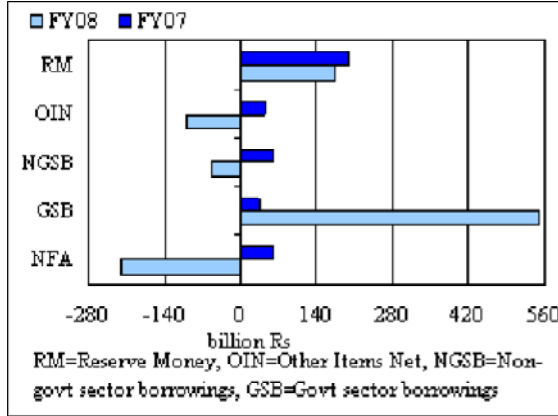
شکل 4.6: ٹی بلز ٹیلامیاں (خالص حرصیت)



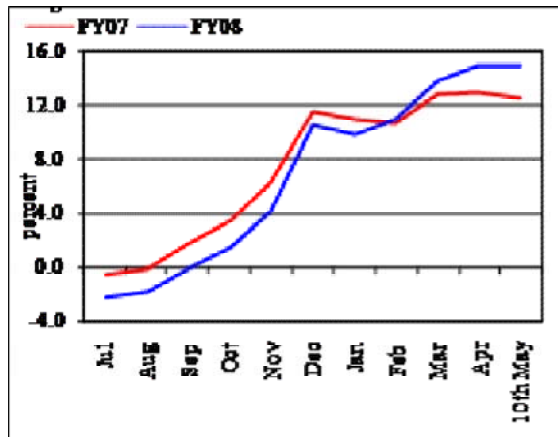
تین سال کی خالص قرض گیری سے گئی ہے۔ اس قرض گیری سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالیاتی خسارے میں اضافہ بجٹ کی متعینہ رقم سے زیادہ تھا جبکہ محاصل کی نموست ہوئی اور بیرونی مالکاری کی وصولیوں میں کمی آئی۔

مرکزی بینک سے قرض گیری پر انحصار جزوی طور پر حکومتی وثیقہ جات میں جدولی بینکوں کی دلچسپی کم ہونے کی بنا پر تھا۔ اس کی وجہ بین الینک منڈی میں سخت سیالیت کے حالات اور نجی شعبے (جو زیادہ منافع کی پیشکش کرتا ہے) کی جانب سے قرضوں کی بلند طلب ہے۔ نتیجتاً حکومت ٹریژری نیلامیوں میں زیادہ رقم اکٹھا نہیں کر سکتی۔ حقیقت تو یہ ہے کہ کمرشل بینکوں کو حکومتی قرضے کی خالص واپسی ہوئی ہے (دیکھئے شکل 4.6)۔

شکل 4.7: زربندی کی بنیاد پر ترکیبی (جولائی 10<sup>th</sup> مئی)



شکل 4.8: نجی قرضے کی مجموعی نمو



نجی شعبے کے کاروباری اداروں کو قرضوں کی نموجس سے خالص ملکی اثاثوں میں بھی اضافہ ہوا، کا سبب تیل کے نرخوں<sup>14</sup> کے حوالے سے ایک سرکاری آئل مارکیٹنگ کمپنی کے دعووں کے تصفیے میں تاخیر اور بجلی تقسیم کرنے والی کمپنیوں کو قرضوں کی فراہمی ہے۔

مرکزی بینک سے حکومتی شعبے کی بلند قرض گیری کے باوجود زربندی کی نمو کی رفتار حالیہ مہینوں میں کم ہوئی ہے (دیکھئے شکل 4.7)۔ اس سے (1) خالص ملکی اثاثوں میں کمی، (2) اسٹیٹ بینک کی فراہم کردہ نو مالکاری کی خالص واپسی<sup>15</sup>، اور (3) بازار زر کے سودوں کی عکاسی ہوتی ہے۔

#### نجی شعبے کا قرضہ (خالص)<sup>16</sup>

نجی شعبے کے قرضے میں جنوری 2008ء سے تیزی سے اضافے کے بعد رواں مالی سال میں یہ قرضہ بڑھ کر 14.9 فیصد ہو گیا، جو گزشتہ برس کے اسی عرصے کی نسبت 2.5 فیصدی درجے زیادہ ہے (دیکھئے شکل 4.8)۔

نجی شعبے کا قرضہ جو پچھلے سال کے مقابلے میں جنوری 2008ء تک کم رفتار سے بڑھ رہا تھا اس کے بعد اس کی نمو تیز ہو گئی۔

نجی شعبے کے قرضے میں حالیہ تیزی کا سبب بننے والے اہم عوامل یہ ہیں: (1) خام مال کی لاگت بڑھنے کے باعث جاری سرمائے میں اضافہ،

14 تفریق تیل کی عالمی قیمتوں اور ملکی قیمتوں کے مابین ہے۔

15 زربندی میں اضافی نمو کو محدود رکھنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے مالی سال 2008ء کے لیے برآمدی مالکاری کی رقم اور جون 2007ء کی سطح کے 70 فیصد تک منجمد کر دی۔ اس اقدام سے برآمدی مالکاری کی واجب الادا رقم میں خالص کمی واقع ہوئی۔

16 نجی شعبے کا قرضہ بینکوں کی سرمایہ کاری اور کارپوریٹ شعبے کو پیسگیوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ نجی شعبے کے قرضوں کے اعداد و شمار جولائی 10<sup>th</sup> مئی مالی سال 2008ء کا احاطہ کرنے والے زری سروے پر مبنی ہیں۔

جدول 4.5: نجی شعبے کے قرضے کے حصے (م 08ء) مجموعی نمو، فیصد میں

مارچ	فروری	جنوری	دسمبر
13.9	11.0	9.9	10.5
7.0	1.3	0.5	3.4
22.8	22.2	19.9	15.6

نجی شعبے کا قرضہ جس میں:

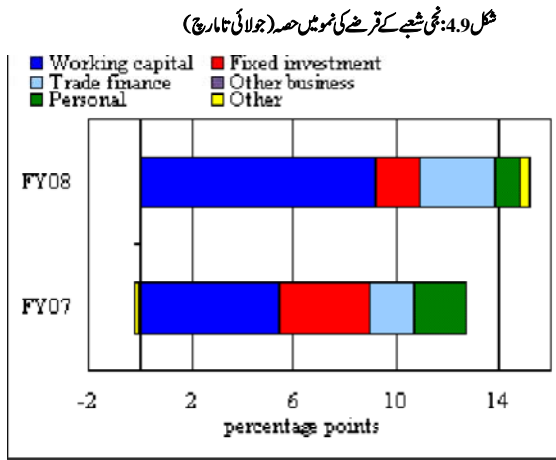
معیینہ

جاری سرمایہ

(2) آئل مارکیٹنگ کمپنیز اور آئی پی پیز کے نرخوں سے متعلق دعووں کے تصفیے کے لیے مالکاری کی ضرورت، اور (3) مارچ 2008ء میں بلند تر معینہ سرمایہ کاری (جو چند شعبوں بشمول ٹیکسٹائل، ریٹائزرز اور بجلی میں نظر آتی ہے) (دیکھئے جدول 4.5)۔

#### قرضے کی طلب بلند ہے

جولائی تا مارچ م 08ء کے دوران نجی شعبے کے قرضے میں تیزی زیادہ تر کارپوریٹس کے قرضوں کی بنا پر آئی۔ اس عرصے میں صارفین کو قرضوں کی نمو میں خاصی کمی کے باوجود قرضے کی مجموعی طلب بلند ہے (دیکھئے شکل 4.9)۔



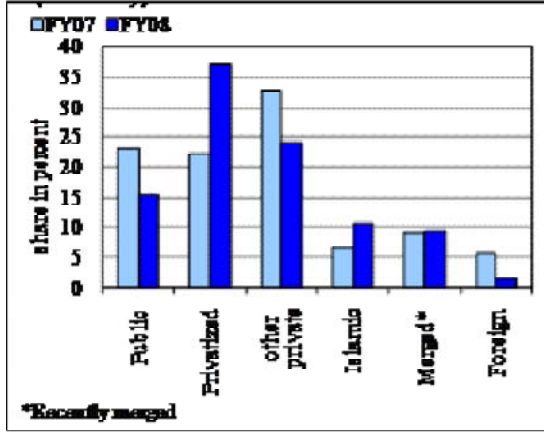
قرضوں کی طلب میں کم از کم جزوی طور پر اضافہ زراعت، ٹیکسٹائل، تجارت اور کاروبار جیسے شعبوں کے خام مال کی قیمتوں میں مستحکم اضافے کی وجہ سے ہوا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر توانائی کی قلت اور اہم صنعتوں کی سرگرمیوں میں رکاوٹوں نے جولائی تا مارچ م 08ء میں صنعتی نمو کو محدود نہ کیا ہوتا تو قرضے کی طلب اس سے بھی زیادہ ہوتی۔

#### دس دی مسائل کے ساتھ قرض گاری کا بینکوں میں ارتکاز بڑھا ہے

جولائی تا 10 مئی م 08ء کے دوران پچھلے برس کے مقابلے میں قرض گاری میں ادارہ جاتی ارتکاز میں اضافہ ہوا (دیکھئے شکل 4.10)۔ اس کا بڑا سبب ایک بڑے نجکاری شدہ بینک کی جانب سے قرض گاری کی سرگرمیوں میں تیز اضافہ تھا اور دلچسپ بات یہ ہے کہ اس بینک کی امانتوں میں بھی، خصوصاً نجی شعبے کے قرضوں کے استعمال کے سیزن میں اضافہ ہوا۔

جولائی تا 10 مئی م 08ء کے دوران قرض گاری میں اسلامی بینکوں کا بڑھتا ہوا حصہ اس امر کا عکاس ہے کہ اسلامی بینکاری میں عوام کی دلچسپی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اسلامی بینک صحت مندانہ مسابقت کا ماحول پیدا کر رہے ہیں کیونکہ انہوں نے روایتی بینکوں سے قرضوں کی طلب کا خاصا حصہ اپنی طرف منعطف کر لیا ہے۔

شکل 4.10: اضافہ جاتی قرضے کی غیر معیاری تقسیم (جولائی تا 10 مئی)



جدول 4.6: قرضے کے معیار کے اظہار (آخر مارچ)

مارچ 08ء	مارچ 07ء	
7.7	7.2	غیر فعال قرضوں اور کل قرضوں کا تناسب
7.8	6.7	جس میں: کارپوریٹ
8.9	9.2	چھوٹے اور درمیانے کاروبار
19.8	23.7	زراعت
4.8	3.2	صارفین

جدول 4.7: بیرونی بینکوں کے قرضوں میں سست رفتاری (جولائی تا مارچ)

مئی 08ء	مئی 07ء	نمو	حصہ*
-2.3	-7.8	5.7	24.8
9.2	13.1	10.7	13.9
-	6.9	-	16.4

\* بیرونی بینکوں کے قرضوں کی نمو میں حصہ فیصدی درجوں میں

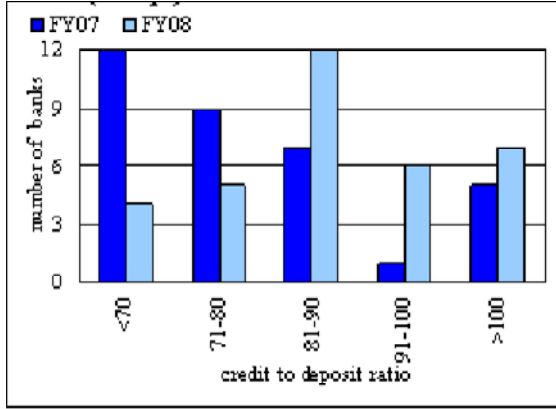
زیر غور عرصے کے دوران بقیہ بینکاری گروپوں کے قرضوں میں کم توسیع مندرجہ ذیل وجوہات کی بنا پر ہوئی: (1) ایک ملکی نجی بینک (چھوٹے ملکی نجی بینکوں کے زمرے کا) میں انضمام سے اس ادارے نے کھل کر قرض دینا روک دیا ہے، اور (2) بینکوں کے اثاثوں کے معیار میں خرابی سے، خصوصاً صارفی قرضوں کے زمرے میں، چند بینکوں کو قرض گاری کی سرگرمیوں میں شریک ہونے میں دشواری پیش آئی ہوگی (دیکھئے جدول 4.6)۔ مؤخر الذکر کا اثر غیر ملکی بینکوں میں زیادہ نمایاں ہے کیونکہ غیر ملکی بینکوں کے قرضوں کا بڑا حصہ صارفی قرضوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ چنانچہ اس زمرے میں صارفی قرضوں کی طلب میں کمی اور بڑھتے ہوئے غیر ادا شدہ قرضوں نے غیر ملکی بینکوں کے قرضوں میں توسیع کی رفتار کم کر دی ہے (دیکھئے جدول 4.7)۔

آخری بات یہ کہ چند بینکوں میں قرضہ جات میں کم توسیع کی توضیح سیالیت کے مسائل کی وجہ سے بھی ہوتی ہے جو جولائی تا اپریل مئی 08ء کے دوران امانتوں میں ان کے گھٹتے ہوئے حصے سے ظاہر ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اواخر اپریل 2008ء تک بینکاری نظام کا قرضہ جات اور امانتوں کے درمیان اوسط تناسب 108.4 فیصد تک پہنچ گیا جو اواخر اپریل 2007ء میں 86.1 فیصد تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کھل کر قرضے دینے کی بینکوں کی صلاحیت کم ہو رہی ہے (دیکھئے شکل 4.11)۔<sup>17</sup>

اس تناظر میں زیادہ قرضے فراہم کرنے کے لیے گنجائش پیدا کرنا ضروری ہے۔ لیکن یہ دشوار ہوگا کیونکہ بینکاری شعبے کی امانتوں کی نمو حالیہ مہینوں میں کچھ کم ہوئی ہے جس کا جزوی سبب غیر بینکی مالی اداروں سے مسابقت ہے۔

17 جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء میں ایسے بینکوں کی تعداد خاصی بڑھ چکی ہے جن کے قرض اور امانت کی نسبتی شرح 91 فیصد سے زائد ہے۔

شکل 4.11: بینکوں کی قرضے دینے کی زوال پذیر صلاحیت (جولائی تا اپریل)



مزید برآں، بینکوں کے لیے قرضہ جات کی نمو بڑھانا بدستور مشکل ہے کیونکہ کارپوریٹس اب بینکوں کے قرضوں کی بجائے زیادہ تر نجی قرضہ وثیقہ جات (صلوک اور میعاد کی مالکاری سٹرٹیکٹس) پر انحصار کر رہے ہیں۔<sup>18</sup> بینکوں اور غیر بینکی مالیات کے درمیان تبادلے کا یہ سلسلہ اور بڑھ سکتا ہے کیونکہ ثانوی بازار میں ان نجی قرضہ وثیقہ جات کی غیر رسمی طور پر لین دین ہوتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ثانوی بازار میں بینکوں کی جانب سے ٹی ایف سی/صلوک کی فروخت سے بینکاری نظام کے قرضے کی نمو کم ہوگی۔<sup>19</sup>

جدول 4.8: نجی شعبے کے قرضے (جولائی تا مارچ)

معین سرمایہ کاری		جاری سرمایہ		تجارتی مالکاری		فیصد
میں 08ء	میں 07ء	میں 08ء	میں 07ء	میں 08ء	میں 07ء	
7	15.5	22.3	13	24.7	13.5	کاروباری شعبہ
-12.2	2	17.3	14.2	130	-85.1	الف۔ زراعت، شکار اور جنگلات
9.3	6.8	22.6	16.8	26.9	14.6	ب۔ اشیا سازی
13.7	1.3	27.4	3.9	21.4	10.6	(i) ٹیکسٹائل
3.1	-1.4	29.6	5.1	32.5	21.8	فابریکی اسپینگ
10.9	15.4	4.6	29.9	4.4	-38.6	(ii) شکر
41.8	57.5	10.2	34.2	18	273.3	(iii) کیمیا کی کھاد
-20.3	13.2	78	30.5	138	139	(iv) سینٹ
85	70	89.5	60.8	391	33	ج۔ بجلی، گیس اور پانی
3.7	49.6	35.5	17.6	297	-36	د۔ تعمیرات
-11.9	38.9	19.8	5.5	9.1	8.2	ه۔ تجارت اور کاروبار
8.3	19.4	2.8	34.5	-53	123.4	و۔ ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات

18 مالی سال 2008ء کی دوسری سہ ماہی رپورٹ میں بھی یہ بات زیر بحث آئی تھی کہ اکثر نجی دستاویزات، خصوصاً صلوک، بینکوں کے قرض کی نو مال کاری کے لیے جاری کیے گئے تھے۔ غیر بینکی مالی اداروں کی صلوک میں سرمایہ کاری کو بینک قرضوں کے متبادل کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے، یہ چیز بینکاری نظام سے قرضوں کی مجموعی طلب کو گھٹا دے گی۔

19 بین الینک منڈی میں سیالیت کی قلت کی صورت میں بینک نجی قرضوں کی دستاویزات نجی شعبے کو قرضوں کے لیے بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

20

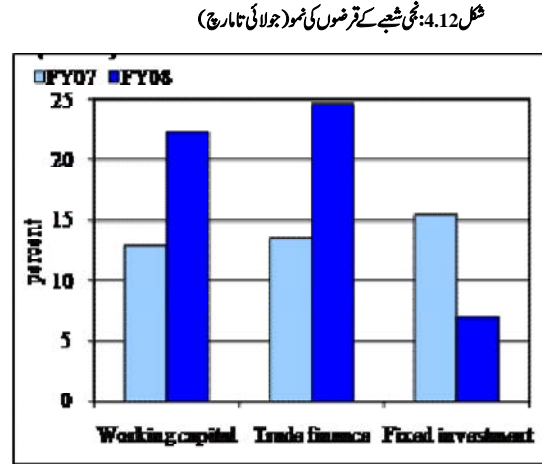
شعبہ وار قرضوں کے رجحان کا تجزیہ

جولائی تا مارچ م س 08ء کے دوران تجارتی شعبے کو قرضوں کی نمو بڑھ کر 17.7 فیصد ہو گئی جبکہ گزشتہ سال کے اسی عرصے میں یہ 13.6 فیصد تھی (دیکھئے جدول 4.8)۔ اس بلند نمو میں بڑا حصہ کاروباری قرضوں کا تھا جبکہ معینہ سرمایہ کاری کی طلب کی نمو کم ہوئی ہے (دیکھئے شکل 4.12)۔ دوسری جانب ذاتی شعبے کے قرضوں کی نمو میں جولائی تا مارچ م س 08ء کے دوران سست رفتاری آئی ہے۔

معینہ سرمایہ کاری کی طلب میں کمی

معیشت کے لیے باعث تشویش نہیں

بینکوں کے منگے قرضوں کی جگہ مقامی طور پر جاری کردہ نجی وثیقہ جات (صلوک، ٹی ایف سی) کے آنے سے جولائی تا مارچ م س 08ء کے دوران معینہ سرمایہ کاری کی نمو کم ہوئی۔ بینکوں کے قرضوں کی جگہ لینے کے علاوہ کارپوریٹس تو سبھی سرگرمیوں کے لیے بھی قرضہ جاتی وثیقہ زیادہ استعمال کر رہے ہیں (مثال کے طور پر کیمیکل، سینٹ، غیر منقولہ املاک اور شپ یارڈ کے شعبوں میں)۔ مزید برآں معینہ سرمایہ کاری قرضوں میں سست رفتاری کا کسی حد تک اندازہ تھا کیونکہ چند صنعتوں (مثلاً سینٹ، تعمیرات اور ٹیکسٹائل) نے حالیہ برسوں میں اپنی سرگرمیاں بڑھائی ہیں۔



جدول 4.9: برآمد کنندگان کی حاصل کردہ برآمدی مالکاری (جولائی تا مارچ)

	م س 07ء		م س 08ء	
	نمو	حصہ *	نمو	حصہ *
برآمدی مالکاری اسکیم	25.5	15.0	2.9	2.0
FE-25 قرضے	-1.1	-0.3	23.1	6.0
کل	9.6		7.6	

\* نمو میں حصہ، فیصدی درجے میں

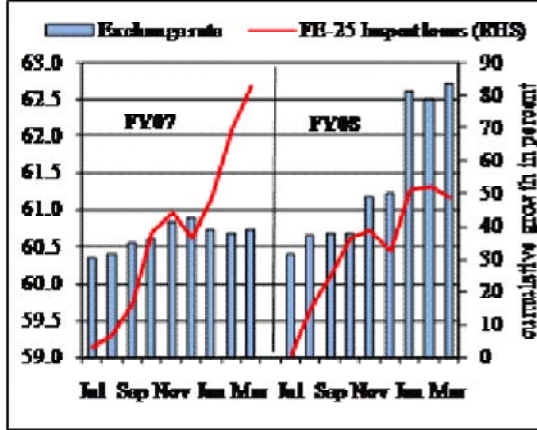
ساتھ ہی بجلی، کھاد اور ٹیکسٹائل کے شعبوں میں معینہ سرمایہ کاری کی بلند طلب حوصلہ افزا ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ کچھ بجلی کی کمپنیاں اور ریفائنریز تو سبھی سرگرمیوں کا آغاز کرنے کے لیے اپنے مالی حسابات طے کرنے کے مراحل میں ہیں۔ اس لیے بینک اگلے مالی سال میں قرضوں کی طلب میں اضافے کی توقع کر رہے ہیں۔

کاروباری قرضوں کی طلب زیادہ ہے

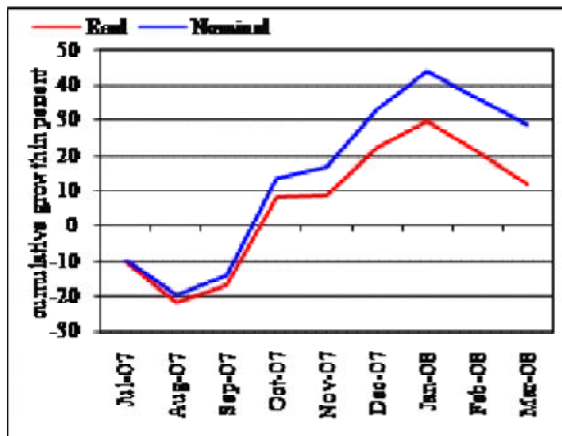
جولائی تا مارچ م س 08ء کے دوران کاروباری قرضوں کی نمو زیادہ تر درآمدی مالکاری کی بنا پر ہوئی جو مذکورہ عرصے میں ملک میں بڑھتی ہوئی

20 یہ حصہ ”انٹرنیشنل اسٹینڈرڈز انڈسٹریل کلاسیفیکیشن“ کے تحت درجہ بندی کے مطابق نجی شعبے کے قرضوں کے بارے میں اعداد و شمار پر مبنی ہے جو مارچ 2008ء تک کے ہیں۔ مذکورہ اعداد و شمار زری سروے میں دیے گئے ڈیٹا سے ہم آہنگ نہیں ہوں گے کیونکہ مؤخر الذکر میں نجی کاروباری شعبے کی ایکویٹی میں بینکوں کی سرمایہ کاری بھی شامل کی جاتی ہے۔

شکل 4.13: ایف ای 25 قرضوں پر درآمدی مالکاری (جولائی تا مارچ)



شکل 4.14: اسپننگ کے شعبے کو جاری سرمائے کے قرضے (مجموعی نمو)



درآمدی ادائیگیوں سے ہم آہنگ ہے۔ دوسری جانب جولائی تا مارچ م س 08ء کے دوران برآمد کنندگان کی حاصل کردہ کاروباری مالکاری کی نمو پچھلے سال کے اسی عرصے کی نسبت کم ہوئی۔

برآمد کنندگان کی حاصل کردہ مالکاری کا مزید تجزیہ کرنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ برآمدی مالکاری اسکیم کی نمو میں کمی سے برآمد کنندگان کو قرضوں کی فراہمی میں سست رفتاری کی توضیح ہوتی ہے (دیکھئے جدول 4.9)۔ درحقیقت م س 07ء کے دوران برآمد کنندگان نے ایف ای 25 قرضوں کے واجب الادا اسٹاک کی جگہ برآمدی مالکاری اسکیم کے قرضے حاصل کیے۔<sup>21</sup> تاہم دلچسپ امر یہ ہے کہ جولائی تا مارچ م س 08ء کے دوران برآمدی مالکاری اسکیم کے تحت مجموعی طور پر 273 ارب روپے کے قرضے تقسیم ہوئے۔ یہ رقم پچھلے سال کے اسی عرصے سے تھوڑی سی زیادہ ہے۔

غیر ملکی کرنسی کے قرضے جو پہلی ششماہی میں مستحکم شرح مبادلہ کے باعث ملکی درآمد کنندگان کے لیے پرکشش رہے تھے، دوسری ششماہی میں روپے کی قدر گر جانے کی وجہ سے مہنگے ہو گئے۔ اس کے نتیجے میں درآمد کنندگان میں FE-25 قرضوں کی طلب کی نمو میں سست رفتاری آئی (دیکھئے شکل 4.13)۔

صنعتی سرگرمیاں ماند پڑنے کے باوجود جاری سرمائے کے قرضوں کی طلب مستحکم ہے جولائی تا مارچ م س 08ء کے دوران جاری سرمائے کی طلب بلندی رہی۔ یہ 22.3 فیصد تھی جو پچھلے دو سال کے جولائی تا مارچ عرصے کی بلند ترین

21 اس کا سبب جولائی 2006ء میں ای ایف ایس کے تحت دیے گئے زراعت میں اضافہ تھا۔

22 دیگر نجی کاروبار میں نمو سے ای بی جی مارکیٹ کو مسلسل مالی مدد کے نظام (سی ایف ایس) کے تحت بینک قرضوں کی عکاسی ہوتی ہے جس سے بڑی حد تک ملکی صرفائی کی کارکردگی ظاہر ہوتی ہے۔  
23 گزشتہ سال کے برعکس اشیاء سازی کے شعبے سے جاری سرمائے کی ضروریات جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء میں زیادہ تر ٹیکسٹائل شعبے میں مرکوز رہیں۔ یہ بات رواں مالی سال کے لیے اشیاء سازی کے شعبے (ماسوائے ٹیکسٹائل) کی جاری سرمائے کی طلب میں 19.6 فیصد نمو سے ظاہر ہے، جبکہ گزشتہ سال کے اسی عرصے میں نمو 27.5 فیصد کی مستحکم سطح پر تھی۔



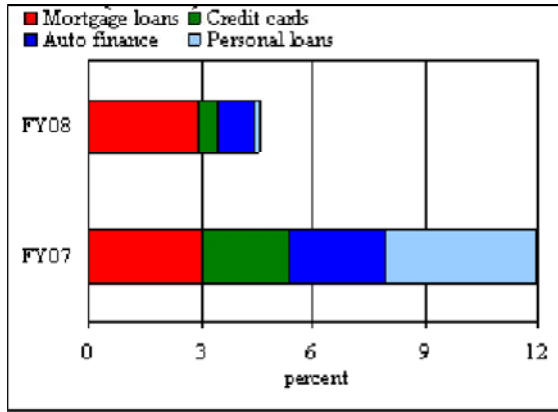
جدول 4.10: غیر فعال قرضوں اور مجموعی قرضوں کا تناسب  
آخر مارچ کی صورتحال، فیصد میں

مارچ 07ء	مارچ 08ء	
3.2	4.8	صارفی قرضہ جات
3.7	3.7	کریڈٹ کارڈز
2.6	5.9	کار مال کاری
3.2	14.8	پائیدار اشیا
2.3	4.2	رہن قرضے
4.0	4.5	ذاتی قرضہ جات

نمو ہے۔ اس نمو میں بڑا حصہ اشیا سازی، کاروبار و تجارت، بجلی اور دیگر نجی کاروبار کے شعبوں کا تھا (دیکھئے جدول 4.8)۔<sup>22</sup>

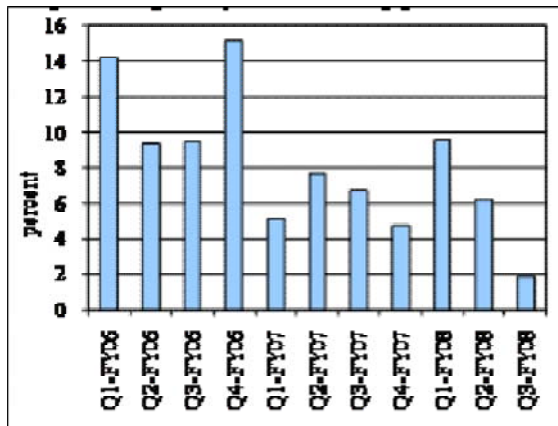
اشیا سازی کے شعبے کو جاری سرمائے کے زیادہ قرضوں کی فراہمی<sup>23</sup> اس اعتبار سے اہم بات تھی کہ اس عرصے میں عملی رکاوٹیں اور رسدی مسائل صنعتی نمو میں سست رفتاری کا باعث بنے تھے۔ شعبہ وار تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ جن شعبوں (جیسے کپاس، چاول کی پروسیسنگ اور تعمیرات) میں قرضوں کی طلب میں اضافہ ہوا انہی میں خام مال کی قیمتیں بھی بڑھ رہی ہیں۔

شکل 4.15: صارفی مال کاری کی نمو میں حصہ (جولائی تا مارچ)



مثال کے طور پر اسپیننگ کی صنعت کو زیادہ قرضوں کی فراہمی کی وجہ بنیادی طور پر جولائی تا مارچ م س 08ء کے دوران کپاس کی مہنگائی تھی جس کا اثر اس شعبے میں جاری سرمائے کی حقیقی طلب میں کمی کی صورت میں زیادہ نمایاں تھا (دیکھئے شکل 4.14)۔ اسی طرح تعمیرات کے شعبے میں تعمیراتی خام مال کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کی وجہ سے جاری سرمائے کی طلب میں خاصی نمود دیکھنے میں آئی۔

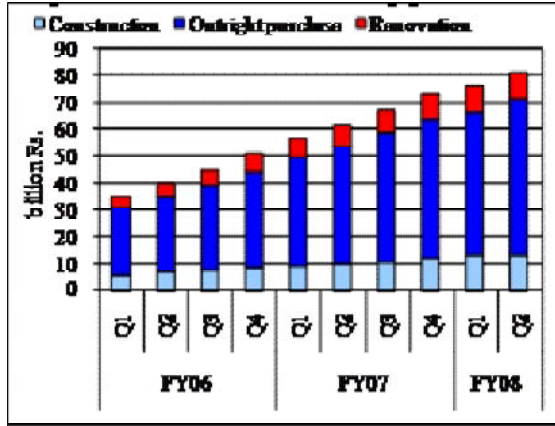
شکل 4.16: رہن مال کاری میں سہ ماہی نمو



سینٹ کے شعبے میں جولائی تا مارچ م س 08ء کے دوران جاری سرمائے کے قرضوں کی طلب برآمدات میں اضافے کی بنا پر تھی۔ اسی طرح خصوصاً تیسری سہ ماہی میں تجارتی سرگرمیاں تجارت و کاروبار میں جاری سرمائے کے قرضوں کی طلب کی تشریح کرتی ہیں۔

بعض صنعتی عوامل کی وجہ سے بھی جاری سرمائے کی طلب میں اضافہ ہوا۔ مثال کے طور پر آئل مارکیٹنگ کمپنیز کے دعووں کے تصفیے میں تاخیر جولائی تا مارچ م س 08ء کے

شکل 4.17: رہن مالکاری کی تقسیم



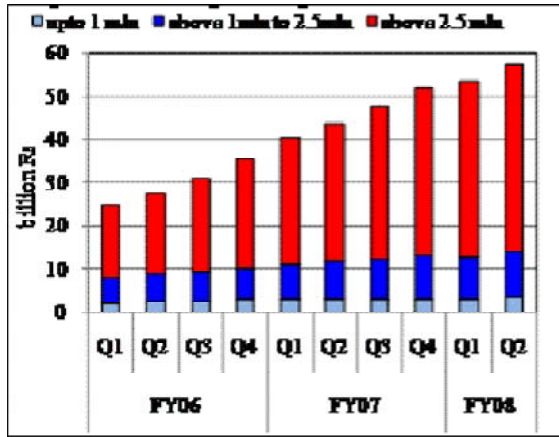
دوران پٹرولیم کی مصنوعات کی صفائی کے لیے جاری سرمائے کے قرضوں میں نمو کا باعث بنی۔ اسی طرح بجلی کے شعبے میں بڑھتے ہوئے قرضوں کا سبب واپڈا کی آئی پی پیز کو ادائیگی میں تاخیر تھا۔

بڑھتی ہوئی شرح سود کا اثر صارفی

قرضوں پر ظاہر ہوا ہے

جولائی تا مارچ م س 08ء کے دوران شرح سود میں اضافے نے صارفی قرضوں کی طلب کو محدود کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ اس کے علاوہ صارفی قرضوں کے تقریباً تمام زمروں میں غیر فعال قرضہ جات اور قرضوں کے درمیان بڑھتے ہوئے تناسب نے بینکوں کو صارفی قرضے فراہم کرتے وقت زیادہ محتاط رہنے پر مجبور کیا (دیکھئے جدول 4.10)۔ اس پابندی کا اثر کاروں کے قرضوں میں زیادہ نمایاں ہے کیونکہ ایک بینک نے تو کار مالکاری اسکیم ختم ہی کر دی ہے۔

شکل 4.18: یکمشت تقسیم

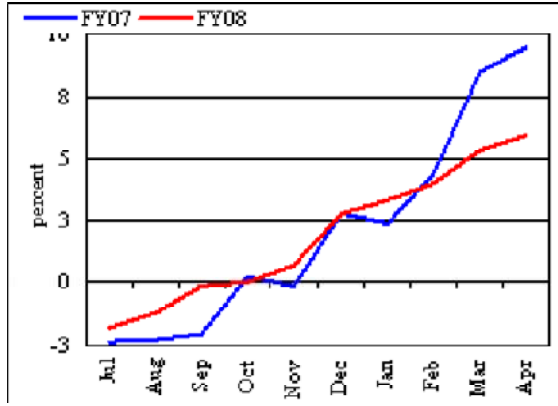


نتیجتاً جولائی تا مارچ م س 08ء کے دوران صارفی قرضوں کی نمو کم ہو کر 4.8 فیصد رہ گئی ہے جبکہ پچھلے سال کے اسی عرصے میں یہ 11.8 فیصد تھی۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ تیسری سہ ماہی میں صارفی قرضوں کی خالص واپسی ریکارڈ کی گئی۔

یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ آخر مارچ 2008ء تک نجی شعبے کو مجموعی قرضوں میں صارفی قرضوں کا حصہ کم ہو کر 14.4 فیصد رہ گیا جبکہ گذشتہ سال کے اسی عرصے میں یہ 15.4 فیصد تھا۔ غالباً اسی عنصر نے بہ وزن اوسط شرح قرض گاری کو جولائی تا مارچ م س 08ء کے دوران تیزی سے بڑھنے سے روکا کیونکہ صارفی قرضے زیادہ نفع آور ہوتے ہیں۔

جولائی تا مارچ م س 08ء کے دوران پچھلے سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں تقریباً تمام زمروں میں صارفی قرضوں کی سست رفتاری وسیع البنیاد تھی سوائے رہن مالکاری کے جس میں خاصی زیادہ سست رفتاری دیکھنے میں آئی (دیکھئے شکل 4.15)۔ رہن مالکاری کی نمو بھی کم ہوئی تاہم جولائی

شکل 4.19: امانتوں کی مجموعی نمو



تا مارچ م س 08ء میں یہ پھر بھی مستحکم رہی اور 18.6 فیصد ریکارڈ کی گئی۔ رہن مالکاری میں تیزی کا رجحان حالیہ سہ ماہیوں میں کچھ کم ہوتا نظر آتا ہے (دیکھئے شکل 4.16)، اس کا بڑا سبب پہلے دیے ہوئے قرضوں کی میعاد پوری ہو جانا ہے۔ زیر غور عرصے کے دوران سہ ماہی تقسیم میں، خصوصاً یکدست خریداری کے تحت، اضافے کا رجحان دکھائی دے رہا ہے (دیکھئے شکل 4.17)۔

یکدست خریداری کے اندر قرضوں کا بڑا حصہ 25 لاکھ روپے سے زائد کے قرضوں کے زمرے میں ہے (دیکھئے شکل 4.18)، جس سے زیر غور عرصے کے دوران غالباً غیر منقولہ املاک کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کا اثر ظاہر ہوتا ہے۔

#### امانتیں جمع کرنا

جولائی تا اپریل م س 08ء کے دوران بینکاری نظام کی امانتوں کی نمو کم ہو کر 5.9 فیصد رہ گئی جبکہ گزشتہ سال کے اسی عرصے میں یہ 9.4 فیصد تھی (دیکھئے شکل 4.19)۔ اس سست رفتاری کے ذمہ دار کئی عوامل تھے، جیسے:

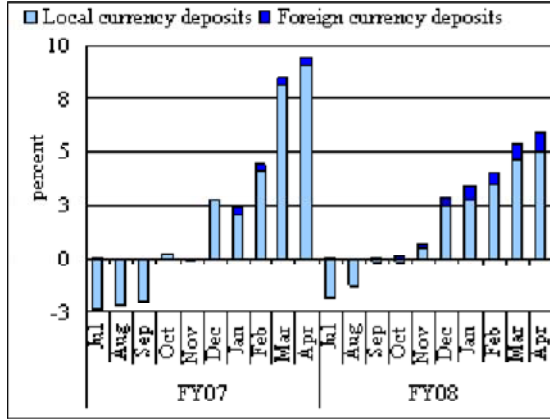
(1) جاری حسابات کے خسارے میں تیزی سے اضافے اور اس کے نتیجے میں زرمبادلہ کے اخراج سے امانتوں کی نمو کم ہوئی،

(2) آئی پی بی ز اور آئل مارکیٹنگ کمپنی کے نرخوں کے فرق کے حوالے سے دعووں نے ان کی امانتوں کو کم رکھنے کا دباؤ ڈالا،<sup>24</sup>

(3) ٹیلی مواصلات کے شعبے میں مشینری اور آلات کی درآمد کے لیے بعض کمرشل بینکوں کے بیرونی کرنسی کی امانتوں میں یکدست اضافے کی وجہ

24 حکومت نے بعض آئل مارکیٹنگ کمپنیوں کے دعووں کو جزوی طور پر نمٹانے کے لیے اگرچہ بینک مالکاری پر ضمانت فراہم کی تھی، تاہم قوم کی آمد پر دباؤ کی وجہ سے امانتیں جمع کرنے میں رکاوٹیں درپیش تھیں۔

شکل 4.20: امانتوں کی نمو میں حصہ

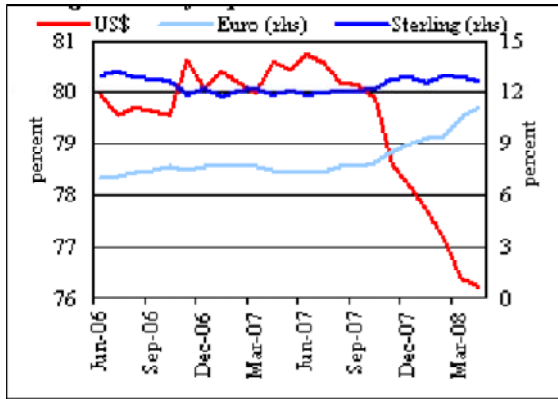


سے م س 07ء میں امانتوں کی بلند سطح۔ م س 08ء میں ایک تو اس قسم کی رقم نہیں آئیں دوسرے بعد میں یہ رقم نکال لیے جانے سے امانتوں کی سطح کم ہو گئی،

(4) پچھلے سال کی نسبت جی ڈی پی کی نمو میں واضح سست رفقاری، اور

(5) میوچل فنڈز میں سرمایہ کاریوں پر زیادہ منافع کی وجہ سے سرمایہ کاری جزدان میں امانتوں کی حیثیت کم ہو گئی۔

شکل 4.21: بیرونی کرنسی کی امانتوں میں امریکی ڈالر کی امانتوں کا حصہ



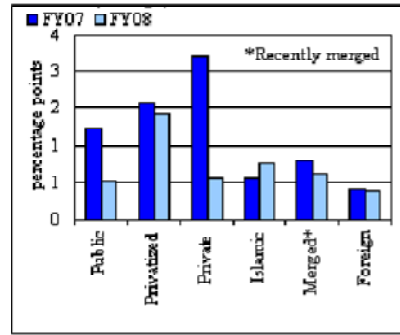
شعبہ وار تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ جولائی تا مارچ م س 08ء کے دوران امانتوں کی مجموعی نمو میں بڑا حصہ حکومت کا ہے (دیکھئے جدول 4.11)، جو اسٹیٹ بینک اور غیر بینکی ذرائع سے حکومتی قرض گیری کے پیش نظر خاصا تعجب خیز ہے۔ امانتوں کی نمو میں سست رفقاری نجی شعبے کی امانتوں کی سطح میں خالص اخراج رقم کی وجہ سے آئی۔ ٹیلی مواصلات کے شعبے میں امانتوں سے اخراج رقم زیادہ تر سرمایہ جاتی درآمدات کی ادائیگیوں کی وجہ سے ہوا، جس نے امانتوں کی سطح کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔

کرنسی وار ہیئت ترکیبی سے امانتوں کی مجموعی نمو میں بیرونی کرنسی کی امانتوں کا بڑھتا ہوا حصہ ظاہر ہوتا ہے۔ اس سے

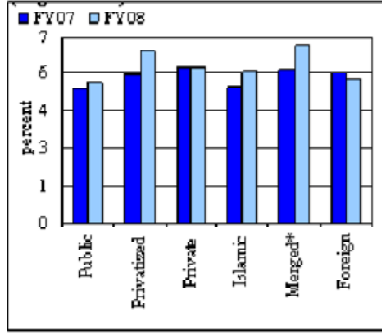
پتہ چلتا ہے کہ ڈپازٹرز پاکستانی روپے پر دباؤ کا اندازہ کرتے ہوئے مقامی کرنسی کی امانتوں پر غیر ملکی کرنسی کی امانتوں کو ترجیح دے رہے ہیں (دیکھئے شکل 4.20)۔

غیر ملکی کرنسی کی امانتوں میں امریکی ڈالر کی امانتوں کا حصہ م س 08ء کے دوران تیزی سے کم ہوا ہے (دیکھئے شکل 4.21)۔ اس کی بڑی وجہ بین الاقوامی منڈیوں میں اہم کرنسیوں کے مقابلے میں ڈالر کا کمزور ہونا ہے۔

شکل 4.22: امانتوں کی نموئیں حصہ (جولائی تا اپریل)



شکل 4.23: اضافہ جاتی امانتوں کی شرح (اوسط جولائی تا مارچ)



### امانتوں کی بینک وار تقسیم

امانتوں کی بینک وار تقسیم سے ظاہر ہوتا ہے کہ جولائی تا اپریل م س 08ء میں پچھلے برس کے اسی عرصے کی نسبت اسلامی بینکوں کے سوا تمام بینکاری گروپوں کی امانتوں کی نموئیں سست رفتاری آئی ہے (دیکھئے شکل 4.22)۔ ان بینکاری گروپوں کی امانتوں کی نموئیں یہ سست رفتاری امانتوں پر ان کی پیش کردہ شرحوں میں گذشتہ سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں اضافے کے باوجود آئی (دیکھئے شکل 4.23)۔

توقع ہے کہ مسلسل زری سختی (جس سے کمرشل بینکوں کے اضافی ذخائر میں کمی واقع ہوئی ہے) اور امانتوں کی نموئیں سست رفتاری کی وجہ سے بینکوں کو امانتوں پر اپنی پیش کردہ شرحیں مزید بڑھانی ہوں گی تاکہ قرضوں کی طلب کی بلند نمو کو پورا کیا جاسکے۔ ساتھ ہی اسٹیٹ بینک ایک سال سے زائد عرصیت کی میعاد کی امانتوں پر صفر شرح کے ساتھ مطلوبہ نقد محفوظ کی شکل میں ترغیب فراہم کر رہا ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ایک سال اور اس سے زیادہ عرصیت کی امانتیں طلبی امانتوں کی نسبت زیادہ تیزی سے بڑھ رہی ہیں۔ نتیجتاً مجموعی امانتوں میں ان کا حصہ 4 اگست سے 10 مئی م س 08ء کے دوران 4.0 فیصدی درجے بڑھ کر 10.3 فیصد ہو گیا ہے۔

ضمیمہ جدول: حال میں تیل اور اجناس کی قیمتیں بڑھنے پر بعض ملکوں کے مرکزی بینکوں کا رد عمل کیسا رہا؟ حالیہ پالیسی فیصلوں کا ایک سروے (22 مئی 2008ء تک)

بجٹیت مجموعی پالیسی موقف	گرائی کے حالیہ رجحانات	تازہ ترین پالیسی تبدیلی	مرکزی بینکوں کا تجزیہ
بھارت زری پالیسی میں سیالیت کے انتظام کو ترجیح حاصل ہے۔ مارچ 2004ء سے ریپورٹ 175 بی پی ایس اضافے سے 7.75 فیصد ہو گیا ہے جبکہ مطلوبہ نقد محفوظ 375 بی پی ایس اضافے کے بعد 8.25 فیصد ہو گیا ہے۔	سال بسال تھوک اشاریہ قیمت گرائی جو 12 جنوری 2008ء کو یعنی تیسرے سہ ماہی جائزے کے اعلان کے وقت 3.83 فیصد تھی، 29 مارچ 2008ء کو بڑھ کر 7.41 فیصد ہوئی اور پھر 3 مئی 2008ء کو ختم ہونے والے ہفتے تک 7.83 فیصد تک مزید بڑھ گئی۔	☆ 17 اپریل 2008ء کو بھارت نے مطلوبہ نقد محفوظ 50 بی پی ایس اضافے سے 8 فیصد تک بڑھا لیا جس پر دو مرحلوں میں عمل درآمد ہوا یعنی 25 بی پی ایس 26 اپریل کو اور بقیہ 25 بی پی ایس 10 مئی 2008ء کو بڑھائے گئے۔ ☆ مطلوبہ نقد محفوظ 24 مئی 2008ء کو مزید بڑھا کر 8.25 فیصد کر دیا گیا ☆ آخری میٹنگ: 29 اپریل 2008ء	☆ گرائی میں حالیہ اضافے کا بنیادی سبب رسد کا دباؤ تھا جیسے سال بھر کے دوران بڑھنے والی خام تیل کی عالمی قیمتوں کے جزوی ازالے کے لیے پیٹرول اور ڈیزل کی مقامی قیمتیں یک بارگی بڑھا دی گئیں، پیٹرولیم مصنوعات کی مسلسل بڑھتی ہوئی قیمتیں جنہیں نافذ نہیں کیا گیا، گندم اور تیل کے بیجوں کی قیمتوں میں اضافہ اور عالمی قیمتیں بڑھنے کی وجہ سے مارچ 2008ء میں فولاد کی قیمتوں میں ردوبدل۔ ☆ بھارت میں گرائی میں اضافہ ایسے وقت ہوا ہے جب اجناس کی عالمی قیمتیں ریکارڈ بلندی پر تغیر پذیر ہیں اور مستحکم اور نونیز دونوں طرح کی معیشت والے ملکوں کے مرکزی بینک بلنگرائی پر تشویش کا اظہار کر رہے ہیں۔ ☆ یہ تشویش بھی پائی جاتی ہے کہ طلب کا دباؤ جسے اب تک مناسب حد میں رکھا گیا تھا، رسد کے عوامل کے ساتھ مل رہا ہے اور اگر یہ صورتحال برقرار رہی تو مقامی گرائی پر نمایاں اثرات پڑیں گے۔

<p>انڈونیشیا جولائی 2005ء میں گرائی کا ہدف طے کرنے کے بعد ابتدائی چھ ماہ کے دوران بینک انڈونیشیا نے اپنا پالیسی ریٹ 4.25 فی پی ایس بڑھا دیا۔ تاہم گرائی کو قابو میں لانے اور نمونہ بر معیشت کی وجہ سے بینک اپریل 2006ء سے اپنے پالیسی ریٹ میں 475 پی پی ایس کی بتدریج کمی کرنے میں کامیاب رہا۔</p>	<p>سال بسال نمو جو مارچ 2007ء میں 6.52 فیصد تھی، اپریل 2008ء میں 8.96 فیصد تک بڑھ گئی۔</p>	<p>☆ دسمبر 2007ء میں بینک انڈونیشیا کا ریٹ 25 پی ایس کی کے بعد 8 فیصد تک آگیا تھا تاہم 6 مئی 2008ء کو مرکزی بینک نے بینک انڈونیشیا کا ریٹ 25 پی ایس اضافے سے 8.25 فیصد کرنے کا فیصلہ کیا۔ ☆ آخری میٹنگ: 6 مئی 2008ء</p>	<p>☆ بینک انڈونیشیا گزشتہ دو سال سے گرائی کا ہدف پورا کر رہا ہے، اس کام میں اسے سب سے زیادہ مدد حکومت کے اس مخلصانہ وعدے سے ملی کہ خوراک، بالخصوص بنیادی خوراک کی ہموار طریقے سے فراہمی کو یقینی بنایا جائے گا۔ نتیجتاً گرائی میں کمی کا رجحان آیا اور اقتصادی نمو میں مستقل بہتری آئی جس کے سبب بینک انڈونیشیا دسمبر 2007ء میں اپنا پالیسی ریٹ کم کرنے کے قابل ہوا۔ ☆ زری پالیسی کے حالیہ جائزے سے پتہ چلتا ہے کہ اگر اجناس کی عالمی قیمتیں اسی طرح بڑھتی رہیں اور عالمی اقتصادیات میں سست روی کا سلسلہ چلا روک ٹوک جاری رہا تو ملک کے اقتصادی استحکام کو خاصی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ ☆ مرکزی بینک اقتصادی تبدیلیوں، بالخصوص گرائی کا دباؤ بڑھنے کی بغور نگرانی کرے گا اور گرائی کے دباؤ کا سبب بننے والے ذرائع کی نشان دہی کرے گا۔ بینک انڈونیشیا زری اقدامات کے زیادہ مؤثر اور بیک وقت استعمال کے ذریعے گرائی پر قابو پانے کے لیے پرعزم ہے۔</p>
--	--	---	--

<p>ملائیشیا</p> <p>گرائی کا دباؤ خاصے عرصے سے تسلی بخش ہے جس کی وجہ سے مرکزی بینک اب تک نمو کے لیے معاون زری پالیسی موقف لانے میں کامیاب رہا ہے۔</p>	<p>مجموعی صارف اشاریہ قیمت گرائی اعتدال پر ہے تاہم بڑھ رہی ہے۔ سال بسال اس اق گرائی جون 2007ء میں 1.4 فیصد تھی جو مارچ 2008ء میں بڑھ کر 2.8 فیصد ہو گئی۔ غذائی گرائی اسی عرصے میں سال بسال بڑھ کر 2.3 فیصد سے 4.9 فیصد ہو گئی۔</p>	<p>☆ شبنم شرج سودا پر مل 2006ء سے اب تک 3.5 فیصد پر برقرار ہے۔ آخری میٹنگ: 29 اپریل 2008ء</p>	<p>☆ نسبتاً مست بیرونی طلب ملائیشیا کی معیشت پر معتدل اثرات ڈالے گی، تاہم مقامی طلب میں آنے والی توسیع نمونہ بڑھاتی رہے گی۔</p> <p>☆ توانائی اور خوراک کی پہلے سے بلند عالمی قیمتوں میں حال ہی میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ ایسی صورتحال میں ایک بے یقینی اس حوالے سے ہے کہ عالمی معاشی سرگرمیوں میں کس حد تک اعتدال آئے گا اور قیمتوں کے عالمی دباؤ کو کم کرنے میں یہ کس حد تک مؤثر رہے گا۔</p> <p>☆ عالمی قیمتوں کے اثر سے خوراک کی مقامی قیمتیں بڑھ گئیں، یہ صورتحال ایک ایسے طریقہ کار کا تقاضہ کرتی ہے جس میں رسد کو مناسب حد تک رکھنے والے اقدامات کو یقینی بنایا جائے، ایسی موزوں ترغیبات پیدا کی جائیں جن سے غذائی پیداوار کو فروغ ملے، اور پیداوار اور تقسیم کے عمل کو زیادہ مؤثر بنایا جائے۔</p> <p>☆ گرائی ڈھائی سے 3 فیصد تک بڑھ جانے کے خدشات ہیں تاہم اس کا انحصار دو باتوں پر ہے (1) عالمی قیمتوں میں اضافے سے مقامی قیمتیں کس حد تک متاثر ہوتی ہیں، اور (2) نافذ کردہ قیمتوں میں کس حد تک رد و بدل کیا جاتا ہے۔</p> <p>☆ مجموعی میں کی اور گرائی میں اضافے کے خطرات کا تجزیہ کرنے کے بعد بینک نے زری پالیسی کا موجودہ موقف برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔</p>
--	--	---	---



<p>تھائی لینڈ</p> <p>مرکزی بینک نے یہ سوچ کر مئی 2000ء میں گرائی کا ہدف طے کیا کہ قومی گرائی کا صفر سے 3.5 فیصد ہدف ملکی معیشت کے لیے مناسب ہوگا۔</p>	<p>سال بسال صاف گرائی جو اپریل 2007ء میں 1.8 فیصد تھی، اپریل 2008ء میں بڑھ کر 6.2 فیصد ہو گئی۔ سال بسال غذائی گرائی بھی 3.3 فیصد سے بڑھ کر 9.8 فیصد ہو گئی۔ تاہم قومی گرائی اس عرصے میں سال بسال معمولی سی بڑھ کر 1.2 فیصد سے 2.1 فیصد ہو گئی۔</p>	<p>☆ پالیسی ریٹ میں آخری بار کمی جولائی 2007ء میں کی گئی جب ریٹ 25 پی اے ایس کی کے ساتھ 3.25 فیصد کر دیا گیا۔ ریٹ تب سے برقرار ہے۔ آخری میٹنگ: 21 مئی 2008ء</p>	<p>☆ تھائی لینڈ کی معیشت مستحکم طریقے سے نمو پذیر ہے، تاہم برآمدات عالمی معیشت کے زیر اثر اعتماد پر آنے کے اثرات ظاہر کرنے لگی ہیں۔ پیداواری بڑھتی ہوئی لاگت اور بلند گرائی کا سلسلہ جاری رہا تو یہ معاشی استحکام پر اعتماد اور نجی اخراجات کو متاثر کر سکتا ہے۔</p> <p>☆ گرائی کے خدشات حال میں نمایاں طور پر بڑھ گئے۔ توانائی اور تاج کی قیمتوں میں نمایاں اضافے سے عمومی گرائی تیزی سے بڑھی۔ قومی گرائی توقعات سے زیادہ بڑھی، اس کی بنیادی وجہ پیداواری لاگت کی عام صارف کو نسبتاً زیادہ منتقلی تھی اور یہ عامل آگے چل کر قومی گرائی کو مزید بڑھا سکتا ہے۔</p> <p>☆ مرکزی بینک کو احساس ہے کہ اقتصادی نمو اور گرائی کے دباؤ کے لیے خطرات بڑھ چکے ہیں۔ ایم پی سی نے پالیسی ریٹ برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا ہے تاہم گرائی مسلسل بڑھتی رہی تو زری پالیسی موقف میں فوراً رد و بدل کر دیا جائے گا۔</p>
---	--	---	--

<p>فلپائن</p> <p>2007ء کے دوسرے نصف میں مرکزی بینک نے گرائی میں نمایاں کمی اور طلب کے معتدل دباؤ کے پیش نظر زری نرمی کی راہ اپنائی۔ 2007ء میں اوسط گرائی 2.8 فیصد رہی جو پچھلے سال کی 6.2 فیصد اور 4.0 سے 5.0 فیصد کے ہدف سے خاصی کم تھی۔</p>	<p>سال بسال صا اق گرائی جو اپریل 2007ء میں 2.3 فیصد تھی اپریل 2008ء میں 8.3 فیصد ہو گئی۔ یہ سطح مئی 2005ء کے بعد سے بلند ترین ہے۔ سب سے زیادہ سال بسال گرائی غذا، مشروبات اور تبا کو میں آئی جو مارچ 2008ء میں 8.2 فیصد تھی اور اپریل 2008ء میں 11.4 فیصد ہو گئی۔</p>	<p>☆ جولائی 2007ء اور جنوری 208ء کے درمیان مرکزی بینک نے پالیسی ریٹ بتدریج گرایا اور اس میں 250 بی پی ایس کی کر کے 5 فیصد کر دیا۔</p> <p>☆ جنوری 2008ء سے پالیسی ریٹ برقرار ہے۔</p> <p>☆ آخری مینٹگ: 24 اپریل 2008ء</p> <p>☆ اگلی مینٹگ: 5 جون 2008ء</p>	<p>☆ زری پالیسی یہ تسلیم کرتی ہے کہ صورتحال گرائی کے خطرے کی طرف بڑھ رہی ہے۔ مارچ 2008ء میں قوزی گرائی نومبر 2006ء کے بعد سے بلند ترین سطح پر پہنچ گئی۔ اگر تنخواہوں اور ٹرانسپورٹ کرایوں میں اضافے کی پرانی درخواستوں پر عمل کر لیا جائے تو طلب کا دباؤ بڑھنے کی وجہ سے گرائی میں اضافہ ہو سکتا ہے۔</p> <p>☆ تاہم صورتحال کی تلافی کرنے والے عوامل بھی موجود ہیں: (1) پیسیو (کرنسی) میں مقابلتا استحکام ہے جس کی وجہ سے ایندھن اور اجناس کی بڑھتی ہوئی قیمتوں نے مقامی گرائی پر تباہ کن اثرات نہیں ڈالے، (2) تیل کے درآمدی نرخوں میں کمی کی اسکیم گرائی کے اس دباؤ کو جزوی طور پر کم کرے گی جو خام تیل کی قیمتوں میں ممکنہ مسلسل اضافے سے سامنے آ رہا ہے، اور (3) عالمی اقتصادی نمو کمزور ہو رہی ہے جس کا ممکنہ اثر یہ ہوگا کہ عالمی منڈیوں میں گرائی کا دباؤ اعتدال پر آ جائے گا۔</p> <p>☆ چنانچہ مرکزی بینک نے پالیسی ریٹ کو برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا۔</p>
<p>ترکی</p> <p>2008ء کے لیے ہدف یہ ہے کہ صا اق گرائی میں سالانہ 4 فیصد کی لاٹی جائے گی (یہی ہدف 2009ء اور 2010ء کے لیے بھی ہے) اور ہدف سے اس کے 2 فیصد کم یا زیادہ ہونے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ مرکزی بینک 2006ء اور 2007ء میں گرائی کے اہداف کو پورا کرنے میں ناکام رہا تھا۔</p>	<p>اپریل 2008ء میں صا اق گرائی 9.66 فیصد تھی جو کہ سالانہ ہدف سے دگنے سے بھی زیادہ ہے۔</p>	<p>☆ ماضی میں زری سختی لانے کے بعد ستمبر 2007ء میں پالیسی ریٹ میں کمی لانے کا ایک سلسلہ شروع کیا گیا تھا۔ شہینہ شرح سود میں مجموعی طور پر 225 بی پی ایس کی بتدریج کمی کر کے اسے فروری 2008ء میں 15.25 فیصد تک لایا گیا تھا۔</p> <p>☆ تاہم مئی 2007ء کے وسط میں ریٹ کو 25 بی پی ایس بڑھا کر 15.75 فیصد کر دیا گیا۔</p> <p>☆ آخری مینٹگ: 15 مئی 2008ء</p>	<p>☆ شرح مبادلہ میں تبدیلیوں اور توانائی اور خوراک کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کے اثرات کی عام صارف پر منتقلی تاخیر سے ہونے کے سبب کچھ عرصے بعد گرائی میں عارضی اضافہ ہو سکتا ہے۔</p> <p>☆ بین الاقوامی قرضہ منڈیوں میں دشواریوں کے باعث ملکی طلب بدستور محدود جبکہ بیرونی طلب مستحکم رہے گی۔</p> <p>☆ مجموعی طور پر مجموعی طلب کی صورتحال گرائی بڑھانے والی قوتوں کو روکنے (disinflation) میں معاون ثابت ہوتی رہے گی۔</p> <p>☆ مستقبل قریب میں زری پالیسی کے فیصلوں کا مقصد گرائی کو پیش گوئی کے قریب قریب رکھنا ہوگا۔ چنانچہ ضروری ہے کہ اقتصادی عوامل (agents) اپنی توقعات کو مرکزی بینک کی پیش گوئی سے ہم آہنگ رکھیں۔ مرکزی بینک اپنے اقدامات کے ذریعے بدستور یہ کوشش کرتا رہے گا کہ غذا اور توانائی کی قیمتوں میں تباہ کن اضافے کے دوہرائی کے ممکنہ اثرات کو روکا جائے چنانچہ مرکزی بینک اپنی اگلی مینٹگ میں ریٹ مزید بڑھانے کے امکان پر غور کرے گا۔</p>

<p>آسٹریلیا</p> <p>گرانی کا ہدف طے کرنے والے فریم ورک کے تحت آر بی اے مقررہ عرصے کے دوران ص اق گرانے اوسطاً 2 سے 3 فیصد تک برقرار رکھے گا۔</p>	<p>سال بسال ص اق گرانے مارچ 2008ء میں 4.2 فیصد ہوگئی جبکہ مارچ 2007ء میں یہ 2.4 فیصد تھی۔ ص اق کی تراشیدہ اوسط بھی مارچ 2007ء کی 2.7 فیصد سے بڑھ کر مارچ 2008ء میں 4.1 فیصد ہوگئی۔</p>	<p>☆ مئی 2002ء سے آر بی اے نے سخت زری پالیسی اپنائی ہوئی ہے۔ پالیسی ریٹ بتدریج 300 بی پی ایس بڑھا کر مارچ 2008ء تک 7.25 فیصد کر دیا گیا۔ تب سے یہ برقرار ہے۔</p> <p>☆ آخری میٹنگ: 6 مئی 2008ء</p>	<p>☆ گرانے کے دباؤ کے مقامی اسباب میں گزشتہ سال کے دوران واضح اضافہ ہوا، تاہم گرانے کے بڑھنے میں عالمی عوامل، بالخصوص اجناس کی قیمتوں میں عمومی اضافہ، جزوی طور پر کارفرما رہے ہیں۔</p> <p>☆ یہ شواہد موجود ہیں کہ ملکی طلب میں نمونیاں طور پر اعتدال پر آگئی ہے تاہم نمودار گرانے کے امکانات کی صورتحال انتہائی غیر یقینی ہے۔ ایک طرف ترقی یافتہ ملکوں میں اقتصادی سست روی ہے، عالمی اقتصادی منڈیوں میں کھنچاؤ جاری ہے، اور ملکی مالی صورتحال سختی سے دوچار ہے جس کی وجہ سے طلب کمزور پڑ گئی ہے۔ دوسری طرف برآمدات میں اضافے کی وجہ سے ملکی آمدنی میں توقع سے زیادہ اضافہ ہوا ہے۔</p> <p>☆ 2007ء کے وسط سے جاری واضح مالی سختی اور اقتصادی منظر نامے میں موجود غیر یقینی کو دیکھتے ہوئے آر بی اے نے فیصلہ کیا کہ موجودہ زری پالیسی کو نتائج دکھانے کے لیے مزید مہلت دینا مناسب ہوگا۔</p>
<p>کوریہ</p> <p>بی او کے مئی 1998ء سے گرانے کا ہدف طے کر رہا ہے۔ 2007ء تا 2009ء عرصے کے لیے زری پالیسی کا ہدف 3 فیصد ص اق گرانے ہے جس میں ہدف سے 0.5 فیصد کم یا زیادہ ہونے کی گنجائش ہے۔</p>	<p>سال بسال ص اق گرانے مارچ 2008ء میں بڑھ کر 4.1 فیصد ہوگئی جو کہ سال کے لیے طے شدہ ہدف سے زائد ہے اور تقریباً 4 سال میں سب سے تیزی سے بڑھی ہے۔</p>	<p>☆ اکتوبر 2004ء سے بی او کے اپنا پالیسی ریٹ بتدریج بڑھا رہا ہے۔ اکتوبر 2004ء اور اگست 2007ء کے درمیانی عرصے میں پالیسی ریٹ میں 175 بی پی ایس کا اضافہ ہوا۔ تب سے مرکزی بینک نے پالیسی ریٹ 5 فیصد پر برقرار رکھا ہوا ہے۔</p> <p>☆ آخری میٹنگ: 8 مئی 2008ء</p>	<p>☆ ملکی معیشت میں توسیع کی رفتار میں اضافے کے باوجود مستقبل کی اقتصادی کارکردگی شدید بے یقینی سے دوچار ہے جس کی بڑی وجہ عالمی مالی منڈی میں افراطی اور امریکی معیشت میں سست روی ہے۔</p> <p>☆ اس دوران تیل کی بلند قیمتوں نے ص اق گرانے کو مسلسل بڑھایا۔</p> <p>☆ چنانچہ بی او کے نے اپنا پالیسی ریٹ 5 فیصد پر برقرار رکھا۔</p>

<p>انگلینڈ</p> <p>بینک آف انگلینڈ معیشت میں غیر ضروری استحکام لائے بغیر 2 فیصد گرانے کے ہدف کو پورا کرے گا۔</p>	<p>سال بسال ص ا ق گرانے اپریل 2008ء میں 3 فیصد تک چلی گئی جبکہ مارچ میں یہ 2.5 فیصد تھی۔ سال بسال خوردہ قیمت کا اشاریہ (RPI) مارچ 2008ء میں 3.8 فیصد تھا جو اپریل 2008ء میں 4.2 فیصد ہو گیا۔</p>	<p>☆ 2007ء کے خاتمے پر نمو میں سست روی کے آثار ظاہر ہونے لگے تھے، اخراجات کے اعتدال پر آنے کی توقع تھی اور قرضہ منڈی کی حالت خاصی سخت تھی۔ ان عوامل نے پیداوار (output) اور گرانے دونوں کے مزید کم ہونے کا خطرہ بڑھا دیا۔ اس کے جواب میں بینک آف انگلینڈ نے دسمبر 2007ء سے اپریل 2008ء تک پالیسی ریٹ 75 بی پی ایس گھٹا کر 5 فیصد کر دیا۔ تب سے ریٹ برقرار ہے۔ آخری مینٹگ: 8 مئی 2008ء</p>	<p>☆ بینک کو توقع ہے کہ توانائی اور برآمد کی قیمتوں میں اضافے سے ص ا ق گرانے اس سال ہدف سے بڑھ جائے گی۔ تاہم اس عرصے کے دوران گرانے کو ہدف کے اندر رکھنے کی کوششوں کا نتیجہ پیداوار میں نامطلوب تغیر پذیر کی صورت میں نکلے گا۔ مئی کی ”گرانے کی رپورٹ“ (Inflation Report) میں دیے گئے اندازے کے مطابق دو سال بعد گرانے تقریباً 2 فیصد ہدف پر واپس آ جائے گی۔</p> <p>☆ بینک نے گرانے کو کم یا زیادہ کرنے کے خطرات کو متوازن کرنے کی کوشش جاری رکھی۔ جن عوامل کی وجہ سے گرانے ہدف سے کم رہ سکتی ہے ان میں معیشت میں اچانک سست روی، حقیقی قابل استعمال آمدنی میں کمزور نمو اور قرضے کی رسد میں سختی شامل ہیں۔ زیر نظر عرصے میں گرانے کو بڑھانے والا خطرہ یہ ہے کہ زائد ہدف گرانے کا عرصہ مستقبل قریب میں، پیش گوئی سے زیادہ دیر تک برقرار رہنے کا امکان ہے، کیونکہ وہ قیمتیں اور معاوضے طے کرنے والوں کی توقعات کو متاثر کرے گا۔</p> <p>☆ اقتصادی سرگرمی بحیثیت مجموعی سست پڑنے کا امکان ہے، تاہم بینک یہ سمجھتا ہے کہ پیداوار کی شرح نمو میں معمولی سی کمی ضروری ہوگی تاکہ گرانے اگلے دو سال کے دوران ہدف کے آس پاس رہ سکے۔ اس ماہ پالیسی ریٹ میں مزید کمی سے یہ تاثر ابھر سکتا ہے کہ بینک گرانے کے ہدف پر توجہ دینے کی بجائے پیداواری نمو کو مستحکم کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔</p>
---	--	---	--

## 5 مالیاتی صورتحال

### 5.1 عمومی جائزہ

اگرچہ جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء کی سرکاری مالیات کے حکومتی اعداد و شمار دستیاب<sup>1</sup> نہیں ہیں تاہم اسٹیٹ بینک کے اندازے کے مطابق مذکورہ مدت میں بجٹ خسارہ مالی سال 2007ء کے مجموعی خسارے (بلحاظ جی ڈی پی) سے کافی زیادہ ہونے کا امکان ہے۔ مزید برآں، مالی سال 2008ء کی تیسری سہ ماہی کی مالیاتی کارکردگی کو سرکاری اعداد و شمار جاری ہونے کے بعد ہی بہتر انداز میں پرکھا جاسکتا ہے۔

مالی سال 2008ء کی پہلی ششماہی میں 1.8 فیصد کی پست نمو کے بعد توقع ہے کہ محاصل کی نمو بڑھے گی کیونکہ (1) مالی سال 2008ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران ٹیکس وصولیوں میں 31.3 فیصد اضافہ ہوا ہے جبکہ اس کے برعکس پہلی ششماہی میں اضافے کی شرح 6 فیصد رہی تھی (2) امریکا کی جانب سے 281.7 بلین ڈالر اور سعودی عرب سے 300 بلین ڈالر کی اعانت میزانیہ گرانٹس نے غیر ٹیکس محاصل کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا۔

جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء کے دوران حکومت کی اندرونی قرض گیری میں خاصا اضافہ ہوا ہے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خسارہ کافی حد تک بڑھ گیا ہے، تاہم مالی سال 2007ء سے بیرونی مالکاری میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ کمرشل بینکوں کے قرضے واپس کیے گئے اور نجکاری سے صرف 1.7 ارب روپے (مالی سال 2008ء میں 75 ارب روپے کی وصولی متوقع تھی) کی وصولی ہوئی ہے جس کے باعث اسٹیٹ بینک سے حکومتی قرض گیری میں تیزی کے ساتھ اضافہ ہو گیا۔ 10 مئی 2008ء تک اسٹیٹ بینک سے حکومت کی اضافی قرض گیری 551 ارب روپے ہو گئی ہے اور اس کے نتیجے میں واجب الادا قومات بڑھ کر 940.6 ارب روپے تک پہنچ چکی ہیں۔ مذکورہ صورتحال کے باعث معیشت پر گرانی کے دباؤ میں مزید اضافہ ہو گیا ہے جبکہ اقتصادی استحکام کو لاحق خطرات بھی بڑھ گئے ہیں۔

مذکورہ خدشات کو مد نظر رکھتے ہوئے حکومت نے اقتصادی استحکام کے لیے ٹیکس بنیاد کو وسیع اور اخراجات میں کمی کرنے کا عندیہ ظاہر کیا ہے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ وہ مالکاری کے ذرائع کو متنوع بنا کر مرکزی بینک سے قرض گیری پر انحصار میں کمی کرے گی۔

### 5.2 اندرونی میزانیہ مالکاری<sup>2,3</sup>

جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء کے دوران اندرونی ذرائع سے میزانیہ مالکاری میں اضافے کا رجحان جاری رہا اور یہ 420.6 ارب روپے کی ریکارڈ سطح پر پہنچ گئی ہے۔ مالکاری کی ساخت بھی مرکزی بینک کے لیے باعث تشویش ہے کیونکہ اسٹیٹ بینک مالی سال 2008ء کی تیسری سہ ماہی

<sup>1</sup> مذکورہ اعداد و شمار مئی 2008ء کے اختتام پر جاری کیے جائیں گے۔

<sup>2</sup> میزانیہ مالکاری کے اعداد و شمار میں بینکاری نظام کی حکومتی اداروں کے اثرات کو مد نظر رکھا جاتا ہے جبکہ قرضوں کے اعداد و شمار میں اس کے اثرات کو شامل نہیں کیا جاتا۔

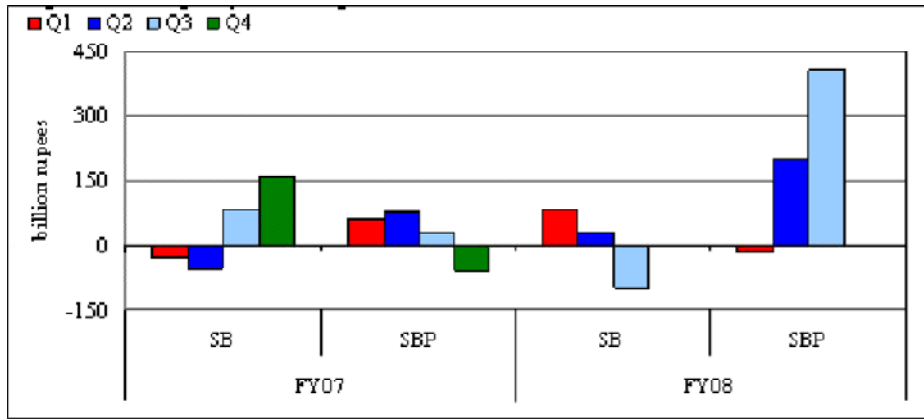
<sup>3</sup> یہ حصہ اسٹیٹ بینک کے اعداد و شمار پر مبنی ہے، جنہیں زرعی جائزے کی بنیاد پر مرتب کیا گیا ہے کیونکہ وزارت خزانہ کے اعداد و شمار مئی 2008ء کے اختتام پر دستیاب ہوں گے۔

میں حکومت کی بڑھتی ہوئی مالیاتی ضروریات پوری کرنے کے لیے مالکاری ہی واحد ذریعہ رہا ہے۔<sup>4</sup> دوسری جانب تیسری سہ ماہی میں حکومت نے کمرشل بینکوں کو ان کے قرضے بھی واپس کیے ہیں۔

### 5.2.1 بینکاری شعبے سے مالکاری

جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء میں اسٹیٹ بینک نے 404.8 ارب روپے میزانیہ مالکاری کے لیے فراہم کیے جبکہ گزشتہ مالی سال کی اسی مدت میں 33.1 ارب روپے دیئے گئے تھے (دیکھئے شکل 5.1)۔ اسٹیٹ بینک سے قرض گیری کا تجزیہ ظاہر کرتا ہے کہ 371.2 ارب روپے نئے ٹریژری بلز کے ذریعے دیئے گئے جبکہ حکومت نے بقایا 33.5 ارب روپے دیگر کھاتوں سے حاصل کیے ہیں۔ کمرشل بینکوں کو حکومتی قرضوں کی واپسی بھی مالکاری ضروریات کے لیے اسٹیٹ بینک پر انحصار میں اضافے کا باعث بنی ہے کیونکہ نئے اور عرصیت مکمل کرنے والے ٹریژری بلز کے محاصل میں ہونے والی کمی کو اسٹیٹ بینک پورا کر رہا ہے۔

شکل 5.1: اسٹیٹ بینک اور جدولی بینکوں سے میزانیہ قرض گیری



کمرشل بینکوں کو قرضوں کی واپسی سے اس بات کی عکاسی ہوتی ہے کہ (1) ان کی امانتوں کی نموست روی کا شکار ہے اور (2) بہتر منافع کے حامل متبادل مواقع دستیاب ہیں۔ اس صورتحال کے نتیجے میں مالی سال 2008ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران 129 ارب روپے مالیت کے حکومتی تمسکات واپس کیے گئے جو مالی سال 2005ء کے بعد سے کسی سہ ماہی کی بلند ترین سطح ہے۔ جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء کے دوران کمرشل بینکوں کی طرف سے 95.5 ارب روپے واپس کیے گئے۔<sup>5</sup> دوسری جانب کمرشل بینکوں کی جانب سے ٹریژری بلز جیسے قلیل مدتی آلات کو واپس کر کے طویل مدتی پاکستان انوسٹمنٹ بانڈز میں سرمایہ کاری کا عمل بھی جاری رہا ہے (دیکھئے شکل 5.2)۔

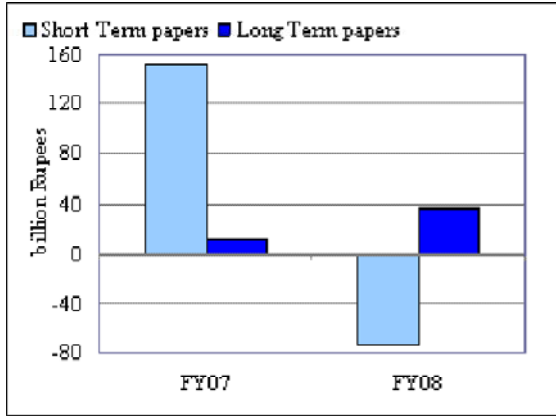
<sup>4</sup> یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ مالیاتی سال کے آغاز پر اسٹیٹ بینک نے حکومت کو مشورہ دیا تھا کہ وہ مرکزی بینک سے لیے گئے 62.5 ارب روپے کے قرضے واپس کر دے۔

<sup>5</sup> اس حساب میں جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء کے دوران کمرشل بینکوں کے پاس 147.9 ارب روپے کی حکومتی امانتوں کے اثرات کو دکھایا گیا ہے۔

### 5.2.1 غیر بینکی شعبے سے مالکاری

جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء کے دوران غیر بینکی شعبے سے 111.3 ارب روپے کی مالکاری حاصل کی گئی جو کہ گزشتہ مالی سال کی اسی مدت میں 73.9 ارب روپے تھی۔ اس مالکاری میں قومی بچت اسکیموں کا بڑا حصہ ہے۔

شکل 5.2 : کرنل بینکوں کی مالکاری (جولائی تا مارچ)



قومی بچت اسکیموں میں بہبود سیونگز سرٹیفکیٹس اور پنشنرز بینیفٹ فنڈ نے اپنے شرح سود کی مخصوص ساخت کے باعث عمدہ کارکردگی کے تسلسل کو برقرار رکھا۔<sup>6</sup> جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء کے دوران مذکورہ بچت آلات سے اعانت میزانیہ کے لیے 47.8 ارب روپے حاصل ہوئے ہیں۔

زیر جائزہ مدت کے دوران بہتر شرح منافع کے حامل قومی بچت اسکیموں کے دیگر آلات پر ملاحظہ

رد عمل دیکھا گیا۔ ڈیفنس سیونگز سرٹیفکیٹس (ڈی ایس سیز) میں سرمایہ کاری کی سطح بے حد پست رہی اور جون 2007ء کے بعد سے 49.6 ارب روپے کی واپسی کے باوجود ان میں محض 0.4 ارب روپے کا اضافہ ہوا ہے۔ جولائی تا مارچ مالی سال 2007ء کے دوران ڈیفنس سیونگز سرٹیفکیٹس میں 25.2 ارب روپے کی خام وصولیاں ہوئی تھیں۔ یہ رقم بلند شرح منافع کے حامل ڈیفنس سیونگز سرٹیفکیٹس کی عرصیت (دس سال) مکمل ہونے پر ادا کی گئی ہیں۔ نئے ڈی ایس سیز کی خریداری کی سطح بے حد پست رہی ہے جبکہ سرمایہ کاری کے مواقع میں اضافے کے باعث اس بات کا امکان بہت کم ہے کہ ادا کی جانے والے بیشتر رقم کو ان سرٹیفکیٹس میں دوبارہ سرمایہ کاری کے لیے استعمال کیا جائے گا۔

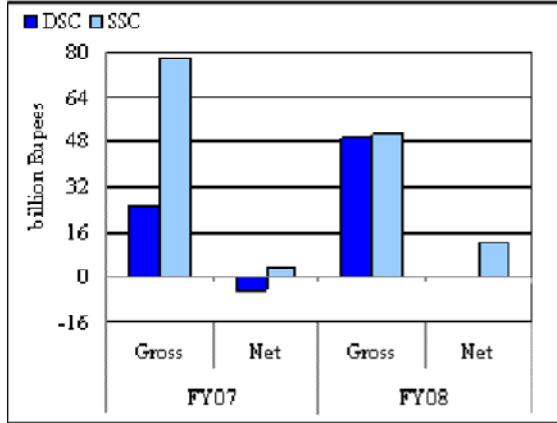
جولائی تا مارچ مالی سال 2007ء کے دوران درمیانی مدت کے خصوصی سیونگز سرٹیفکیٹس (ایس ایس سی) میں 78.1 ارب روپے کی خام وصولی ہوئی تھی جو رواں مالی سال کی اسی مدت میں کم ہو کر 50.8 ارب روپے رہ گئی ہے۔ تاہم جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء کے دوران خصوصی سیونگز سرٹیفکیٹس سے میزانیہ مالکاری کے لیے 12.1 ارب روپے جمع کرنے میں مدد ملی ہے (دیکھئے شکل 5.3)۔

### 5.3 ایف بی آر ٹیکس وصولیاں

فیڈرل بورڈ آف ریونیو نے مالی سال 2008ء میں محاصل کی وصولی کے لیے 1025 ارب روپے کے مقرر کردہ ہدف کو ترک کر دیا ہے تاہم

<sup>6</sup> قومی بچت اسکیموں کے یہ دونوں آلات بلند ترین شرح منافع دیتے ہیں (11.64 فیصد سالانہ)۔

شکل 5.3: ایس ایس سی اور ڈی ایس سی کی وصولیاں (جولائی تا مارچ)



ابھی تک نئے ہدف کا اعلان نہیں کیا گیا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق ٹیکس حکام رواں مالی سال کی باقی ماندہ مدت میں زیادہ سے زیادہ محاصل وصول کرنے کی کوششیں کر رہے ہیں اور امید کی جارہی ہے کہ جون 2008ء کے اختتام تک ایک ہزار ارب روپے جمع ہو جائیں گے۔ رواں مالی سال کے دستیاب اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ ٹیکس وصولیوں میں خاطر خواہ کمی آئی ہے، اس لیے مئی 08ء کے اختتام تک ایک ہزار ارب روپے کی وصولیوں کے ہدف کا حصول دشوار چیلنج ثابت ہوگا۔

جدول 5.1: فیڈرل بورڈ آف ریونیو کا جمع کردہ ٹیکس

ارب روپے		سالانہ ہدف		جمع کردہ خالص ٹیکس		سال ہال تبدیلی		سالانہ فیصد ہدف	
مئی 07ء	مئی 08ء	مئی 07ء	مئی 08ء	مئی 07ء	مئی 08ء	مئی 07ء	مئی 08ء	مئی 07ء	مئی 08ء
264.7	405.0	252.9	284.6	50.9	12.5	95.5	70.3	19.5	78.3
570.3	620.0	403.6	479.0	6.4	18.7	70.8	77.3	11.4	74.6
343.8	375.0	245.8	293.7	7.5	19.5	71.5	78.3	16.3	74.5
69.0	91.0	54.7	70.6	20.7	28.9	79.3	77.5	20.0	74.5
157.5	154.0	103.1	114.8	-2.3	11.4	65.4	74.6	16.3	74.5
835.0	1,025.0	656.5	763.6	20.0	16.3	78.6	74.5	16.3	74.5

ماخذ: وفاقی بورڈ آف ریونیو

رواں مالی سال کے دوران ٹیکس وصولیوں میں خاطر خواہ کمی کا اہم سبب بلا واسطہ ٹیکسوں کی پست کارکردگی ہے (دیکھئے جدول 5.1)۔ یہاں یہ بات ذہن نشین رکھنا ضروری ہے کہ مالی سال 2007ء میں ہدف سے زائد ٹیکسوں کی وصولی میں بلا واسطہ ٹیکسوں نے اہم کردار ادا کیا تھا۔ مالی سال 2007ء میں بلا واسطہ ٹیکس محاصل تاریخی لحاظ سے خاصی بلند سطح پر رہے تھے۔

### 5.3.1 بلا واسطہ ٹیکس وصولیاں

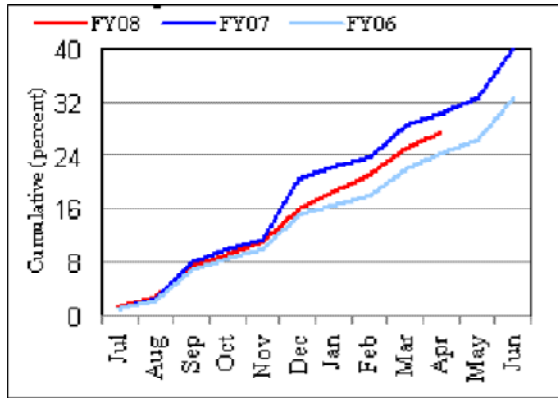
دسمبر 2007ء کے بعد سے بلا واسطہ ٹیکسوں کی وصولیاں مالی سال 2008ء کے مقررہ ہدف سے خاصی کم رہی ہیں (دیکھئے شکل 5.4)۔ جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء میں بلا واسطہ ٹیکس 12.5 فیصد کی سال ہال نمو کے باعث بڑھ کر 284.6 ارب تک پہنچ گئے جبکہ گزشتہ مالی سال کی اسی مدت کے دوران اس میں 50.9 فیصد کی متاثر کن نمو ہوئی تھی۔

جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے بلا واسطہ ٹیکسوں کے تفصیلی جائزے سے ظاہر ہوتا ہے کہ عندا طلب وصولیوں میں 360.8 ارب روپے



کے اضافے کے باوجود خام ٹیکس وصولیوں میں محض 4.3 فیصد اضافہ ہو سکا ہے جو گزشتہ مالی سال کے ابتدائی نو مہینوں میں 48.6 فیصد تک رہا تھا (دیکھئے جدول 5.2)۔

شکل 5.4: سالانہ ہدف میں بلا واسطہ ٹیکسوں کا حصہ



جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء کے دوران رضا کارانہ ادائیگیوں میں 26.2 فیصد کمی ہوئی ہے جبکہ گزشتہ مالی سال کی اسی مدت میں ان میں 96.6 فیصد کا غیر معمولی اضافہ ریکارڈ کیا گیا تھا۔ تاہم یہ بات ذہن نشین رکھنا ضروری ہے کہ مالی سال 2007ء میں رضا کارانہ ادائیگیوں کی بلند شرح کا اہم سبب بینکاری، ٹیلی مواصلات اور تیل و گیس کے شعبوں کے منافع میں اضافہ تھا۔ مالی سال 2008ء میں مذکورہ شعبوں کے منافع کا تسلسل برقرار نہیں رہ سکا۔ جیسے رواں مالی سال کے دوران بینکوں کی مالیت فروخت کے قواعد سے بینکوں کی آمدنی متاثر ہوئی ہے۔<sup>7</sup> اسی طرح جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء کے دوران رضا کارانہ علیحدگی اسکیم (VSS) میں ادائیگیوں کے باعث پی ٹی سی ایل نے 8.3 ارب روپے کا نقصان ظاہر کیا ہے۔<sup>8</sup> رضا کارانہ وصولیوں میں کمی کے برعکس خام انکم ٹیکس وصولیوں کے زمرے میں شامل ود ہولڈنگ ٹیکس نے عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے (دیکھئے شکل 5.5)۔

جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء کے دوران ود ہولڈنگ ٹیکس وصولیوں میں 22.1 فیصد کمی

جدول 5.2: بلا واسطہ جمع کردہ ٹیکس جولائی تا مارچ

ارب روپے	ارب روپے	ارب روپے	ارب روپے	ارب روپے	فیصد تبدیلی
میں 06ء	میں 07ء	میں 08ء	میں 07ء	میں 08ء	میں 08ء
170.8	253.8	264.8	48.6	4.3	خام انکم ٹیکس
9.3	5.5	25.5	-40.8	360.8	عند الطلب وصولی
67.2	132.2	97.6	96.6	-26.2	رضا کارانہ ادائیگیاں
94.2	116.0	141.6	23.2	22.1	ود ہولڈنگ ٹیکسز
0.1	0.1	0.1	50.4	-17.5	دیگر
6.1	9.7	12.1	59.7	25.0	دیگر بلا واسطہ ٹیکسز
176.9	263.5	277.9	49.0	5.5	خام بلا واسطہ ٹیکسز
24.2	25.7	20.2	6.1	-21.2	باز ادائیگی
152.7	237.8	257.6	55.7	8.3	مجموعی بلا واسطہ ٹیکسز

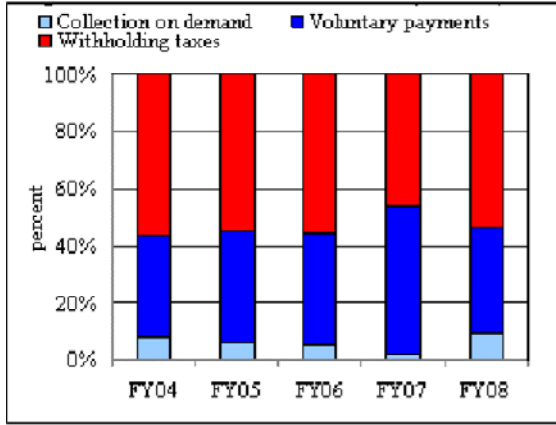
ماخذ: وفاقی بورڈ آف ریونیو

<sup>7</sup> پہلے بینکوں کو اجازت دینی چاہی جڑواں کو مد نظر رکھتے ہوئے قرضوں کے عیوض رکھوائی گئی ضمانت کی جبری مالیت فروخت سے فوائد اٹھانے کی اجازت تھی۔ ضمانت کی مالیت فروخت سے مستفید ہونے کے لیے کم از کم 50 لاکھ روپے اور اس سے زائد کی مالکاری کا ہونا ضروری تھا۔ یہ قانون یکم نومبر 2005ء سے نافذ العمل ہے۔ بعد ازاں 31 دسمبر 2006ء کو مالکاری کی حد بڑھا کر ایک کروڑ روپے کر دی گئی۔ حساب کتاب کی شرط کے باعث تمام غیر ادا شدہ قرضوں پر مالیت فروخت کو 31 دسمبر 2007ء سے ختم کر دیا گیا ہے۔

<sup>8</sup> وی ایس ایس کو منہا کرنے کے بعد اسی مدت میں پی ٹی سی ایل کا قبل از ٹیکس منافع 14.9 ارب روپے بنتا ہے۔

ریکارڈ کی گئی جو گزشتہ سال کی اسی مدت میں 23.2 فیصد تک رہی تھی۔ جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء کے دوران ود ہولڈنگ ٹیکس وصولیوں میں

شکل 5.5: خام اکٹھاگس میں حصہ (جولائی تا مارچ)



درآمدات اور معاہدوں سے محصولات کا نصف حصہ رہا ہے (دیکھئے جدول 5.3) جبکہ ٹیلی فون، بجلی کے بلوں، تنخواہوں اور تمسکات کے محصولات نے بھی ان ٹیکسوں کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ حکومتی تمسکات کے منافع پر ٹیکس میں جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء کے دوران 136 ملین روپے کی کمی آئی ہے، جس سے اس بات کی عکاسی ہوتی ہے کہ میزانیہ مالکاری کے لیے حکومت نے کمرشل بینکوں کے بجائے اسٹیٹ بینک پر انحصار میں اضافہ کر دیا ہے۔ واضح رہے کہ اسٹیٹ بینک کو حکومتی تمسکات کے منافع پر ود ہولڈنگ ٹیکس سے استثنیٰ حاصل ہے۔

جدول 5.3: ود ہولڈنگ جمع کردہ ٹیکس جولائی تا مارچ

ارب روپے	مئی 07ء	مئی 08ء	فیصد نمو
درآمدات	19.1	20.1	5.3
تنخواہیں	11.4	14.5	27.2
منافع منقسمہ	3.5	4.3	23.3
تمسکات	9.9	11.2	13.4
تکنیکی فیس	5.2	4.1	-20.8
معاہدے	36.6	49.8	36.3
برآمدات	8.0	7.9	-1.8
بینکوں سے نکوائی گئی نقد رقم	3.4	4.2	23.8
اسٹاک ایکچینج	2.0	1.8	-6.9
بجلی کے بل	3.8	4.4	16.4
ٹیلی فون	9.3	12.9	39.0
دیگر	4.0	6.5	60.1
خام ود ہولڈنگ ٹیکس	116.0	141.6	22.1

ماخذ: وفاقی بورڈ آف ریونیو

جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء کے دوران موبائل فون صارفین سے ود ہولڈنگ ٹیکس وصولیوں میں 57.8 فیصد اضافہ ہوا ہے اور یہ مالی سال 2007ء کی اسی مدت کے 7.9 ارب روپے سے بڑھ کر 12.5 ارب روپے تک پہنچ گئے ہیں۔ نمو کی بلند سطح اور موبائل فون صارفین سے 97 فیصد ود ہولڈنگ ٹیکس حاصل کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ موبائل فون کی منڈی کے محاصل کو بڑھانے کے خاطر خواہ امکانات موجود ہیں۔ مالی سال 2008ء کے ابتدائی نو مہینوں کے دوران بینکوں سے نقد قومات نکالنے کی مد میں 4.2 ارب روپے کی وصولیاں ہوئیں جو گزشتہ مالی سال کی اسی مدت میں 3.4 ارب روپے تک رہی تھیں۔ حصص کی خرید و فروخت پر صرف 0.01 فیصد کی شرح سے ود ہولڈنگ ٹیکس عائد ہے، اس مد میں اسٹاک ایکس چینجز سے 1.8 ارب روپے جمع کیے گئے۔

جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء کے دوران فیڈرل بورڈ آف ریونیو

کی بازیابی مہم کے نتیجے میں 25.5 ارب روپے کے عندالطلب محصولات جمع کیے گئے جو گزشتہ مالی سال کی اسی مدت میں 5.5 ارب روپے تک رہے تھے۔ یہ مہم رضا راند ادائیگیوں میں کمی کے باعث شروع کی گئی تھی۔ جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء کے دوران بقایا جاتی طلب کی وصولیوں

## پاکستانی معیشت کی کیفیت

میں 5.4 ارب روپے کا اضافہ ہوا جو 125.9 فیصد زیادہ ہے، اسی طرح جاری طلب کی وصولیاں 538.3 ارب روپے اضافے کے ساتھ بڑھ کر 20.1 ارب روپے ہو گئیں۔

### 5.3.2 بالواسطہ ٹیکس وصولیاں

جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران بالواسطہ ٹیکسوں کی وصولیوں میں 18.7 فیصد کی نمو ہوئی جبکہ گزشتہ مالی سال کی اسی مدت میں 6.4 فیصد کی پست نمو ریکارڈ کی گئی تھی۔ یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ بالواسطہ ٹیکسوں کے تمام زمروں نے عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے (دیکھئے جدول 5.1)۔ جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران بالواسطہ ٹیکسوں کی وصولیاں سالانہ ہدف کے 77.3 فیصد کے برابر ہیں جبکہ گزشتہ مالی سال کی اسی مدت میں یہ وصولیاں سالانہ ہدف کا 70.8 فیصد رہی تھیں۔

### سیلز ٹیکس

جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران سیلز ٹیکس کی وصولیوں میں 19.5 فیصد کی نمو ہوئی اور یہ بڑھ کر 293.7 ارب روپے تک پہنچ گئیں جبکہ گزشتہ مالی سال کی اسی مدت میں ان کی شرح نمو 7.5 فیصد رہی تھی۔ سیلز ٹیکس وصولیوں کی نمو میں اضافے کی اہم وجہ درآمدات کے ساتھ ساتھ مقامی ذرائع سے محاصل میں ہونے والا اضافہ ہے (دیکھئے جدول 5.4)۔

جدول 5.4: جمع کردہ سیلز ٹیکس جولائی تا اپریل

سال بیل فیصد تبدیلی	میں 06ء	میں 07ء	میں 08ء	میں 07ء	میں 08ء
سیلز ٹیکس	228.6	245.8	293.7	7.5	17.6
ملکی	93.7	104.6	135.7	11.6	27.5
درآمدی	134.9	141.2	158.0	4.7	10.2

ماخذ: وفاقی بورڈ آف ریونیو

### وفاقی ایکسائز ڈیوٹی

جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران وفاقی ایکسائز ڈیوٹی میں گزشتہ سال کے 20.7 فیصد کے مقابلے میں 28.9 فیصد کی خاطر خواہ نمو ریکارڈ ہوئی ہے۔ جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء کے دستیاب اعداد و شمار کے مطابق وفاقی ایکسائز ڈیوٹی میں سگریٹ 30.6

فیصد، سینٹ 16.9 فیصد، قدرتی گیس 7.4 فیصد، پیٹرولیم مصنوعات 3.6 فیصد، مشروبات 4 فیصد اور خصوصی ایکسائز (ایک فیصد) ڈیوٹی کا 11.3 فیصد حصہ رہا ہے۔ خدمات سے 8.4 ارب روپے (13.6 فیصد) حاصل ہوئے جن میں سے 6 ارب روپے بین الاقوامی سفر کی مد میں ایئر لائنز سے وصول کیے گئے۔

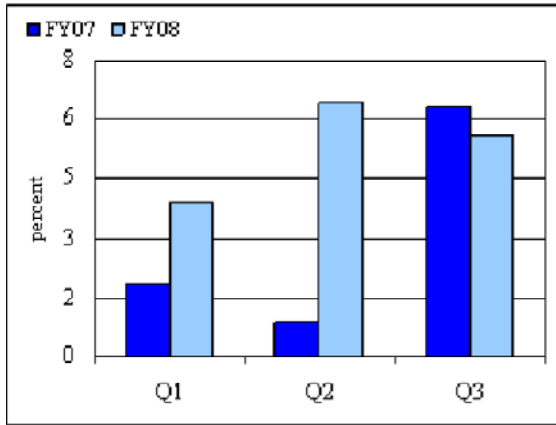
### کسٹمز

جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران کسٹمز ڈیوٹی میں 114.8 ارب روپے کے محاصل جمع کیے گئے جو گزشتہ مالی سال کے 2.3 فیصد کے مقابلے میں 11.4 فیصد زائد ہیں۔

جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء میں گاڑیوں پر عائد کسٹمز ڈیوٹی میں 11.9 فیصد کی واقع ہوئی ہے تاہم اس کے باوجود بھی کسٹمز وصولیوں میں ان کا

حصہ سب سے زیادہ ہے۔ اس مد میں مذکورہ مدت کے دوران 18.4 ارب روپے جبکہ جولائی تا مارچ مالی سال 2007ء میں 20.9 ارب روپے جمع کیے گئے تھے۔ کسٹمز ڈیوٹی کے دیگر اہم ذرائع میں پیٹرولیم مصنوعات سے 14 ارب روپے، خوردنی تیل 12.9 ارب روپے اور برقی مشینری سے 9.2 ارب روپے حاصل ہوئے۔

شکل 5.6: ملکی قرضہ جات کی نمو



#### 5.4 ملکی قرضہ جات

رواں مالی سال کی دوسری سہ ماہی میں 6.4 فیصد اضافے کے بعد تیسری سہ ماہی کے دوران ملکی قرضہ جات کی نمو 5.5 فیصد کی معتدل سطح پر رہی (دیکھئے شکل 5.6)۔ اگرچہ تیسری سہ ماہی میں حکومت نے اسٹیٹ بینک سے خاطر خواہ مالکاری حاصل کی ہے تاہم رواں قرضہ جات کی نمو میں کمی آئی ہے جس کی اہم وجہ کمرشل بینکوں کے خاطر خواہ قرضوں کی واپسی ہے۔ مذکورہ صورتحال کے نتیجے میں مالی سال 2008ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران قرضوں کی نمو اعتدال پر رہی ہے۔

قرضوں کی ساخت میں تبدیلی کا رجحان بھی دیکھا گیا ہے۔ حکومت نے طویل مدتی قرضہ جاتی آلات کے بجائے قلیل مدتی آلات پر توجہ مرکوز کر رکھی ہے۔ قلیل مدت کے لیے قرض گیری سے شرح سود کے متعلق خطرات میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔

جدول 5.5: ملکی قرضہ (جولائی تا مارچ)

قرضہ ارب روپے، نمو اور حصہ فیصد میں

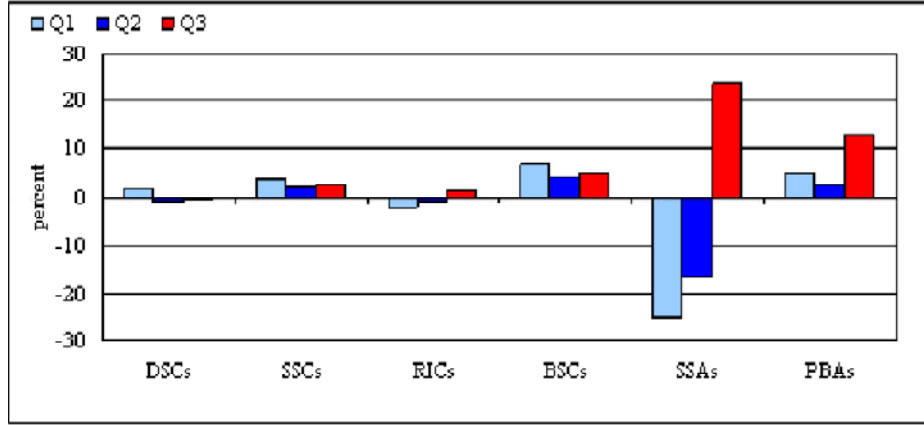
قرضہ		شرح نمو		حصہ	
میں 07ء	میں 08ء	میں 07ء	میں 08ء	میں 07ء	میں 08ء
529	607	5.8	9.8	21.1	20.0
1,087	1,432	15.5	29.2	43.3	47.2
جس میں					
557	584	28.6	-10.9	22.2	19.2
530	847	4.4	87.4	21.1	27.9
897	997	4.4	6.1	35.7	32.8
2,512	3,036	9.2	16.7	100	100

#### 5.4.1 ملکی قرضہ جات کے اجزائے ترکیبی

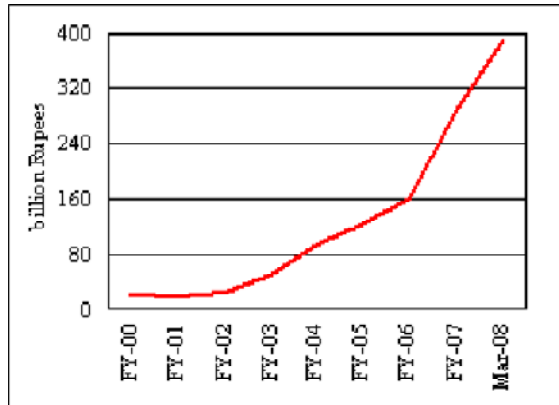
مجموعی ملکی قرضہ جات کے تفصیلی جائزے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان میں ایک سال سے کم مدت کے رواں قرضہ جات کا حصہ سب سے زیادہ ہے۔ جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء کے دوران رواں قرضہ جات میں خاطر خواہ اضافہ ہوا جو ملکی قرضہ جات کے

دیگر اجزائے ہونے والے اضافے سے زیادہ ہے۔ اس لیے مجموعی قرضہ جات میں رواں قرضوں کا حصہ 3.9 فیصدی درجے بڑھ گیا ہے (دیکھئے جدول 5.5)۔

شکل 5.7: قومی بچت اسکیموں کے اہم وثیقہ جات کی سہ ماہی نمو



شکل 5.8: میوچل فنڈز کے خالص مجموعی اثاثے



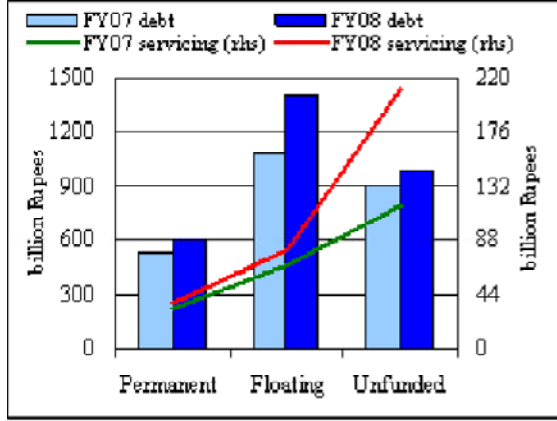
یہاں یہ ذہن نشین رکھنا ضروری ہے کہ مالی سال 2008ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران خسارے کی تسلیک میں تیزی سے اضافے کی اہم وجہ قرض گیری کے لیے حکومت کا کمرشل بینکوں کے بجائے اسٹیٹ بینک پر انحصار کرنا ہے۔ اسٹیٹ بینک کے پاس واجب الادا قرضوں میں جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء کے دوران 87.4 فیصد اضافہ جبکہ کمرشل بینکوں کے واجب الادا قرضوں میں 10.9 فیصد کمی واقع ہوئی ہے۔ توقع ہے کہ رواں مالی سال کے اختتام تک بیرونی مالکاری میں اضافہ ہوگا۔<sup>9</sup>

مستقل اور غیر فنڈ قرضہ جات میں کمی واقع ہوئی

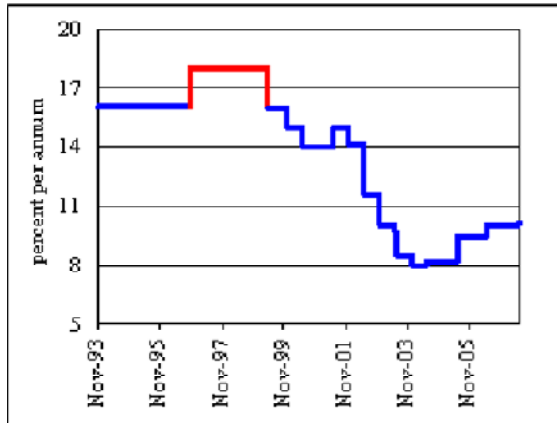
ہے۔ بالخصوص مستقل قرضہ جات کا حصہ جولائی تا مارچ مالی سال 2007ء کے 21.1 فیصد سے کم ہو کر مالی سال 2008ء کی اسی مدت میں 20 فیصد ہو گیا ہے۔ جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء کے دوران غیر فنڈ قرضہ جات میں 2.9 فیصد کمی ہوئی ہے اور مجموعی قرضہ جات میں ان کا حصہ

<sup>9</sup> سعودی عرب اور چین نے حکومت پاکستان کو اعانت میزانیہ کے لیے امداد دی ہے اور توقع ہے کہ امریکا کی جانب سے نقل و حمل میں اعانت کی وصولیوں سے مالی سال 2008ء کے بڑھتے ہوئے مالیاتی خسارے کو کم کرنے میں مدد ملے گی۔ مزید برآں حکومت پاکستان مالی سال 2008ء میں قابل مبادلہ یورو بانڈ جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، جس سے بھی میزانیہ کی صورتحال میں مزید بہتری کا امکان ہے۔

شکل 5.9: جولائی تا مارچ میں اندرونی قرضوں کی ادائیگی



شکل 5.10: ڈی ایس سیز پر شرح منافع



32.8 فیصد رہ گیا ہے۔

قومی بچت اسکیموں کے اہم وثیقہ جات سے حاصل ہونے والے واجب الادا قرضوں کی نمونہ شکل 5.7 میں دکھایا گیا ہے۔ ڈیفنس سیونگز سرٹیفکیٹس کے سوا تمام واجب الادا قرضوں کی نمونہ رہی ہے۔ ڈی ایس سیز 0.5 فیصد اور خصوصی بچت سرٹیفکیٹس میں 2.4 فیصد کی معمولی نمو ریکارڈ کی گئی ہے۔

مذکورہ دونوں آلات سے وصولیوں میں کمی کی یہ وجوہات ہیں (1) سرمایہ کاری کے لیے متنوع ذرائع کی دستیابی کے باعث منڈی کی مزید توسیع۔ ان ذرائع میں میوچل فنڈز بھی شامل ہیں (دیکھئے شکل 5.8) (2) ڈی ایس سیز اور ایس ایس سیز کی ساخت بھی ایک اہم مسئلہ ہے۔ اگر کوئی سرمایہ کار عرصیت کی تکمیل سے قبل ان سرٹیفکیٹس کو نقد کرانا چاہے تو اسے منافع کی ادائیگی نہیں کی جاتی۔

#### قرضوں کی ادائیگی<sup>10</sup>

جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء کی مدت میں ملکی قرضوں کی ادائیگی کی لاگت 52.1 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 328 ارب روپے تک پہنچ گئی۔ قرضوں کے مختلف زمروں کے جائزے سے ظاہر

ہوتا ہے کہ غیر فنڈ قرضوں کی لاگت میں خاصا اضافہ ہوا ہے (دیکھئے شکل 5.9)۔

ڈیفنس سیونگز سرٹیفکیٹس کی مدت میں 172 ارب روپے کے قرضوں کی ادائیگی کی گئی جو مذکورہ مدت میں مجموعی قرضوں کی ادائیگی کے نصف سے بھی زائد ہے۔ اس کے برعکس جولائی تا مارچ مالی سال 2007ء میں ڈی ایس سیز کی رقومات واپس کرنے پر 80.44 ارب روپے خرچ ہوئے تھے۔

<sup>10</sup> اسٹیٹ بینک کے اعداد و شمار۔

قرضوں کی ادائیگی میں حالیہ اضافے کی وجہ نوے کی دہائی میں جاری ہونے والے بلند شرح منافع کے حامل ڈیفنس سیکورسٹریٹیٹس کی عرصیت کا مکمل ہونا ہے۔ نومبر 1996ء اور مئی 1999ء کے دوران ڈی ایس سیز کو 18.04 فیصد کی شرح منافع پر فروخت کیا گیا تھا (دیکھئے شکل 5.10)۔

## 6 بیرونی شعبہ

### 6.1 عمومی جائزہ

جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران پاکستان کے مجموعی بیرونی توازن میں مزید انحطاط آیا ہے جبکہ جاری حسابات کے خسارے میں اضافے کا رجحان جاری رہا اور مالی سرمائے کے فاضل میں مزید کمی ہوئی ہے (دیکھئے جدول 6.1)۔ مذکورہ عوامل کے نتیجے میں 22 مئی مالی سال 2008ء تک پاکستان کے غیر ملکی زرمبادلہ کے ذخائر کم ہو کر 11.5 ارب ڈالر رہ گئے جبکہ ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں 13.4 فیصد کمی واقع ہوئی ہے۔

جاری حسابات کے خسارے میں زیادہ انحطاط نومبر مالی سال 2008ء اور اس کے بعد آیا ہے، جس کی عکاسی ماہانہ اوسط درآمدی بل میں ایک ارب ڈالر کے سال بسال اضافے سے ہوتی ہے (دیکھئے شکل 6.1 اور

جدول 6.2)۔ درآمدی بل کے بڑھنے کی اہم وجوہات میں عالمی منڈی میں تیل اور دیگر اجناس کی قیمتوں کی ریکارڈ بلند سطح، گندم و کپاس کی درآمد اور مال برداری کی لاگت میں ہونے والا اضافہ ہے۔ مذکورہ عوامل نے برآمدات کی نمو اور جاری منتقلیوں میں ہونے والے خاطر خواہ اضافے کے اثرات کو زائل کر دیا۔

مالکاری کے لحاظ سے سرمائے اور مالی کھاتے کے فاضل کی سطح جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران گذشتہ مالی سال کی اسی مدت کے مقابلے میں پست رہی۔ فاضل میں کمی غیر ملکی جزدانی سرمایہ کاری<sup>1</sup> سے

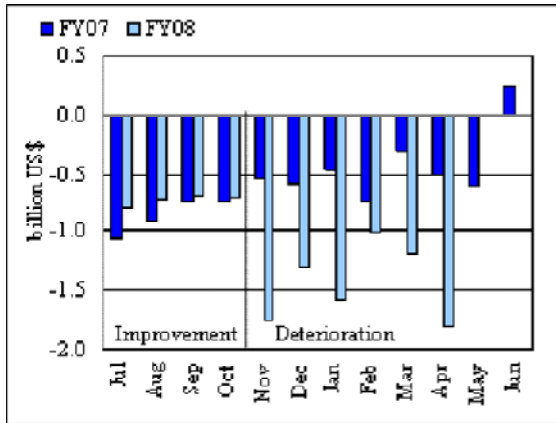
جدول 6.1: بیرونی کھاتے کا خلاصہ (جولائی تا اپریل)

ارب امریکی ڈالر

مئی 06ء	مئی 07ء	مئی 08ء	
-11.6	-6.6	-3.9	الف۔ جاری حسابات کا توازن
-12.7	-8.3	-6.5	(i) تجارتی توازن
1.2	1.7	2.5	(ii) غیر مرئی توازن
6.1	7.5	5.1	ب۔ مالی سرمایہ توازن
3.5	4.2	3.0	(i) بیرونی براہ راست سرمایہ کاری
0.1	1.8	1.0	(ii) بیرونی جزدی سرمایہ کاری
2.5	1.4	1.0	(iii) دیگر سرمایہ کاری
0.3	-0.1	0.2	ج۔ اغلاط اور بھول چوک
-5.2	0.8	1.3	د۔ مجموعی توازن

ماخذ: شعبہ شماریات بینک دولت پاکستان

شکل 6.1: جاری حسابات کا توازن، ماہانہ تقابلی



رقوم کی بیرونی منتقلیوں کو ظاہر کرتی ہے، جس کی وجوہات میں (الف) اسٹاک مارکیٹ سے سرمائے کے اخراج (ب) عالمی امانتی وصولیوں (جی)

<sup>1</sup> جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران غیر ملکی جزدانی سرمایہ کاری کم ہو کر 118 ملین ڈالر رہ گئی جو کہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں 1758 ملین ڈالر تک رہی تھی۔



ڈی آر (اور یورو بانڈز کے اجرا میں تاخیر شامل ہیں۔

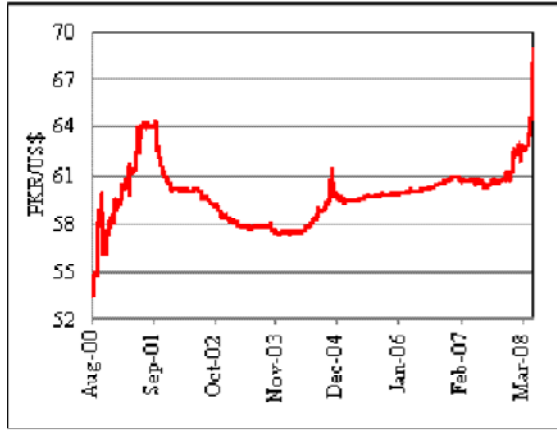
جدول 6.2: جاری حسابات کے توازن کا ماہانہ اوسط اور اس کے اجزا

ارب امریکی ڈالر	مئی 07ء	مئی 08ء	نمبر تا اپریل	نمبر تا اکتوبر
الف۔ تجارتی توازن	-0.92	-0.78	-0.84	-1.56
(i) برآمدات	1.36	1.42	1.55	1.66
(ii) درآمدات	2.28	2.20	2.39	3.23
ب۔ خدمات کا توازن	-0.41	-0.37	-0.53	-0.58
ج۔ آمدنی (خالص)	-0.28	-0.30	-0.30	-0.31
د۔ جاری منتقلیاں	0.74	0.91	0.93	1.01
جاری کھاتے کا توازن (الف+ب+ج+د)	-0.87	-0.53	-0.74	-1.44

خذ: شعبہ شماریات، بینک دولت پاکستان

سرمایہ جاتی و مالی کھاتے کے فاضل کی پست سطح اور جاری حسابات کے خسارے میں توسیع کی عکاسی غیر ملکی زرمبادلہ کے ذخائر پر دباؤ سے بھی ہوتی ہے۔ ملک کے مجموعی غیر ملکی زرمبادلہ کے ذخائر جو کہ جون مالی سال 2007ء کے اختتام پر 15.6 ارب ڈالر تک تھے وہ اختتام اپریل مالی سال 2008ء میں کم ہو کر 12.3 ارب ڈالر رہ گئے۔

شکل 6.2: شرح مبادلہ: تاریخی تناظر



اس صورتحال سے روپے پر دباؤ بڑھ گیا اور جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں 6.4 فیصد کمی آئی ہے جبکہ گزشتہ مالی سال کی اسی مدت میں 0.75 فیصد کمی تخفیف قدر ہوئی تھی (دیکھئے شکل 6.2)۔ بیرونی حسابات کی کمزور کارکردگی اور سٹے بازی کی سرگرمیوں کے نتیجے میں شرح مبادلہ پر دباؤ میں اضافہ ہوا ہے جو اوپن مارکیٹ پر پیہم اور غیر ملکی کرنسی کے کھاتوں میں اضافے سے بھی عیاں ہے۔

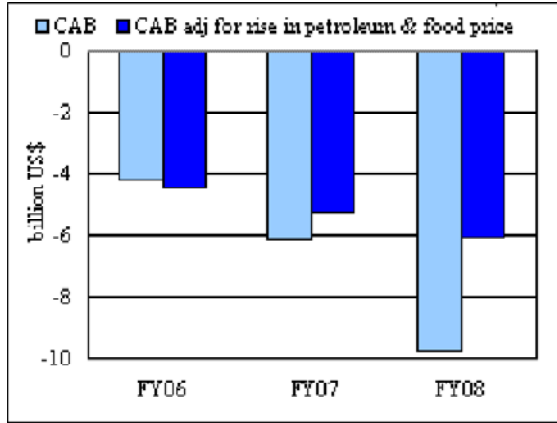
رواں مالی سال کے دوران درآمدات کی نمو میں

اضافہ جاری حسابات پر منفی اثرات مرتب کرنے والے اہم ترین عوامل میں سے ایک ہے۔<sup>2</sup> گزشتہ چند برسوں کے دوران درآمدات کی نمو میں غیر معمولی اضافے کا بڑا سبب کاروباری و تجارتی سرگرمیوں میں آنے والی تیزی تھی جبکہ رواں مالی سال میں درآمدات کی نمو میں قیمتوں کی بلند سطح اور طلب کے عوامل نے بھی نمایاں کردار رہا ہے۔ بالخصوص قیمتوں کی ریکارڈ سطح کا درآمدات کے بل کو بڑھانے میں بڑا حصہ ہے۔ پیٹرولیم اور غذائی اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ مجموعی درآمدی بل میں ہونے والے نصف اضافے کا باعث بنا ہے۔<sup>3</sup> مذکورہ بالا گروپس کی بلند قیمتوں کے تناظر

<sup>2</sup> مالی سال 2007ء کے دوران درآمدات کی نمو میں سست روی کے ساتھ ساتھ برآمدات کی نمو میں کمی سے جاری حسابات کے خسارے کی صورتحال مزید خراب ہو گئی۔

<sup>3</sup> جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران پیٹرولیم گروپ درآمدات کی قیمتوں میں اضافے کا حصہ 70.3 فیصد تک جبکہ غذائی درآمدات کی قیمتوں میں اضافے کا حصہ 86.2 فیصد رہا۔

شکل 6.3: جاری حسابات کا توازن (جولائی تا اپریل)



میں دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ درحقیقت جاری حسابات کے خسارے میں خاصی کمی آئی ہے (دیکھئے شکل 6.3)۔ درآمدات میں نصف سے زائد اضافے میں غذا اور پیٹرولیم کی درآمدات کا حصہ رہا ہے تاہم جاری حسابات کے خسارے کو پست سطح پر لانے کے لیے درآمدات کو کم کرنے کا آپشن زیادہ قابل عمل نہیں ہے بلکہ یہ مقصد حاصل کرنے کے لیے وسط تا طویل مدت کے دوران برآمدات سے آمدنی میں اضافہ کرنا ہوگا۔<sup>4</sup> برآمدات میں اضافے کے لیے اس کے ساختی مسائل کو حل کرنا ضروری ہے۔

تجارتی اشیا پر توجہ مرکوز کرنے کے علاوہ آئی ٹی و سیاحت جیسی خدمات کی برآمدات میں اضافے سے بھی غیر ملکی زرمبادلہ کی آمد کو بڑھانا ممکن ہے۔ مشرقی ایشیائی ممالک و مشرق وسطیٰ میں افرادی قوت کے لیے دستیاب بے پناہ مواقع سے فائدہ اٹھا کر بھی ترسیلات زر میں توسیع کی خاصی گنجائش موجود ہے۔ ہنرمند افرادی قوت سے حاصل ہونے والے پیداواری فوائد کے مستقبل میں براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری، کارکنوں کی ترسیلات زر اور اشیا و خدمات کی برآمدات کو بڑھانے پر مثبت اثرات مرتب ہوں گے۔

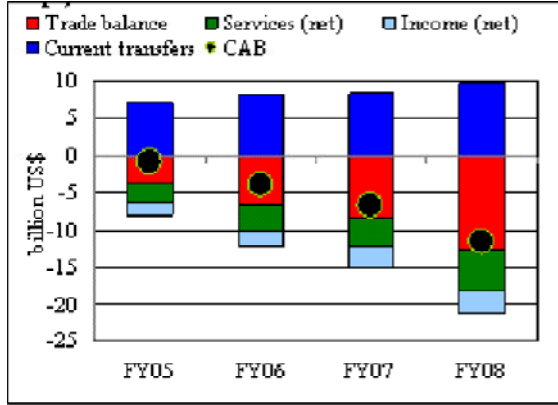
تیل کی قیمتوں میں مسلسل اضافے اور ٹیکسٹائل برآمدات کی خراب کارکردگی کا مطلب یہ ہے کہ رواں مالی سال کے باقی رہ جانے والے مہینوں میں جاری حسابات کے خسارے میں خاطر خواہ کمی کا امکان بہت کم ہے۔ تاہم قیمتوں کی بلند سطح کے باعث طلب میں کمی، ترسیلات زر کی مضبوط نمو اور نقل و حمل میں اعانت سے متوقع آمد سرمایہ کے باعث بڑھتے ہوئے جاری حسابات کے خسارے میں کمی ممکن ہے۔ جبکہ جی ڈی آر ز اور ریاستی بانڈز کے اجرا، کثیر طرفی قرضہ جات کی وصولیوں اور رواں مالی سال میں استخراج سرمایہ سے بھی جاری حسابات کے خسارے کو کم کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔

## 6.2 جاری حسابات کا توازن

جاری حسابات کے خسارے میں جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران 74.8 فیصد کا اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت کے دوران یہ 67.9 فیصد رہا تھا۔ جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران جاری حسابات کا خسارہ بلحاظ جی ڈی پی 7 فیصد تک ہے جو گزشتہ مالی سال کی اسی مدت میں 4.6 فیصد رہا تھا۔

<sup>4</sup> ان مسائل پر اسٹیٹ بینک کی متعدد سہ ماہی اور سالانہ رپورٹوں میں بحث کی جا چکی ہے۔

شکل 6.4: جاری حسابات کے توازن میں بگاڑ کے ماخذ (جولائی تا اپریل)



جاری حسابات میں ابتری کی اہم وجہ تجارت و خدمات کے کھاتوں میں بڑھتا ہوا خسارہ ہے (دیکھئے شکل 6.4)۔ تجارتی خسارے کا اہم سبب درآمدات میں اضافہ جبکہ خدمات میں تجارت سے متعلقہ مال برداری کی لاگت اور نقل و حمل میں اعانت کی وصولیوں کی پست سطح ہے۔ کارکنوں کی ترسیلات زر کی مستحکم نمو اور اعانت میزانیہ کے لیے سعودی عرب سے 300 بلین ڈالر کی امداد سے بڑھتے ہوئے مالیاتی خسارے کو کم کرنے میں مدد ملی ہے۔

#### تجارتی کھاتہ<sup>5</sup>

گذشتہ چھ سالوں سے تجارتی خسارے میں ابتری کا رجحان جاری ہے (مالی سال 2003ء سے)۔ جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران درآمدات میں ہونے والے 29.4 فیصد سال بسال اضافے نے برآمدات کی 15.2 فیصد خاطر خواہ نمو کے اثرات کو زائل کر دیا، جس کے باعث تجارتی خسارہ مزید بڑھ گیا۔

درآمدات کی نمو میں اضافے کا اہم سبب تیل کی ریکارڈ عالمی قیمتیں اور ملکی رسد میں کمی کے باعث گندم و کپاس کی درآمدات کا بڑھنا بھی ہے۔ دوسری جانب برآمدات کے بڑھنے کی بڑی وجہ غیر ٹیکسٹائل برآمدات میں ہونے والی نمایاں اضافہ ہے کیونکہ مالی سال 2008ء کے دوران ٹیکسٹائل کے شعبے نے اب تک خراب کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ ٹیکسٹائل برآمدات میں کمی (بالخصوص مالی سال 2008ء کی پہلی ششماہی میں) کی ایک اہم وجہ ٹیکسٹائل کی اہم عالمی منڈیوں میں سست روی، کپاس کی قیمتوں کی بلند سطح اور بجلی کی لوڈ شیڈنگ ہے۔

#### خدمات (خالص)

جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران خدمات کے کھاتے کا خسارہ 44.2 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 15.6 ارب ڈالر تک پہنچ گیا ہے۔ اس ابتری کی اہم وجہ درآمدات میں نمو کی بلند سطح اور خدمات کی برآمدات میں ہونے والی کمی ہے۔

جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران خدمات کی برآمدات میں 86 فیصد کمی آئی ہے جس کی بنیادی وجہ حکومتی خدمات کی پست سطح ہے (دیکھئے جدول 6.3)۔ حکومتی خدمات کی برآمدات میں کمی کی اہم وجہ نقل و حمل میں اعانت کی وصولیوں کا گھٹنا جبکہ مال برداری خدمات کی خراب کارکردگی کا

<sup>5</sup> یہ حصہ مبادلہ کے اعداد و شمار پر مبنی ہے اور اسٹیٹ بینک نے مرتب کیا ہے۔ ان اعداد و شمار کی وفاقی شماریات بیورو کے مرتب کردہ کسم اعداد و شمار سے مماثلت ضروری نہیں ہے۔

## پاکستانی معیشت کی کیفیت

جدول 6.3: خدمات کی تجارت کی تفصیلات (جولائی تا اپریل)							
	برآمدات				درآمدات		
	مئی 07ء	مئی 08ء	حصہ (فیصد)	نمو (فیصد)	مئی 07ء	مئی 08ء	حصہ (فیصد)
نقل و حمل	2.5	-5.6	29.6	32.0	11.9	14.4	37.8
سفر	31.5	-3.0	7.6	8.5	20.6	-5.2	20.4
حکومتی خدمات	-16.8	-26.5	38.3	32.3	2.7	17.7	3.8
دیگر کاروباری طریقے	19.4	-7.3	12.5	13.3	-10.3	41.1	30.4
دیگر	10.9	1.4	11.9	13.9	-8.8	18.6	7.6
کل	-2.0	-12.8	100.0	100.0	3.5	19.0	100.0
نقل و حمل اعانت کے مطابقت	6.3	2.1	-	-	-	-	-

ماخذ: شعبہ شماریات بینک دولت پاکستان

اہم سبب غیر ملکی ایئر لائنز کی جانب سے سخت مسابقت کے باعث پاکستان ایئر لائنز کو گزرگاہ سے حاصل ہونے والی آمدنی میں کمی ہے۔ سفری برآمدات میں کمی کی اہم وجوہات میں امن و امان کی خراب صورتحال اور اس کے نتیجے میں سیاحوں کی آمد میں ہونے والی کمی شامل ہیں۔

جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران خدمات کی درآمدات کی نمو کو بڑھانے میں درآمد پر مال برداری لاگت کے بڑھنے اور دیگر کاروباری خدمات (جس سے مبادلہ کمپنیوں کے غیر ملکی لین دین میں اضافے کی عکاسی ہوتی ہے) سے سرمائے کی بیرون ملک منتقلی نے اہم کردار ادا کیا ہے۔<sup>6</sup>

### آمدنی (خالص)

آمدنی کھاتے کے خسارے میں جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران 5.4 فیصد کی معمولی کمی ہوئی ہے جبکہ گذشتہ مالی سال کی اسی مدت کے دوران اس میں 38.7 فیصد کا خاصا اضافہ ہوا تھا۔ اس مدت کے دوران خسارے کی توسیع میں خاطر خواہ کمی سرمایہ کاری آمدنی پر نفع و منافع مقسمہ کی ادائیگی میں معمولی اضافے اور سودی ادائیگیوں میں کمی کے باعث ہوئی ہے۔

رواں سال کے دوران غیر ملکی سرمایہ کاری پر نفع و منافع مقسمہ کی ادائیگی میں سست روی کا اہم سبب سال 2007ء کے دوران کارپوریٹ منافع کی پست سطح ہو سکتی ہے۔ بالخصوص مالی اور ٹیلی کمیونیکیشن شعبے میں براہ راست مجموعی غیر ملکی سرمایہ کاری میں مالی اور ٹیلی کمیونیکیشن شعبے کا حصہ نصف سے بھی زائد بنتا ہے اور ان دونوں شعبوں نے جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران گذشتہ مالی سال کی نسبت نفع و منافع مقسمہ کی بہت کم رقم کو بیرون ملک منتقل کیا ہے۔ اس کے برعکس تھریل بجلی اور تیل و گیس کی دریافت کے شعبوں میں نفع و منافع مقسمہ کی ادائیگی میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔

<sup>6</sup> غیر ملکی زرمبادلہ کمپنیوں سے سرمائے کی بیرون ملک منتقلی کے جاری اخراجات کے مجموعی توازن پر زیادہ اثرات مرتب نہیں ہوئے کیونکہ یہ غیر ملکی زرمبادلہ کمپنیوں کے حساب سے مطابقت رکھتی ہیں۔

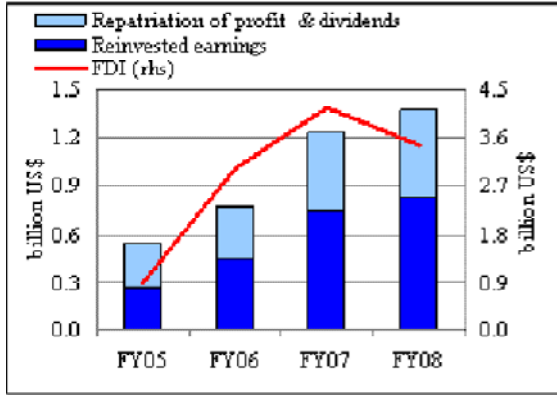
جدول 6.4: جاری حسابات کا توازن  
ملین امریکی ڈالر

جولائی تا اپریل	مئی 06ء	مئی 07ء*	سال بھرتی	مئی 07ء	مئی 08ء
1 تجارتی توازن	-6,458	-8,307	-12,740	-1,849	-4,433
درآمدات	13,484	14,033	16,167	549	2,134
برآمدات	19,942	22,340	28,907	2,398	6,567
2 خدمات	-3,571	-3,867	-5,575	-296	-1,708
نقل و حمل	-1,453	-1,710	-2,139	-257	-429
سفر	-991	-1,176	-1,110	-185	66
مواصلاتی خدمات	72	23	12	-49	-11
تعمیراتی خدمات	-122	17	-13	139	-30
بیمہ خدمات	-94	-91	-92	3	-1
مالی خدمات	-60	-55	-110	5	-55
کمپیوٹر اور معلوماتی خدمات	24	13	10	-11	-3
رہائشی اور لائسنس فیس	-64	-69	-63	-5	6
دیگر تجارتی خدمات	-2,029	-1,726	-2,621	303	-895
ذاتی و ثقافتی و تفریح خدمات	-4	1	2	5	1
حکومتی خدمات	1,150	906	549	-244	-357
اس میں نقل و حمل	923	723	283	-200	-440
3 آمدنی (خالص)	-2,091	-2,900	-3,057	-809	-157
سرمایہ کاری آمدنی	-2,095	-2,905	-3,064	-810	-159
براہ راست سرمایہ کاری	-1,635	-2,372	-2,592	-737	-220
اس میں: منافع اور منافع منقسمہ	-325	-486	-543	-161	-57
خام تیل اور معدنیات کی خریداری	-882	-1,163	-1,226	-281	-63
جزدانی سرمایہ کاری	-123	-179	-157	-56	22
اس میں: منافع اور منافع منقسمہ	-75	-167	-189	-92	-22
طویل مدتی بیرونی قرضے پر آئی ایم ایف کے چارجز اور سود	-430	-478	-502	-48	-24
غجی بیرونی قرضے پر سود	-71	-127	-181	-56	-54
دیگر (خالص)	168	256	375	88	119
4 جاری منتقلیاں	8,172	8,446	9,786	274	1340
غجی منتقلیاں	7,836	8,186	9,301	350	1115
کارکنوں کی ترسیلات	3,626	4,450	5,317	824	867
ایف سی اے مقیم افراد	268	59	351	-209	292
دیگر	4,000	3,720	3,700	-280	-20
اس میں زرمبادلہ کمپنیاں	2,440	2,032	2,040	-408	8
سرکاری منتقلیاں	336	260	485	-76	225
جاری حسابات کا توازن	-3,948	-6,628	-11,586	-2,680	-4,957

\* عبوری

## پاکستانی معیشت کی کیفیت

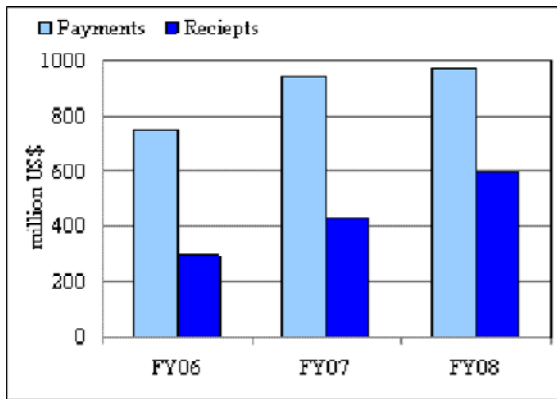
شکل 6.5: جاری حسابات کے خسارے پر بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کا اثر (جولائی تا اپریل)



یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ زیادہ تر شعبوں میں گزشتہ چار برسوں کے دوران نو سرمایہ کاری آمدنی میں اضافہ ہوا ہے (دیکھئے جدول 6.6)، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ غیر ملکی سرمایہ کار پاکستان میں اپنے کاروبار کو یکجا کر رہے ہیں (دیکھئے شکل 6.5)۔<sup>7</sup>

دوسری جانب سودی ادائیگیوں میں کمی کا اہم سبب جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران بیرونی قرضہ جات و واجبات کی سودی آمدنی میں اضافہ اور سودی ادائیگیوں میں ہونے والی معمولی کمی ہے (دیکھئے شکل 6.6)۔

شکل 6.6: سودی ادائیگیاں اور وصولیاں (جولائی تا اپریل)



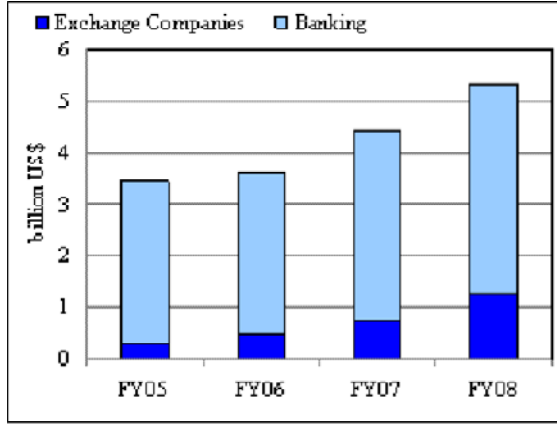
### جاری منتقلیاں

جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران جاری منتقلیوں میں 15.9 فیصد اضافے سے نجی و سرکاری منتقلیوں کے بڑھنے کی عکاسی ہوتی ہے۔ سعودی عرب کی جانب سے 300 ملین ڈالر کی اعانت میزانیہ سرکاری منتقلیوں میں اضافے کو ظاہر کرتی ہے جبکہ ترسیلات زر کی مضبوط نمو اور قائمی غیر ملکی کرنسی کھاتوں (FCRA) سے آمد سرمایہ کی بلند سطح نجی منتقلیوں میں اضافے کو ظاہر کرتے ہیں۔

### کارکنوں کی ترسیلات زر

گزشتہ سال کی طرح کارکنوں کی ترسیلات زر میں جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران 19.5 فیصد کی متاثر کن نمو ہوئی ہے۔ ترسیلات زر کی مجموعی نمو میں مبادلہ کمپنیوں کے ذریعے آنے والی رقوم کا حصہ 60.2 فیصد بنتا ہے۔ اس کے نتیجے میں جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء میں بھیجی جانے والی ترسیلات زر میں غیر ملکی زر مبادلہ کمپنیوں کا حصہ بڑھ کر 23.8 فیصد ہو گیا ہے جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت کے دوران یہ 16.7 فیصد تھا۔<sup>7</sup> جاری حسابات کے توازن میں نو سرمایہ کاری آمدنی کو رقوم کے اخراج جبکہ مالی کھاتے کے توازن میں انہیں رقوم کی آمد کے شعبے میں دکھایا گیا ہے۔ اس لیے مجموعی بیرونی توازن پر اس کے کوئی اثرات مرتب نہیں ہوئے۔

شکل 6.7: کارکنوں کی ترسیلات (جولائی تا اپریل)



فیسدرہا تھا (دیکھئے شکل 6.7)۔<sup>8</sup> ترسیلات زر کی نمو کی بلند سطح کا اہم سبب ملک میں روزمرہ ضروریات زندگی پر آنے والی لاگت میں اضافہ ہو سکتا ہے، کیونکہ بیرون ممالک سے بھیجی گئی رقم کی قوت خرید کم ہو گئی ہے۔

ترسیلات زر کی نمو میں تیل کی دولت سے مالا مال خلیجی ممالک کویت، بحرین، قطر، اومان، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات اور امریکا میں مقیم پاکستانیوں کی جانب سے بھیجی گئی رقم نے اہم کردار ادا کیا ہے (دیکھئے جدول 6.5)۔

جدول 6.5: مختلف ملکوں سے کارکنوں کی ترسیلات

بلین امریکی ڈالر

مطلق تبدیلی	م 08ء	م 07ء	
593	2,704	2,111	خلیجی ممالک
288	1,464	1,176	امریکہ
24	379	355	برطانیہ
13	83	70	کینیڈا
-2	63	65	جرمنی
-48	624	672	دیگر
869	5,317	4,448	کل نقد
0	2	2	ایف ای بی سی اور ایف سی بی سی
869	5,319	4,450	میزان

ماخذ: شعبہ تجارت، بینک دولت پاکستان

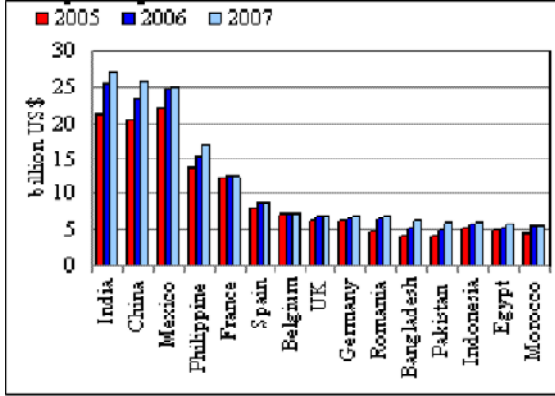
حالیہ برسوں کے دوران پاکستان کی ترسیلات زر میں ہونے والا اضافہ عالمی رجحانات سے مطابقت رکھتا ہے۔ گزشتہ دو سالوں میں ترسیلات زر وصول کرنے والے 15 بڑے ممالک کی بھیجی گئی رقم میں اضافہ ہوا ہے (دیکھئے شکل 6.8)۔ 2006ء میں ترسیلات زر کی بلند شرح نمو کے حامل سرفہرست ممالک میں پاکستان 19.6 فیصد نمو کے ساتھ تیسرے نمبر جبکہ 2007ء میں 19.1 فیصد نمو کے باعث پہلے نمبر پر آ گیا ہے۔ مسلسل بلند شرح نمو کے باعث 2007ء کے دوران ترسیلات زر وصول کرنے والے دنیا کے بڑے ممالک میں پاکستان نے بارہویں پوزیشن حاصل کر لی ہے جبکہ 2005ء میں اس کا 17واں نمبر تھا۔

### اقامتی غیر ملکی کرنسی کھاتے

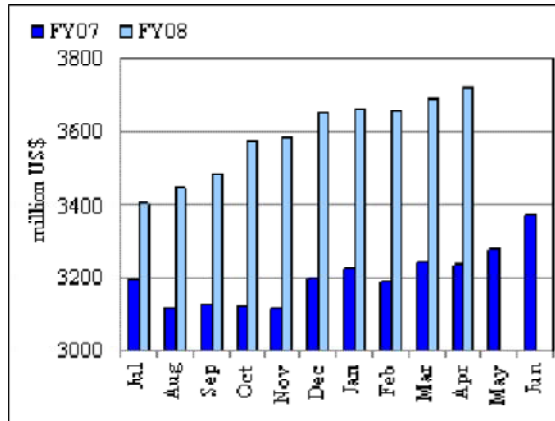
تاریخی طور پر جب بھی پاکستانی روپے کی قدر میں کمی کی توقعات بڑھتی ہیں، اس کے ساتھ ساتھ اقامتی غیر ملکی کرنسی کھاتوں سے آمد سرمایہ میں خاطر خواہ اضافہ ہو جاتا ہے۔ رواں سال بھی شرح مبادلہ میں تخفیف کی توقعات کے باعث جولائی تا اپریل م 08ء میں اقامتی غیر ملکی کرنسی کھاتوں میں 351 ملین ڈالر کی رقم منتقل کی گئی ہیں جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت میں 59 ملین ڈالر سرمائے کا اخراج ہوا تھا (دیکھئے شکل 6.9)۔

<sup>8</sup> مبادلہ کمپنیوں کی جانب سے ترسیلات زر میں اضافہ دیکھنے کے لیے اسٹیٹ بینک کی دوسری سہ ماہی رپورٹ ملاحظہ کریں۔

شکل 6.8: سب سے زیادہ ترسیلات وصول کرنے والے ممالک میں رقم کا بھارا



شکل 6.9: معیم افراد کے غیر ملکی کرنسی کے کھاتے



میں براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری میں 9.6 فیصد کی سال بسال نمو ریکارڈ کی گئی تھی لیکن فروری تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران اس میں خاصی کمی ہوئی ہے۔

#### براه راست غیر ملکی سرمایہ کاری

مالی سال 2005ء تا 2007ء کے دوران براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری میں 100.2 فیصد کی اوسط نمو ہوئی تھی جبکہ اس میں جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء میں 16.7 فیصد کمی آئی ہے۔ اس کمی میں گزشتہ سال غیر ملکی سرمایہ کاری کے لیے مقرر کی جانے والی بلند سطح اور ملک کو لاحق خطرات

#### 6.3 مالی کھاتہ

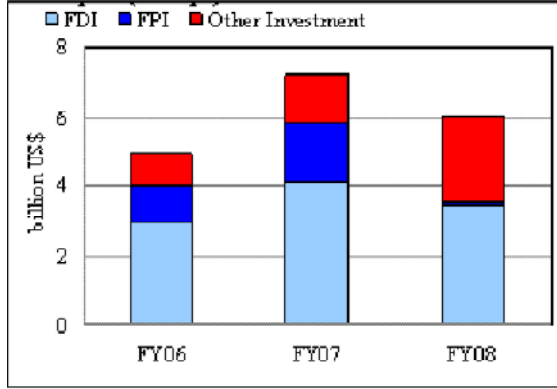
گزشتہ چار سالوں کے دوران ہونے والے خاطر خواہ اضافے کے برعکس جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران مالی کھاتے کے فاضل میں خاصی کمی واقع ہوئی ہے (دیکھئے شکل 6.10)۔ اس کی اہم وجہ ملک میں غیر ملکی جزدانی سرمایہ کاری اور براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری کی پست سطح ہے۔ اس کے برعکس گزشتہ سال اسی مدت کے دوران ملک میں خاصی سرمایہ کاری آئی تھی۔ تاہم جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران دیگر سرمایہ کاری میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ دیگر سرمایہ کاری کی نمونہ 516 ملین ڈالر کے زلزلہ قرضہ جات اور اسلامی ترقیاتی بینک کے 561 ملین ڈالر کے قلیل مدتی قرضوں کی وصولیوں نے اہم کردار ادا کیا ہے۔

#### خالص غیر ملکی سرمایہ کاری

جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء میں خالص غیر ملکی سرمایہ کاری میں 39.2 فیصد کمی ہوئی ہے جبکہ گزشتہ مالی سال کی مذکورہ مدت کے دوران اس میں 47 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ اس کا اہم سبب براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری اور جزدانی سرمایہ کاری میں کمی ہے۔ جولائی تا جنوری مالی سال 2008ء



شکل 6.10: مالی کھاتے کی فاضل رقم کے ذرائع (جولائی تا اپریل)



میں اضافے کا بھی حصہ رہا ہے۔

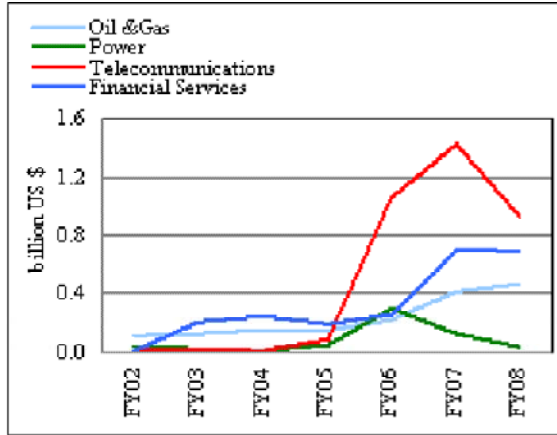
ٹیلی کمیونیکیشن، بجلی، پیٹرولیم ریفائننگ اور مالی کاروبار کے شعبوں کی سرمایہ کاری میں کمی آئی ہے جبکہ سینٹ، تیل و گیس کی دریافت اور تجارت کے شعبوں میں کی جانے والی سرمایہ کاری میں اضافہ ہوا ہے۔ غیر ملکی سرمایہ کاری حاصل کرنے والی کمپنیوں میں پاکستان سینٹ کمپنی لمیٹڈ (چکوال سینٹ)، وارد ٹیلی کام، ٹیلی نار، لاسمو آئل پاکستان لمیٹڈ، سعودی پاک بینک اور میٹروکیش اینڈ کیری شامل ہیں۔

جدول 6.6: شعبہ وار براہ راست بیرونی سرمایہ کاری ملین امریکی ڈالر

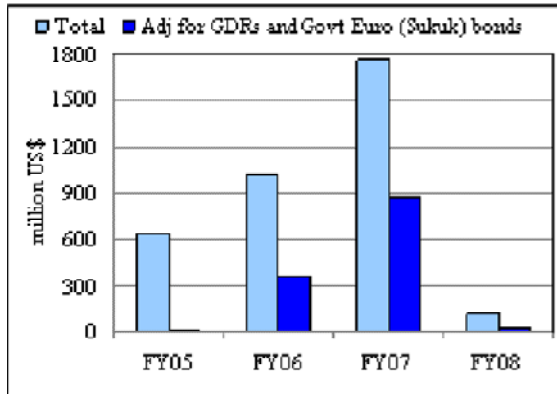
م 08ء			م 07ء			
کل	نوسرمایہ کاری آمدنی	نقد	کل	نوسرمایہ کاری آمدنی	نقد	
66	37	29	31	41	-10	کمیکلز
67	56	11	115	98	17	پیٹرولیم کی صفائی
504	178	326	452	106	346	تیل و گیس کی تلاش
94	35	59	16	18	-2	سینٹ
163	40	123	120	17	103	تجارت
67	53	14	34	31	3	کاریں
51	6	45	136	88	49	بجلی
1,033	73	959	1,360	57	1,303	ٹیلی مواصلات
740	269	471	877	191	687	مالی کاروبار
697	90	607	1,016	103	913	دیگر
3,482	837	2,645	4,158	751	3,407	کل

جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران مجموعی براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری میں کمی کی وجہ نقد سرمایہ کاری میں ہونے والی کمی ہے کیونکہ نوسرمایہ کاری آمدنی میں زیر جائزہ مدت کے دوران 12 فیصد کی خاطر خواہ شرح سے اضافہ ہوا ہے۔ جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران جن شعبوں کی نوسرمایہ کاری آمدنی میں اضافہ ہوا ہے ان میں مالی کاروبار، تیل و گیس کی دریافت، سینٹ اور تجارت شامل ہیں۔ نوسرمایہ کاری آمدنی کی بلند سطح سے ان شعبوں کی نفع یابی میں اضافے اور طویل مدت میں پاکستانی معیشت پر سرمایہ کاروں کے اعتماد کی عکاسی ہوتی ہے۔

شکل 6.11: اہم شعبوں میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری (جولائی تا اپریل)



شکل 6.12: بیرونی جزدانی سرمایہ کاری (جولائی تا اپریل)



یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ گزشتہ چند سالوں کے دوران براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری کا بڑا حصہ مالی کاروبار، تیل و گیس، بجلی اور ٹیلی کمیونیکیشن کے شعبوں تک محدود تک رہا ہے (دیکھئے شکل 6.11)۔ مذکورہ شعبوں میں پیشگی کے ساتھ ساتھ ان میں مزید براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری کے امکانات بھی کم ہو جائیں گے۔ لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ معیشت کے دیگر شعبوں میں سرمایہ کاری کو متوجہ کرنے کے لیے سازگار ماحول پیدا کیا جائے۔ دیگر شعبوں میں براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری میں حائل اہم رکاوٹوں میں ہنرمند افرادی قوت کی کمی، نامناسب بنیادی ڈھانچہ اور امن و امان کی خراب صورتحال شامل ہیں۔

#### جزدانی سرمایہ کاری

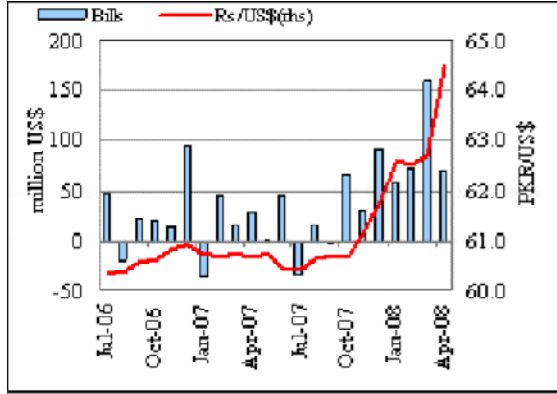
گزشتہ چار سالوں کی طرح جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء کے دوران بھی جزدانی غیر ملکی سرمایہ کاری میں خاطر خواہ کمی آئی ہے۔ اس مد میں سرمائے کی بیرون ملک منتقلی کا باعث بننے والے اہم عوامل میں بدلتا ہوا عالمی مالی ماحول اور ملکی حالات شامل ہیں۔

پانچ سال قبل پاکستان میں جزدانی سرمایہ کاری کی

سطح بے حد پست تھی تاہم گزشتہ تین سالوں کے دوران جزدانی سرمایہ کاری کے غیر ملکی بہاؤ میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ ایک جانب عالمی منڈی میں سیالیت کی باآسانی دستیابی اور ملک کے بہتر سیاسی و اقتصادی حالات کی بدولت سرمائے کی عالمی منڈی سے اچھے نرخوں پر یورو بانڈز اور جی ڈی آرز کے اجرا سے فنڈ جمع کرنے میں مدد ملی ہے۔ جبکہ دوسری جانب اسٹاک مارکیٹ کی عمدہ کارکردگی کے باعث گزشتہ دو سالوں کے دوران حصص میں خاصی غیر ملکی سرمایہ کاری ہوئی ہے (دیکھئے شکل 6.12)۔

تاہم جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران سازگار عالمی اور ملکی حالات کا تسلسل برقرار نہیں رہ سکا۔ سرمائے کی عالمی منڈی پر رہن بحران

شکل 6.13: شرح مبادلہ اور برآمد کنندگان کے واجب الادا میں اضافہ



کے منفی اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ مذکورہ بحران کے باعث ابھرتی ہوئی اسٹاک مارکیٹوں سے سرمایہ نکال لیا گیا اور عالمی منڈی سے فنڈز جمع کرنے کا رسک پریئم بھی بڑھ گیا ہے۔ عالمی سرمایہ منڈیوں کی دگرگوں صورتحال کے ساتھ ساتھ پاکستان میں سیاسی عدم استحکام اور معیشت میں بڑھتے ہوئے عدم توازن کے باعث بھی ملک کی رسک ریٹنگ میں اضافہ ہو گیا ہے۔ اس کی عکاسی اس بات سے ہوتی ہے کہ اسٹینڈرڈ اینڈ پورز نے طویل مدتی غیر ملکی و مقامی کرنسی کی خود مختار کریڈٹ ریٹنگ میں پاکستان کے امکانات کی ریٹنگ مستحکم کی سطح سے کم کر کے منفی کر دی ہے۔<sup>9</sup>

اس پس منظر میں جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران اس زمرے کی سست روی اضافہ حیران کن نہیں ہے۔ اس کی اہم وجہ عالمی امانتی وصولیوں (جی ڈی آر) اور یورو بانڈز کے اجرا میں تاخیر اور اسٹاک مارکیٹ سے سرمائے کا اخراج ہے۔

#### واجب الادا برآمدی بلز

واجب الادا برآمدی بلز میں جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران 428 ملین ڈالر کا اضافہ ہوا ہے جو گزشتہ مالی سال کی اسی مدت کے 210 ملین ڈالر کے مقابلے میں دگنا ہے۔ گزشتہ دو سالوں کے رجحانات کے مطابق اس مدت میں ہونے والے تمام اضافے کی وجہ برآمد کنندگان کے ذمے برآمدی بلز ہیں جبکہ اس مدت کے دوران کمرشل بینکوں کے واجب الادا بلز میں کمی آئی ہے۔

بالخصوص، دسمبر تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران برآمد کنندگان کے واجب الادا برآمدی بلز میں خاصا اضافہ ہوا اور اس کے ساتھ ساتھ شرح مبادلہ میں بھی تیزی سے تخفیف قدر ہوئی ہے (دیکھئے شکل 6.13)۔ اس صورتحال سے ان خیالات کو تقویت ملتی ہے کہ برآمد کنندگان شرح مبادلہ میں تخفیف قدر کے امکانات کے پیش نظر واجب الادا برآمدی بلز کی فوری ادائیگی سے گریز کرتے ہیں۔

#### کرنسی اور امانتیں

جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران کمرشل بینکوں کے ایف ای۔25 نوٹرو میں 915 ملین ڈالر کی کمی واقع ہوئی ہے جبکہ گزشتہ مالی سال کی اسی مدت کے دوران اس میں 9 ملین ڈالر کی معمولی کمی ریکارڈ کی گئی تھی۔ ایف ای۔25 امانتوں پر قرضوں کا اجرا بھی ایف ای۔25 نوٹرو<sup>9</sup> تفصیلات کے لیے اسٹیٹ بینک کی دوسری سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 2008ء دیکھئے۔

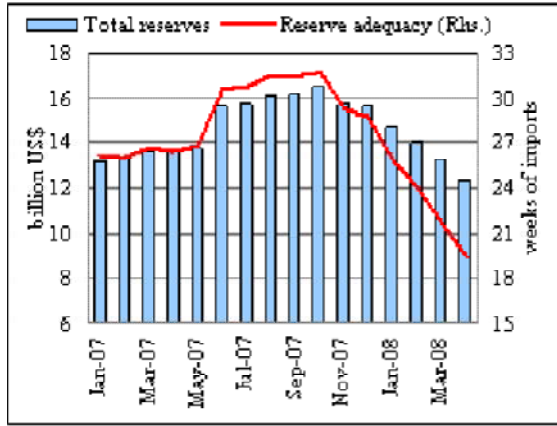
میں ہونے والی کمی کی ایک اہم وجہ ہو سکتی ہے۔

#### طویل مدتی سرکاری قرضہ جات

جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران طویل مدتی سرکاری قرضوں میں گزشتہ مالی سال کی اسی مدت کی نسبت خاصا اضافہ ہوا ہے۔ اس اضافے سے جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران 516 ملین ڈالر کے زلزلہ قرضہ جات میں اضافے کی عکاسی ہوتی ہے جبکہ

جدول 6.7: مالی کھاتہ ملین امریکی ڈالر					
سال بسال تبدیلی		جولائی تا اپریل			
میں 08ء	میں 07ء	*میں 08ء	*میں 07ء	میں 06ء	مالی کھاتہ (خالص)
-1,207	2,306	6,037	7,244	4,938	براہ راست سرمایہ کاری بیرون ملک
45	-1	-35	-80	-79	براہ راست سرمایہ کاری پاکستان
-699	1,143	3,482	4,181	3,038	ایکویٹی سرمایہ
-785	839	2,645	3,430	2,591	نوسرمایہ کاری آمدنی
90	300	837	747	447	جزدانی سرمایہ کاری
-1,640	731	118	1,758	1,027	ایکویٹی تسکات
-1,482	1,207	97	1,579	372	قرضہ تسکات
-158	-476	21	179	655	خلاص بیرونی سرمایہ کاری
-2,294	1,873	3,565	5,859	3,986	دیگر سرمایہ کاری
1,085	435	2,472	1,387	952	اثاثے
689	-251	607	-82	169	1۔ واجب الادا برآمدی بلز (برآمد کنندگان)
-292	6	-527	-235	-241	2۔ واجب الادا برآمدی بلز (ذاتی اہمیز)
74	54	99	25	-29	3۔ کرنسی اور ڈپازٹس
908	-311	1,035	127	438	جس میں: بینک
906	-394	915	9	403	واجبات
341	722	1,725	1,384	662	1۔ غیر ملکی طویل مدتی حکومتی قرضے (خالص)
180	74	784	604	530	منصوبہ جاتی قرضے
185	179	913	728	549	غیر منصوبہ جاتی قرضے
84	-146	776	692	838	قسط وار واپسی
89	-41	905	816	857	2۔ نجی قرضے
-194	231	271	465	234	جس میں: فراہم کنندگان کے قرضے
-267	294	529	796	502	فراہم کنندگان کے قرضوں کی واپسی
-73	63	258	331	268	3۔ قلیل مدتی سرمایہ کاری
619	137	561	-58	-195	جس میں: آئی ڈی بی (خالص)
503	137	561	58	-79	4۔ کرنسی اور ڈپازٹس
67	52	415	348	296	دیگر واجبات
-276	192	-166	110	-82	

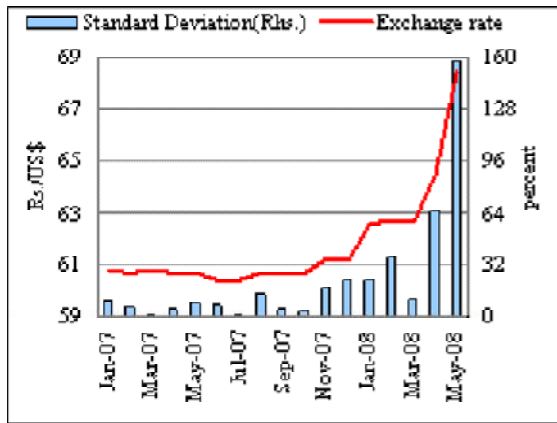
شکل 6.14: زرمبادلہ کے ذخائر



گزشتہ مالی سال کی مذکورہ مدت میں یہ 235 ملین ڈالر رہے تھے۔

**قلیل مدتی سرکاری قرضہ جات**  
حکومت نے 561 ملین ڈالر کے قلیل مدتی سرکاری قرضہ جات حاصل کیے جبکہ گزشتہ سال 58 ملین ڈالر بیرون ملک بھیجے گئے تھے۔ قلیل مدتی قرضوں میں مذکورہ اضافہ اسلامی ترقیاتی بینک کی جانب سے 602 ملین ڈالر کا قرضہ ملنے کے باعث ہوا ہے۔ یہ رقم ایک سال سے کم مدت کے لیے پاکستان کو دی گئی ہے۔ یہ قرضہ نہ صرف مہنگا ہے بلکہ آئندہ مالی سال میں اس کی ادائیگی بھی کرنی ہوگی۔

شکل 6.15: شرح مبادلہ اور اس کی تغیر پذیری



#### 6.4 زرمبادلہ کے ذخائر<sup>10</sup>

ملک کے بیرونی کھاتوں میں ابتری کے زرمبادلہ کے ذخائر پر منفی اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ اکتوبر کے بعد سے پاکستان کے غیر ملکی زرمبادلہ کے ذخائر میں تیزی سے کمی ہوئی ہے جو جاری حسابات کے خسارے میں اضافے کو ظاہر کرتی ہے۔ وسط مئی مالی سال 2008ء تک ملک میں زرمبادلہ کے ذخائر 11.6 ارب ڈالر رہ گئے ہیں جبکہ اکتوبر میں یہ 16.4 ارب ڈالر کی بلند سطح پر تھے۔

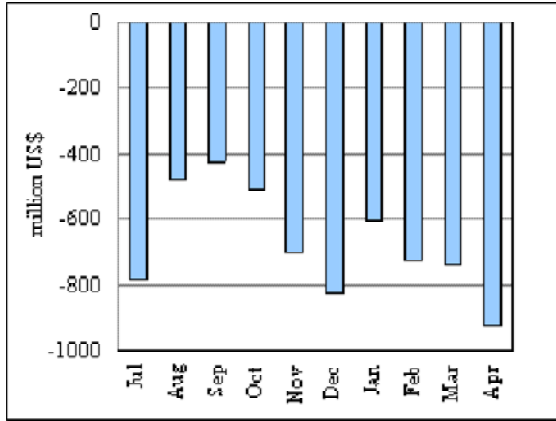
اس طرح مذکورہ مدت کے دوران زرمبادلہ کے ذخائر میں 4.8 ارب ڈالر کی کمی ہوئی ہے۔

درآمداتی ہفتوں کے لحاظ سے غیر ملکی زرمبادلہ میں کمی نے ملکی ذخائر کی موزونیت کو ختم کر دیا ہے۔ درآمدات کی ضروریات پوری کرنے کا تناسب جو کہ جون مالی سال 2007ء میں 30.6 ہفتے تھا، اب کم ہو کر 18.1 ہفتے رہ گیا ہے (دیکھئے شکل 6.14)۔

<sup>10</sup> مئی کے اعداد و شمار 21 مئی 2008ء تک کے دیئے گئے ہیں۔

## پاکستانی معیشت کی کیفیت

شکل 6.16: مئی 2008ء کے دوران اسٹیٹ بینک کی طرف سے تیل کے لیے اعانت



غیر ملکی زرمبادلہ کے ذخائر میں ہونے والی تمام کی کا سبب اسٹیٹ بینک کے ذخائر میں مسلسل تخفیف ہے جبکہ جولائی تا وسط مئی مالی سال 2008ء کے دوران کمرشل بینکوں کے ذخائر 2.3 ارب ڈالر کی مستحکم سطح پر رہے ہیں۔

توقع ہے کہ آئندہ مہینوں میں بیرونی سرمائے کی آمد سے اسٹیٹ بینک کے ذخائر پر دباؤ میں کمی آئے گی۔ سعودی عرب نے پاکستان کو 300 ملین ڈالر فراہم کیے ہیں جبکہ اے ڈی بی نے بھی اعانت میزانیہ کے لیے 650 ملین ڈالر دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ، ملائیشیا کے مے بینک کی جانب سے ایم سی بی کے 15 فیصد حصے کو تحویل میں لینے سے امید ہے کہ خاطر خواہ سرمایہ ملک میں آئے گا۔

### 6.5 شرح مبادلہ

چار سال سے بھی زائد عرصے تک مستحکم سطح پر رہنے کے بعد پاکستانی روپے کی قدر میں جولائی تا 21 مئی مالی سال 2008ء کے دوران ڈالر کے مقابلے میں 13.4 فیصد کمی آئی ہے۔

روپے کی قدر میں زیادہ تر کمی نومبر 2007ء کے بعد ہوئی ہے جس کی اہم وجوہات میں سیاسی عدم استحکام، تجارتی مشکلات اور سٹے بازی کے باعث سرمائے کی محفوظ مقامات پر منتقلی شامل ہیں۔ دسمبر تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران روپے کی قدر میں تیزی سے کمی کے علاوہ روپے اور ڈالر کی شرح مبادلہ بھی تغیر پذیر رہی ہے (دیکھئے شکل 6.15)۔ اگرچہ اسٹیٹ بینک نے تیل کی خریداری میں اعانت اور اضافی تغیر پذیر (دیکھئے شکل 6.16) کی نگرانی کے لیے ڈالر کی سیالیت کی فراہمی کو جاری رکھا ہے تاہم غیر یقینی سیاسی صورتحال اور سٹے بازی کی سرگرمیوں میں اضافے کے باعث شرح مبادلہ میں کمزوری کا رجحان جاری رہا جبکہ اس میں خاطر خواہ اتار چڑھاؤ بھی دیکھا گیا ہے۔

روپے کی قدر میں کمی کے ساتھ منڈی میں تغیر پذیر کی بلند سطح کے باعث اسٹیٹ بینک کو غیر ملکی زرمبادلہ کے لین دین کے متعلق بینکوں اور مبادلہ کمپنیوں کو ہدایات جاری کرنے سمیت متعدد سخت اقدامات کرنے پڑے (دیکھئے باکس 6.1) جبکہ اس کے ساتھ ساتھ بعض عبوری اقدامات بھی کیے گئے ہیں۔ جن میں ڈسکاؤنٹ ریٹ میں 150 بیسس پوائنٹس کا اضافہ اور درآمدی ایل سی پر 35 فیصد مارجن کی شرط کا نفاذ شامل ہیں۔ ان اقدامات کے منڈی پر اثرات مرتب ہوئے اور 22 مئی کو عبوری زری اقدامات کے اعلان کے بعد روپے نے اپنی کھوئی ہوئی قدر کے کچھ حصے کو دوبارہ حاصل کر لیا۔ توقع ہے کہ آئندہ مہینوں کے دوران مذکورہ اقدامات اور بیرونی سرمائے کی آمد سے روپے کی قدر میں مزید بہتری آئے گی۔

### باس 6.1: شرح مبادلہ کے استحکام کے لیے اسٹیٹ بینک کے اقدامات

حال ہی میں اسٹیٹ بینک نے مبادلہ کمپنیوں اور مجاز ڈیلرز کی زرمبادلہ سے متعلق کارروائیوں کے حوالے سے اپنی رہنمادایات میں کچھ ترامیم کی ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

☆ مبادلہ کمپنیوں کے لیے اب ضروری ہے کہ وہ ملکی ترسیلات زر میں سے 15 فیصد غیر ملکی کرنسی بینکاری نظام کے حوالے کر دیں جبکہ اس سے قبل اس کی شرح 10 فیصد مقرر تھی۔

☆ پیٹنگی ادائیگیوں کی حدود جن میں گزشتہ برس نرمی کی گئی تھی اب انہیں دوبارہ سخت کر دیا گیا ہے۔ گزشتہ سال مراسلہ اعتبار (Letter of Credit) اور مصدقہ رجسٹرڈ معاہدوں پر درآمد کنندگان کو بینکوں کے ذریعے 100 فیصد تک ادائیگی کی اجازت دی گئی۔ اب پیٹنگی درآمدی ادائیگیاں صرف مراسلہ اعتبار پر دی جائیں گی اور اس کی حد 50 فیصد مقرر کی گئی ہے۔ معاہدوں پر پیٹنگی ادائیگیاں ختم کر دی گئی ہیں۔

☆ مبادلہ کمپنیوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ غیر ملکی کرنسی کو بیرون ممالک رکھے جانے والے نوٹس و کھاتوں کو پاکستان کے کمرشل بینکوں میں منتقل کریں۔ اس کے لیے مبادلہ کمپنیوں کو 31 مئی 2008ء تک بیرون ممالک میں اپنے تمام نوٹس و کھاتوں کو بند کرنا ہوگا۔

☆ مبادلہ کمپنیوں کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے کہ وہ ملکی ترسیلات زر پر توجہ مرکوز رکھیں، کسی مبینہ میں ان کمپنیوں کی طرف سے باہر بھیجی جانے والی رقم ان کی پچھلے مبینہ کی ملکی ترسیلات زر کا صرف 75 فیصد ہو سکتی ہیں۔

☆ پاکستان میں غیر ملکی کرنسیوں کی طلب کو پورا کرنے کے لیے یکسو کمپنیوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ فاضل غیر ملکی کرنسی اسٹیٹ بینک کے حوالے کر دیں۔ قبل ازیں مبادلہ کمپنیاں ڈالر کے سوا زیادہ تر دیگر غیر ملکی کرنسی کو براہِ مدد کرتی تھیں۔ اب مبادلہ کمپنیوں کو ڈالر کے علاوہ پونڈ اسٹرلنگ، یورو اور متحدہ عرب امارات کے درہم کو بھی براہِ مدد کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

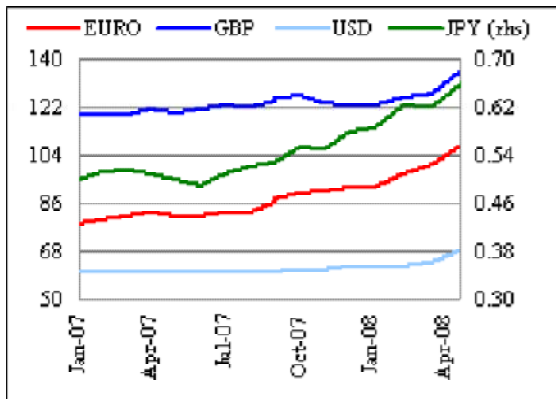
☆ درآمد و برآمد کنندگان کے لیے پیش بندی طریقہ کار میں کچھ اصلاحات متعارف کرائی گئی ہیں، جن کا مقصد اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ حقیقی پیش بندی کے سوا کوئی بھی اس سہولت سے غلط فائدہ نہ اٹھائے۔

☆ اسٹیٹ بینک نے بینکوں اور مبادلہ کمپنیوں کے اچانک معائنوں میں اضافہ کر دیا ہے تاکہ غیر ملکی زرمبادلہ سے متعلق تمام قوانین پر موثر عملدرآمد کرایا جاسکے۔

حوالہ جات:

ایف ای سرکل نمبر 12 اور 3 تاریخ 29 اپریل 2008ء، ایف ای سرکل نمبر 4 اور 5 تاریخ 9 مئی 2008ء۔

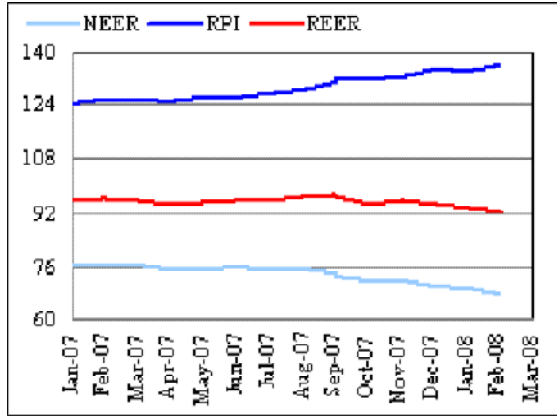
### شکل 6.17: دیگر کرنسیوں کے مقابلے میں روپے کی شرح مبادلہ



ڈالر کے علاوہ دیگر اہم کرنسیوں کے مقابلے میں بھی روپے کی قدر میں تخفیف ہوئی ہے۔ روپے کی قدر میں سب سے زیادہ کمی یورو اور جاپانی ین کے مقابلے میں آئی ہے۔ اس کی اہم وجہ مذکورہ کرنسیوں کے مقابلے میں ڈالر کی قدر کا کم ہونا ہے (دیکھئے شکل 6.17)۔

جولائی تا وسط مئی مالی سال 2008ء کے دوران جاپانی ین کے مقابلے میں 25.4 فیصد، یورو 24 فیصد اور پونڈ اسٹرلنگ کے مقابلے میں روپے کی قدر میں 10.4 فیصد تخفیف ہوئی ہے۔ یورو کے

شکل 6.18: موثر شرح مبادلہ کے اشاریے



بالمقابل پاکستانی روپے کی مسلسل تخفیف قدر کے نتیجے میں روپے اور یورو کی شرح مبادلہ 100 روپے سے تجاوز کر گئی اور وسط مئی 2008ء تک 108 روپے تک پہنچ گئی۔

#### حقیقی موثر شرح مبادلہ

گرائی کے دباؤ میں مسلسل اضافے کی عکاسی اشاریہ نسبتی قیمت میں 8 فیصد اضافے سے ہوتی ہے۔ تاہم اس کے باوجود اشاریہ حقیقی موثر شرح مبادلہ میں جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء کے دوران 3.2 فیصد کی تخفیف قدر ہوئی ہے (دیکھئے شکل 6.18)۔<sup>11</sup> حقیقی موثر شرح مبادلہ پر گرائی کے دباؤ کے اثرات اہم کرنسیوں کے مقابلے میں روپے کی مسلسل کمزوری کے باعث زائل ہو گئے، کیونکہ اس مدت کے دوران روپے کی قدر میں 10.3 فیصد کمی ہوئی ہے۔

#### 6.6 تجارتی کھانہ

جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران پاکستان کا تجارتی خسارہ 16.8 ارب ڈالر کی ریکارڈ سطح تک پہنچ گیا جو تجارتی خسارے کے سالانہ ہدف سے 37.8 فیصد زیادہ ہے (دیکھئے شکل 6.19)۔

(اس خسارے کی وجہ درآمدات میں بہت اضافہ اور اس کے ساتھ برآمدات کی نمو کا ہدف سے کم رہنا تھا۔ جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران برآمدات کی 10.2 فیصد سال بسال نمو پچھلے سال سے بہتر تھی تاہم یہ اس عرصے کے لیے 12.4 فیصد کے ہدف سے خاصی کم رہی۔<sup>12</sup>)

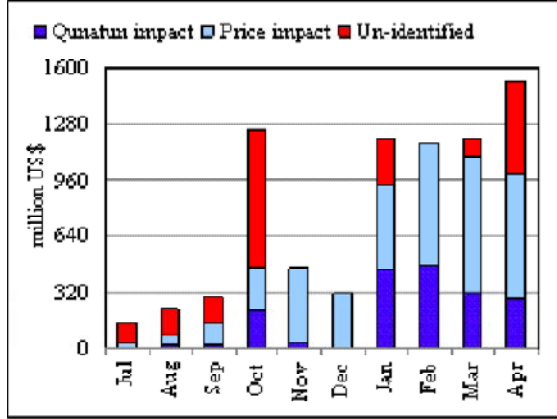
جولائی تا اپریل مئی 08ء کے دوران درآمدات میں اضافے کا سبب طلبی دباؤ کا بڑھنا اور اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں میں اضافہ تھا۔ جنوری تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران طلبی دباؤ خاص طور پر نمایاں نظر آیا اور درآمدات میں لگ بھگ 70 فیصد اضافہ اسی مدت میں ہوا (دیکھئے شکل

<sup>11</sup> حقیقی موثر شرح مبادلہ کے لیے تازہ ترین اعداد و شمار اختتام مارچ 2008ء تک کے ہیں۔

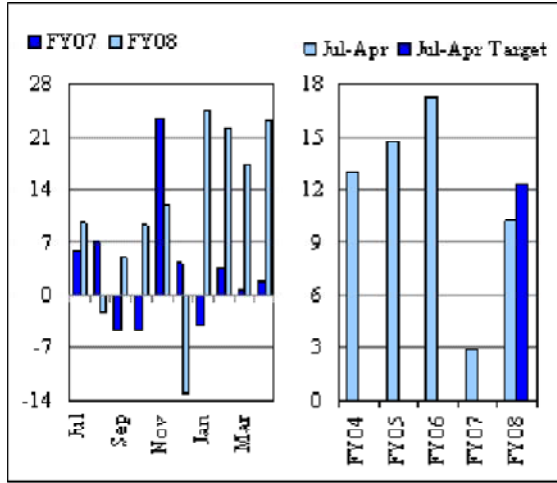
<sup>12</sup> تجارتی پالیسی میں مالی سال 2008ء کے لیے برآمدات کی نمو کا سالانہ ہدف 13.1 فیصد مقرر کیا گیا ہے۔



شکل 6.20: درآمدات میں اضافے کے ذرائع



شکل 6.21: برآمدات کی نمو



توقع ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال کے بقیہ مہینوں میں ملک کا تجارتی خسارہ مزید بڑھ سکتا ہے۔

6.20)۔ جولائی تا اپریل م س 08ء کے دوران مجموعی طور پر غذائی اشیاء اور تیل کے سوا درآمدات میں 18.8 فیصد سال بسال کا اضافہ ہوا۔<sup>13</sup> دوسری سہ ماہی کی نسبت اجناس کی عالمی قیمتوں<sup>14</sup> میں اضافے نے بھی بلند طلب کے اثرات کو بڑھایا۔

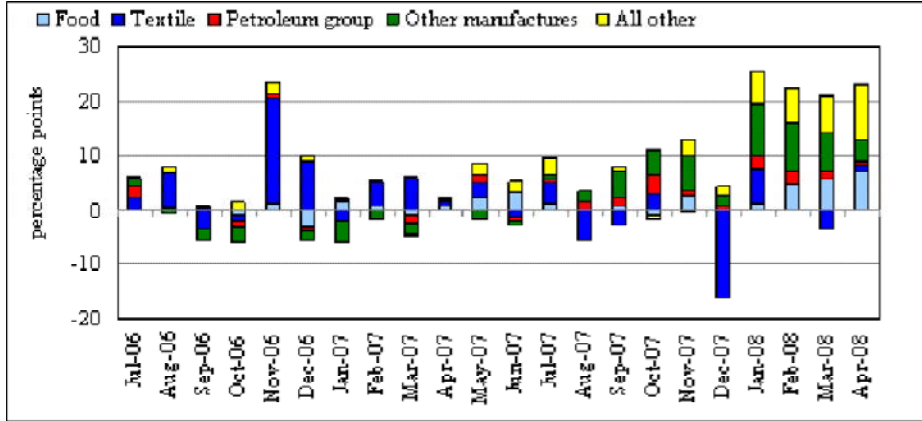
برآمدات کی نمو میں غیر ٹیکسٹائل شعبوں کا حصہ زیادہ ہے جبکہ ٹیکسٹائل برآمدات کی نمو میں کمی ہوئی ہے۔ دیگر اشیاء سازی کے شعبے میں برآمدات کی کارکردگی حوصلہ افزا ہے خصوصاً اس اعتبار سے کہ توانائی اور ہنرمند افرادی قوت کی قلت اور سیاسی باجیل کی وجہ سے مسلسل رکاوٹیں پیدا ہوتی رہیں۔ ٹیکسٹائل کے شعبے نے خراب کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ اس کی وجہ اس شعبے میں مسابقتی دباؤ کا بڑھنا اور یورپی یونین اور امریکہ جیسی اہم منڈیوں میں ٹیکسٹائل کی درآمدات میں سست رفتاری تھی (خاص طور پر پہلی ششماہی میں)۔

امید ہے کہ آئندہ مدت میں درآمدات اور برآمدات دونوں میں سیزن کی وجہ سے اضافہ ہونے کا امکان ہے۔ تاہم درآمدات میں اجناس خصوصاً تیل کے عالمی نرخوں میں مسلسل اضافے اور بڑھتے ہوئے طلبی دباؤ کی بنا پر زیادہ اضافے کی

<sup>13</sup> قیمتوں کے اثرات اور کپاس کی درآمدات کو منہا کرتے ہوئے اس کی سال بسال نمونہ ہو کر 13.7 فیصد رہ جاتی ہے۔

<sup>14</sup> مجموعی درآمدات کے تقریباً 52.2 فیصد کے مساوی، جولائی تا اپریل کے قیمتوں اور مقدار کے تفصیلی اعداد و شمار دستیاب ہیں۔ اعداد و شمار کے مطابق مذکورہ مدت کے دوران درآمدات میں ہونے والے 46.3 فیصد اضافے کی وجہ قیمتوں کا بڑھنا ہے۔

شکل 6.22: برآمدات کی نمونیں مختلف شعبوں کے حصے



#### برآمدات

جولائی تا اپریل م س 08ء کے دوران گزشتہ برس کے اسی عرصے کی نسبت برآمدات کی نمونیں بہتری آئی ہے، پھر بھی یہ نموناس عرصے کے مقررہ ہدف سے کم رہی (دیکھئے شکل 6.21)۔ اس بہتری کے دو نمایاں پہلو تھے: (1) جولائی تا اپریل م س 08ء کے دوران برآمدات میں مجموعی اضافے کا بڑا حصہ جنوری تا اپریل تک مرکوز تھا۔<sup>15</sup> (2) برآمدات کی نمونیں ٹیکسٹائل شعبے کی وجہ سے ہوئی جبکہ ٹیکسٹائل کے شعبے کی نمونیں اس عرصے کے دوران کمی ہوئی۔

جنوری تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران برآمدات کی نمونیں اضافہ کی ایک توجیہ یہ ہو سکتی ہے کہ دسمبر م س 08ء کے برآمدی آرڈرز کی تاخیر سے تکمیل ہوئی۔ مذکورہ ماہ میں معاشی سرگرمیوں میں تعطل کی بنا پر برآمدی آرڈرز خصوصاً ٹیکسٹائل کے آرڈرز کی تکمیل میں تاخیر ہوئی (دیکھئے شکل 6.22 الف)۔ اس پہلو کو چھوڑ کر تیسری سہ ماہی میں نمونہ کی بنیادی وجوہات یہ تھیں: (1) چاول کی عالمی قیمتوں میں تیزی سے اضافہ جس سے برآمد کنندگان کو ترغیب ملنے کے علاوہ ملکی مندی میں بھی قابل برآمد مقدار دستیاب رہی جبکہ بعض حریف ملکوں میں قلت تھی، (2) م س 08ء کے دوران شکر کی بلند پیداوار جس کی بنا پر شکر اور انتھنول کی برآمدات بڑھ گئیں، (3) سنٹھیک ٹیکسٹائل کی عالمی طلب میں اضافہ، (4) سینٹ کے شعبے کی گنجائش اور طلب میں اضافہ۔

جولائی تا اپریل م س 08ء کے دوران اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے زمروں کی ماہانہ سال بسال نمو کے موازنے سے بھی اس بیان کو تقویت ملتی ہے۔ پیشتر مذکورہ زمروں<sup>16</sup> کی نمونیں 07ء سے زیادہ رہی (دیکھئے جدول 6.8)۔ علاوہ ازیں ان میں سے کچھ زمرے، جوم س 08ء کی پہلی ششماہی میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کر رہے تھے، جیسے چاول کی دیگر اقسام، شکر وغیرہ، تیسری سہ ماہی میں ان کی کارکردگی بھی بہتر ہو گئی۔

<sup>15</sup> جنوری تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران برآمدات میں ہونے والے سال بسال اضافے کا جولائی تا اپریل کی مجموعی برآمدات کی نمونیں حصہ 83.4 فیصد بنتا ہے۔

<sup>16</sup> ہستی چاول، پیٹرولیم مصنوعات، ٹیکسٹائل، فارماسویٹکلز اور سینٹ وغیرہ۔

جدول 6.8: برآمدات کی نمو کا تقابل مالی سال 08ء

تعداد	جولائی	اگست	ستمبر	اکتوبر	نومبر	دسمبر	جنوری	فروری	مارچ	اپریل	مئی	زیر	کم
چاول	0	0	1	0	1	0	0	1	1	1	5	5	5
بامستی	1	1	1	1	1	1	0	1	1	1	9	1	1
دیگر	0	0	0	0	1	0	1	1	1	1	5	5	5
پھل	1	1	1	1	0	0	0	1	1	1	7	3	3
چینی	-	-	-	-	-	-	-	1	1	1	4	6	6
تیار ماحولیات	1	1	1	1	0	0	1	1	1	1	8	2	2
آرٹ سٹک / سٹیکٹک ٹیکسٹائل	1	1	0	0	0	0	0	1	1	1	5	5	5
پٹرولیم مصنوعات	0	0	1	1	1	1	1	1	1	1	8	2	2
کیمیکلز / فاسفائیڈ	0	0	1	0	1	1	1	1	1	1	7	3	3
سینٹ / سینٹ مصنوعات	1	0	1	1	1	1	1	1	1	0	8	2	2
نمونہ فیصدی درجہ حصہ	7.8	2.2	3.8	2.2	7.4	1.0	11.5	15.7	16.4	19.3			
برآمدی نمو	9.7	-2.3	5.1	9.2	11.9	-12.9	24.6	22.3	17.3	23.1			

جدول 6.9: چاول کی پیداوار اور برآمدات (جولائی تا اپریل)

مقدار (000 میٹرک ٹن)	مئی 06ء	مئی 07ء	مئی 08ء
چاول	3,108	2,690	2,431
بامستی	680	751	914
دیگر اقسام	2,427	1,939	1,517
یونٹ اکائی ڈالر فی میٹرک ٹن			
چاول	310	350	488
بامستی	571	600	691
دیگر اقسام	237	254	365
پیداوار (ملین ٹن)			
چاول	5.6	5.4	5.6
بامستی	2.6	2.5	2.5
دیگر اقسام	2.9	2.9	3.1

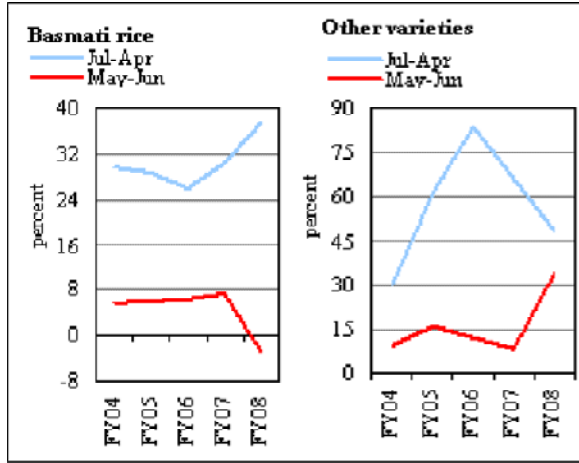
اس تجزیے سے اہم برآمدی زمروں کی مضبوط نمو کے امکانات ظاہر ہوتے ہیں۔ مجموعی طور پر کہا جاسکتا ہے کہ مالی سال 2008ء کے باقی عرصے میں برآمدات کی نمو کی موجودہ رفتار میں تبدیلی کا امکان نہیں ہے۔

بالخصوص چاول کی برآمدات میں اضافہ دو وجوہ کے باعث ہوا: (1) بامستی کی برآمدات کی بڑھتی ہوئی مقدار اور (2) چاول کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتیں (دیکھئے جدول 6.9)۔ بامستی چاول کی پیداوار گزشتہ برسوں جتنی رہی ہے تاہم اس کی برآمدی مقدار میں اضافے سے ظاہر ہوتا ہے کہ برآمد کنندگان بین الاقوامی نرخوں میں اضافے سے فائدہ اٹھانے کے لیے پہلے سے زیادہ بھاری

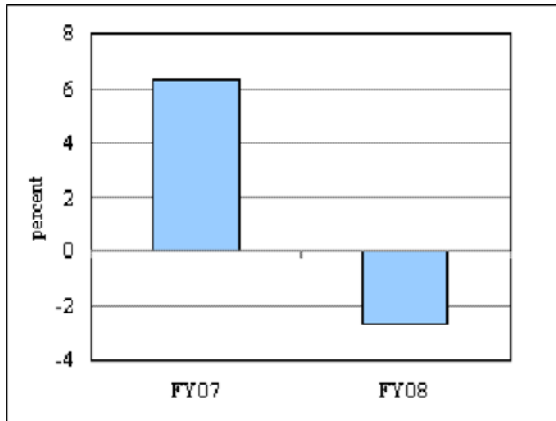
مقدار میں چاول بیرون ملک فروخت کر رہے ہیں۔ اسی عرصے کے دوران ملک کے اندر بھی بامستی چاول کی قیمت میں اضافے سے اس حقیقت کی تصدیق ہوتی ہے۔<sup>17</sup>

<sup>17</sup> جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء کے دوران بامستی چاول کی اوسط کھلی قیمتوں میں گزشتہ سال کے مقابلے میں 56.5 فیصد کا سال بسال اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔

شکل 6.23: پیداوار میں چاول کی مقدار برآمد کا حصہ



شکل 6.24: ٹیکسٹائل برآمدات کی نمو (جولائی تا اپریل)



اگر مجموعی پیداوار میں باسمتی چاول کا حصہ گزشتہ تین سالوں کی اوسط سطح پر رہے تو باسمتی چاول کی معمول سے زیادہ برآمد کے نتیجے میں اس کے برآمداتی فاضل میں گزشتہ برسوں کی نسبت تیزی سے کمی ہو سکتی ہے۔ (دیکھئے شکل 6.23)<sup>18</sup>

جولائی تا اپریل م س 08ء کے دوران چاول کی دیگر اقسام کی برآمدات میں کمی غالباً بجلی کی قلت (جس سے چاول کے کارخانوں کے کام میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے) اور گندم کی کمی کی بنا پر چاول کی بلند ملکی طلب (اور نرخوں) میں اضافے کی وجہ سے ہوئی۔ مزید برآں کچھ شواہد سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ چاول ایران اسمگل کیا گیا کیونکہ ملکی بینک ڈالر کی قلت کی وجہ سے ایرانی بینکوں سے درآمدات کے لیے لیٹرز آف کریڈٹ قبول نہیں کر رہے تھے۔ تاہم جنوری 2008ء سے منڈی میں درآمد شدہ گندم کی دستیابی کی وجہ سے اس زمرے کی برآمد بہتر ہونا شروع ہوئی ہے۔ چاول کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں اور اس زمرے میں بلند برآمدی فاضل کے پیش نظر امکان ہے کہ چوتھی سہ ماہی میں بھی اضافے کا رجحان رہے گا (دیکھئے شکل 6.23)<sup>19</sup>

دوسری جانب قلیل مدت کے دوران ٹیکسٹائل برآمدات کی کارکردگی میں بہتری آنے کا امکان بہت کم ہے۔ مالی سال 2008ء کی تیسری سہ ماہی میں ٹیکسٹائل برآمدات میں کچھ بحالی ہوئی تھی تاہم جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران مجموعی برآمدات گزشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں خاصی کم رہی ہیں (دیکھئے شکل 6.24)۔ جنوری تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران زیادہ تر بحالی تیار ملبوسات اور سینٹھنیک

<sup>18</sup> جولائی تا اپریل مالی سال 2005ء تا 2007ء میں باسمتی چاول کی مجموعی پیداوار میں سے 28.7 فیصد برآمد کیا گیا جو جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء میں برآمد کیے جانے والے 37.7 فیصد سے خاص کم ہے۔

<sup>19</sup> حکومت نے چاول کی برآمد کے لیے کم از کم قیمت مقرر کر دی ہے۔ تاہم چاولوں کی قیمتوں میں مسلسل اضافے کے عالمی رجحان اور ملک میں فاضل چاولوں کی موجودگی کے باعث توقع ہے کہ اس اقدام سے برآمدی آمدنی متاثر نہیں ہوگی۔

ٹیکسٹائلز میں دیکھی گئی ہے۔ درحقیقت سینیٹھیک ٹیکسٹائلز وہ واحد شعبہ ہے جس کی برآمدات میں جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء کے دوران اضافہ ہوا ہے جبکہ تیارملبوسات کی برآمدی مقدار میں معمولی کمی آئی ہے (دیکھئے جدول 6.11)۔

ٹیکسٹائل شعبے کی خراب کارکردگی کی وجہ بعض ساختی مشکلات ہیں، جن سے اس شعبے کی مسابقت متاثر ہو رہی ہے۔ ٹیکسٹائل کو درپیش مسائل میں ملک میں بجلی کی بلند

جدول 6.10: اہم منڈیوں کو ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی برآمدات کی نمو فیصد

ٹیکسٹائل	ملبوسات		میں 07ء	میں 08ء
	میں 07ء	میں 08ء		
یورپی (شش 1، 08ء)	9.9	8.4	5.3	0.6
پاکستان	8.0	4.1	7.5	3.3
دنیا				
امریکی (جولائی تا فروری 08ء)	-3.9	-6.2	12.7	-0.5
پاکستان	4.0	5.2	7.8	-0.9
دنیا				

قیمتوں کے باعث پیداواری لاگت کا بڑھنا، لوڈ شیڈنگ میں اضافہ، ہنرمند افرادی قوت کی قلت اور ملک میں پیدا ہونے والی آلودہ کپاس کا استعمال شامل ہیں۔ مذکورہ مسائل کے باعث ٹیکسٹائلز کا میعار اور پیداوار دونوں کی سطح پست رہی ہے۔ علاوہ ازیں ملک میں امن وامان کی بگڑتی ہوئی صورتحال نے بھی برآمدی آرڈرز کو دوسرے ملکوں کی طرف منتقل کر دیا ہے۔

مذکورہ عوامل کے باعث ملک کے ٹیکسٹائل شعبے کی پیداوار بیت متاثر ہو رہی ہے، جس کے نتیجے میں امریکہ کے لیے ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی برآمدات میں کمی آئی ہے کیونکہ وہاں پر ملکی برآمدات کو سخت مسابقت کا سامنا ہے۔ جبکہ یورپی یونین کی منڈی میں جہاں ملک کو عمومی جی ایس پی اسکیم تک رسائی حاصل ہے وہاں پر ٹیکسٹائلز برآمدات کی صورتحال کافی بہتر رہی (دیکھئے جدول 6.10)۔ امریکی منڈی میں سست روی بھی مذکورہ منڈی کے لیے پاکستانی برآمدات کو متاثر کرنے کا باعث بنی ہے۔ بھارت اور ویتنام جیسے اہم مسابقت کاروں کی کرنسیوں میں اضافہ قدر سے بھی ملک کی ٹیکسٹائل برآمدات میں بہتری کا امکان ہے۔ ٹیکسٹائل کی صنعت یکجائی کے باعث کفایت حجم سے بھی فائدہ اٹھا سکتی ہے۔

#### درآمدات

درآمدات میں جو تیزی اکتوبر میں 08ء میں آئی تھی اس کا سلسلہ جاری رہا جس سے جولائی تا اپریل میں 08ء میں درآمدی بل 32.1 ارب امریکی ڈالر کی ریکارڈ سطح پر پہنچ گیا۔ جولائی تا اپریل میں 08ء کے دوران مجموعی درآمدی بل میں بڑا حصہ پٹرولیم، غذا اور ٹیکسٹائل گروپ کی درآمدات کی بنا پر ہوا (دیکھئے شکل 6.25 الف)۔ اس اضافے کا ایک حصہ تیل، گندم اور پام آئل کی عالمی قیمتوں میں تیزی سے اضافہ تھا جس سے ان اشیاء کی اکائی قدریں بڑھ گئیں (شکل 6.25 ب)۔ 08ء جولائی تا اپریل میں صرف تیل کی بڑھتی ہوئی بین الاقوامی قیمتوں سے درآمدی بل میں 27.6 فیصد کا اضافہ ہوا۔

ان اجناس کے عالمی نرخوں میں اضافہ مستحکم مبادیات پر قائم ہے اور کم از کم کچھ عرصے تک یہ سلسلہ جاری رہنے کی توقع ہے۔ چین اور بھارت کی جانب سے مانگ کی وجہ سے پام آئل کی طلب بڑھ رہی ہے۔ گندم کی قیمت میں اضافے کا سبب 2006-07ء میں گندم کی عالمی پیداوار میں کمی تھی۔ گندم کی جگہ دوسری زیادہ منافع بخش فصلوں نے لے لی جو حیاتی ایندھن کے لیے استعمال ہوتی ہیں۔ اس کے نتیجے میں بین الاقوامی منڈی

پاکستانی معیشت کی کیفیت

جدول 6.11: اہم برآمدات (جولائی تا اپریل)

ملین امریکی ڈالر

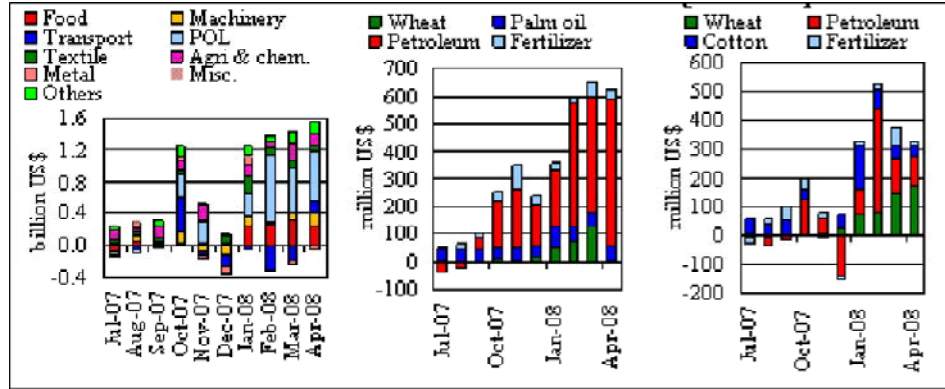
الف	غذائی گروپ	مست 07ء	قیمت	مست 08ء	قیمت	مطلق فرق	فیصد سال بہ سال فرق		اکائی
							مقدار	قیمت	
	جس میں		1,643.3	1,954.2	310.9	18.9			قیمت
	چاول	میٹرک ٹن	942.0	1,185.2	487.6	243.2	-9.6	25.8	39.2
	چھلی اور چھلی کی مصنوعات	میٹرک ٹن	158.2	1,523.5	165.9	7.7	-6.0	4.9	11.6
	پھل	میٹرک ٹن	95.2	329.6	124.6	29.5	2.1	31.0	28.3
	سبز یاں بشمول جڑیں	میٹرک ٹن	48.6	269.9	41.0	-7.6	-38.4	-15.6	37.0
	روغنی بیج وغیرہ	میٹرک ٹن	13.8	744.1	35.3	21.4	115.2	154.6	18.3
	گوشت اور گوشت کی مصنوعات	میٹرک ٹن	33.6	2,737.3	42.0	8.4	16.0	25.0	7.8
ب	ٹیکسٹائل گروپ		8,875.3	8,638.0	-237.3	-2.7			
	جس میں								
	دھاگہ	میٹرک ٹن	1,176.5	2,142.4	1,066.6	2,246.8	-109.9	-9.3	4.9
	سوتی ملبوسات	مرلے میٹر	1,717.3	904.0	1,529.8	1,017.8	-187.5	-10.9	12.6
	ہوزری (بے ہوئے کپڑے)	درجن	1,604.9	20.1	1,477.0	21.2	-127.9	-8.0	5.4
		میٹرک ٹن	1,634.7	5,380.2	1,550.0	5,683.3	-84.7	-5.2	5.6
		میٹرک ٹن	498.0	3,835.8	491.9	3,981.5	-6.0	-1.2	3.8
	درجن		1,125.8	33.3	1,227.9	36.9	-1.5	9.1	10.7
	مرلے میٹر		310.5	0.8	451.3	0.9	140.8	45.3	20.5
ج	پٹرولیم گروپ		674.1	909.9	235.9	35.0			
د	دیگر اشیاء سازی		2,147.0	2,844.7	697.7	32.5			
	جس میں								
	کیلوں کا سامان کھلونوں کے سوا	---	234.0	241.7	---	7.7	---	3.3	---
	چھڑا پٹائل لیڈر کے سوا	مرلے میٹر	252.8	339.5	17.4	86.7	29.6	34.3	3.6
	چھڑا								
	چھڑا مصنوعات	---	461.2	563.3	---	102.1	---	22.1	---
	جوڑے چپلیں	جوڑے	94.7	97.8	8.7	3.1	-9.2	3.3	13.8
	کیپکڑ اور	---	315.8	520.3	---	204.5	---	64.7	---
	ادویات								
	انجینئرنگ کی اشیاء	---	191.6	164.5	---	-27.0	---	-14.1	---
	زیورات	---	30.8	133.0	---	102.3	---	332.3	---
	سینٹ اور سینٹ مصنوعات	میٹرک ٹن	110.4	295.3	61.0	185.0	128.5	167.6	17.1
	تمام دیگر اشیاء		507.6	925.5		417.9		82.3	
ه	کل برآمدات		13,847	15,256	1,408	10.2			

ع = عبوری

شکل 6.25 الف: درآمدات میں حصہ

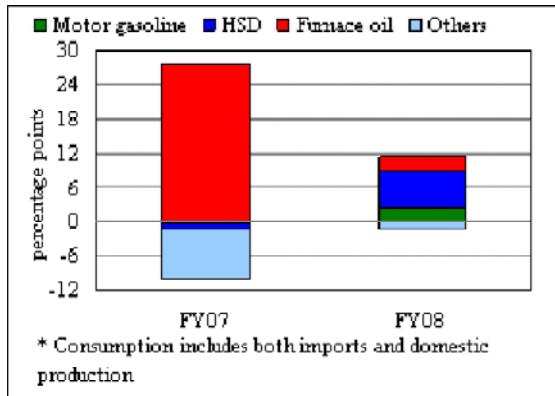
شکل 6.25 ب: قیمتوں کا ماباثر

شکل 6.25 ج: ماباثر مقدار اثر



میں گندم کی قلت پیدا ہوگئی۔<sup>20</sup>

شکل 6.26 بکلی صرف\* کی نمونہ سے (جولائی تا مارچ)



علاوہ ازیں گندم اور کپاس کی ملکی قلت بھی درآمدی بل میں اضافے کا باعث بنی (دیکھئے شکل 6.25 ج)۔ گندم کی درآمد میں کمی کا امکان نہیں ہے کیونکہ حکومت نے آئندہ مالی سال کے لیے بھی گندم درآمد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ حکومت کی جانب سے زمینی راستے سے بھارت سے کپاس کی درآمد کی اجازت دیے جانے کے بعد جنوری مہ 08ء میں اس کی درآمد میں تیزی آئی شروع ہوئی اور امکان ہے کہ منڈی میں نئی فصل کی دستیابی تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

تیل کی عالمی مہنگائی کی بنا پر جولائی تا اپریل مہ 08ء کے دوران مجموعی درآمدی نمونہ سب سے بڑا حصہ پٹرولیم گروپ کا ہے۔<sup>21</sup> نرخوں کے علاوہ پٹرولیم مصنوعات کا بڑھتا ہوا حجم بھی پٹرولیم گروپ کی درآمدات میں خاصے اضافے کا باعث بنا (دیکھئے جدول 6.12)۔ پٹرولیم کی مصنوعات کے حجم میں اضافہ موٹر گیسولین، ہائی اسپیڈ ڈیزل اور فرنس آئل کی مصنوعات کے بڑھنے کی وجہ سے ہوا (دیکھئے شکل 6.26)۔ بڑھتے

<sup>20</sup> اناج پر پوائس ڈی اے کی رپورٹ: عالمی منڈیاں اور تجارت اپریل 2008ء کے مطابق 2006-07ء کے دوران گندم کی عالمی پیداوار میں 4.6 فیصد کمی ہوئی ہے، جس کے نتیجے میں عالمی سطح پر اس کی قلت پیدا ہونے کے باعث قیمتوں میں اضافہ ہو گیا۔

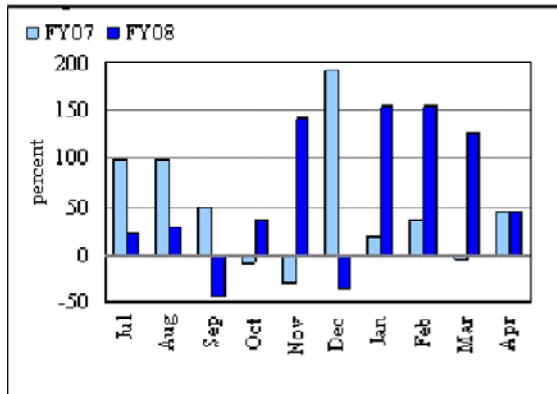
<sup>21</sup> لائٹ عرب آئل کی اوسط قیمتیں جولائی تا اپریل مالی سال 2007ء کے 58.3 ڈالر فی بیرل سے بڑھ کر جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء میں 92.2 ڈالر فی بیرل تک پہنچ گئیں۔

جدول 6.12: پٹرولیم گروپ کی درآمدات کا نرخ اور مقدار کا اثر (جولائی تا اپریل)  
ملین امریکی ڈالر

مقدار	مطلق فرق	م 08ء		مقدار	مطلق فرق	م 07ء
		قیمت	قیمت میں تبدیلی بوجہ			قیمت میں تبدیلی بوجہ
پٹرولیم گروپ	650.8	702.7	-51.9	2,770.2	822.4	1,947.9
پٹرولیم مصنوعات	857.4	1,069.3	-211.8	1,622.7	612.9	1,009.8
خام پٹرول	-206.7	-303.1	96.4	1,145.1	206.2	938.8

ہوئے نرخوں کے باوجود موٹر گیسو ملین اور ڈیزل کے حجم میں اضافہ متوقع نہ تھا اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جولائی م 08ء اور اس کے بعد ایران سے پٹرولیم مصنوعات کی اسمگلنگ کی ترغیب کم ہوئی ہے۔ دوسری طرف فرانس آئل کی درآمد میں اضافہ ملک میں بجلی کی پیداوار کی بڑھتی ہوئی ضروریات کی بنا پر ہوا۔

شکل 6.27: بجلی پیدا کرنے والی مشینری کی سال بھر درآمدی نمو



ملک میں بجلی کی بڑھتی ہوئی ضروریات بھی بجلی پیدا کرنے والی مشینری کی درآمدات میں تیزی سے اضافے کا سبب بنیں (دیکھئے جدول 6.13)۔ ان درآمدات میں نمونہ کا بڑا حصہ تیسری سہ ماہی میں بجلی کے منصوبوں (آئی پی پیجز) کی ضروریات پوری کرنے کی غرض سے تھا جن کی مالی کارروائیاں جولائی تا جنوری م 08ء میں مکمل ہوئیں<sup>22</sup> (دیکھئے شکل 6.27)۔ اس کے علاوہ ملک میں بجلی کی قلت کی وجہ سے موسم گرما کی آمد سے قبل ملکی استعمال کے لیے جزیئر کی درآمد بھی بڑھ گئی۔ تاہم انجینئرنگ کی اشیاء کے شعبے کو ترقی دینے کے

لیے حکومت نے پاور پالیسی 2002ء میں اس مشینری پر رعایتی ٹیرف ختم کر دیا ہے۔<sup>23</sup> اس اقدام سے وسط مدت میں اس زمرے میں درآمدی بل کو کم کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔

درآمدی بل کا ایک اور اہم جز زرعی اور دیگر کیمیکلز گروپ تھا جس میں کھاد، پلاسٹک اور دیگر کیمیکلز کی درآمدات کی بنا پر توسیع دیکھنے میں آئی، جن میں اول الذکر کا حصہ سب سے زیادہ تھا (دیکھئے جدول 6.13)۔ ملک میں طلب و رسد کا خلا پر کرنے کے لیے پاکستان ہر سال اوسطاً 1.9 ملین

<sup>22</sup> آٹھ آئی پی پیجز نے جولائی تا جنوری مالی سال 2008ء میں مالیاتی بندش حاصل کر لی۔

<sup>23</sup> 2002ء کی توانائی پالیسی کے تحت 5 فیصد کی رعایتی شرح سے بجلی پیدا کرنے والی مشینری کی درآمد کی اجازت دی گئی۔ تاہم حال ہی میں 30 اپریل مالی سال 2008ء تک مالیاتی بندش حاصل کرنے والے پاور پلانٹس سے اس کو ختم کر دیا گیا ہے۔



ٹن کھاد درآمد کرتا ہے جس کا بڑا حصہ کیمیائی کھاد ڈی اے پی پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس کی کوپورا کرنے کے لیے تیسری سہ ماہی میں ملک میں کھاد کے ایک پلانٹ میں توسیع کی گئی ہے۔<sup>24</sup> اس کے نتیجے میں مئی 09ء سے ڈی اے پی کی درآمد میں 220 ہزار ٹن سالانہ کی کمی ہونے کا امکان ہے۔ تاہم چوتھی سہ ماہی میں درآمدات کی موجودہ رفتار جاری رہنے کی توقع ہے کیونکہ ڈی اے پی کی بڑی مقدار خریف کی فصلوں کے لیے درآمد کی جا رہی ہے۔

پلاسٹک کی اشیاء اور کیمیکلز کی درآمدات میں اضافہ بعض صنعتوں میں توسیع کو ظاہر کرتا ہے۔ اس کے علاوہ ملک میں تعمیراتی سرگرمیوں میں اضافے سے لوہے اور فولاد کے اسکرپ کی درآمدات بھی بڑھ گئیں۔ مجموعی طور پر عالمی مہنگائی میں مسلسل اضافے کے ساتھ ملکی قلت اور غذا اور تیل کے سوا دیگر اشیاء کی درآمدات کی بڑھتی ہوئی طلب کے پیش نظر چوتھی سہ ماہی کے دوران بھی درآمدی بل میں اضافہ جاری رہنے کا امکان ہے۔

<sup>24</sup> بی ایم آر پروگرام کے نتیجے میں اس پلانٹ کی پیداواری صلاحیت میں 150 فیصد اضافے کا امکان ہے۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

جدول 6.13: اہم درآمدات (جولائی تا اپریل)

ملین امریکی ڈالر

مہ 07ء	مہ 08ء (مہوری)	فیصد سال بسال فرق	مقدار	قیمت	اکائی	قیمت	اکائی	قیمت	اکائی	قیمت
2370.8	3523.1	1152.2	-	48.6	--					
غذائی گروپ										
جس میں										
ان پیکنگڈ	305.4	812.1	494.3	1108.9	1856.2	61.8	میٹرک ٹن	41.5	305.4	812.1
پام آئل	512.0	1215.8	858.1	-1.4	65.2	67.6	میٹرک ٹن	736.1	512.0	1215.8
مشینری گروپ	5438.2	5892.8	454.6	---	8.4	---				
جس میں										
تکلی پیدا کرنے والی مشینری	---	851.5	---	259.1	43.7	---		592.5	---	851.5
ٹیکسٹائل مشینری	---	359.9	---	-68.5	-16.0	---		428.3	---	359.9
ٹیلی مواصلات										
موبائل فون	729.4	639.1	---	-90.3	-12.4	---				
دیگر سامان	1106.7	1251.3	---	144.6	13.1	---				
نقل و حمل گروپ	2058.0	1885.5	---	-172.5	-8.4	---				
جس میں										
گاڑیاں	1164.2	1062.4	---	-101.8	-8.7	---				
طیارے، بحری جہاز، کشتیاں	871.3	799.0	---	-72.3	-8.3	---				
پٹرولیم گروپ	5902.3	8672.5	560.7	13.9	46.9	29.0				
پٹرولیم مصنوعات	3027.7	4650.3	550.9	20.2	53.6	27.7	میٹرک ٹن	431.3	3027.7	4650.3
خام پٹرول	2874.5	4019.6	572.2	7.2	39.8	30.5	میٹرک ٹن	438.5	2874.5	4019.6
ٹیکسٹائل گروپ	1249.1	2032.1	783.0		62.7					
جس میں										
خام کپاس	504.7	1166.1	1525.3	110.8	131.0	9.6	میٹرک ٹن	1392.0	504.7	1166.1
زراعت اور دیگر کیمیکل گروپ	3117.7	3491.9	4754.6			36.2				
جس میں										
تیار کیے ہوئے کھاد	280.8	822.9	414.4	96.8	193.1	48.9	میٹرک ٹن	278.2	280.8	822.9
پلاسٹک	951.1	1068.3	1578.2	1.5	12.3	10.7	میٹرک ٹن	1425.8	951.1	1068.3
دیگر کیمیکلز	1829.3	2355.4	---	526.2	28.8					
دھاتی گروپ	2146.5	2133.9		-12.6	-0.6					
معدنی گروپ	550.8	594.1		43.3	7.9					
تمام دیگر اشیا	1788.1	2573.7		785.5	43.9					
کل درآمدات	24993.0	32061.1		7068.1	28.3					

**اسٹیٹ بینک اور وفاقی محکمہ شماریات کے تجارتی اعداد و شمار کے درمیان فرق پر وضاحتی نوٹ**

جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے متعلق اسٹیٹ بینک اور وفاقی شماریات بیورو کے اعداد و شمار میں بڑا فرق پایا جاتا ہے۔ جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے لیے اسٹیٹ بینک کے اعداد و شمار 12.6 ارب ڈالر کے خسارے کو ظاہر کرتے ہیں جبکہ وفاقی شماریات بیورو کے مطابق اسی مدت میں تجارتی خسارہ 16.8 ارب ڈالر بنتا ہے۔ اس فرق کی وجہ اعداد و شمار مرتب کرنے کے ذرائع کا مختلف استعمال ہے۔ اسٹیٹ بینک ادا نیکیوں کے توازن کے جو اعداد و شمار مرتب کرتا ہے اس کا مقصد یہ دیکھنا ہے کہ دنیا کے دیگر ممالک کے ساتھ معیشت کے مجموعی زری لین دین کی مابین کتنی ہے جبکہ وفاقی شماریات بیورو کے اعداد و شمار تجارت کی جانے والی اشیا کی مقدار، قدر اور اکائی قدر کے متعلق مفصل معلومات فراہم کرتے ہیں۔ اس لیے ادا نیکیوں کے توازن کے اعداد و شمار اشیا کی تجارت کے لیے زرمبادلہ کی وصولیوں اور ادا نیکیوں پر مبنی ہوتے ہیں جبکہ ایف بی ایس اعداد و شمار کو اشیا کی جسمانی نقل و حرکت کی بنیاد پر مرتب کیا جاتا ہے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ادا نیکیوں کے توازن اور ایف بی ایس کے تجارتی اعداد و شمار میں پایا جانے والا فرق صرف پاکستان تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ دنیا کے کئی ممالک میں ایسی صورتحال پائی جاتی ہے۔ مثلاً کسٹمر کے اعداد و شمار کے مطابق سال 2007ء میں یورپی یونین کا تجارتی خسارہ 185.5 ارب یورو تھا جبکہ یورپی یونین کے ادا نیکیوں کے توازن کے اعداد و شمار کے مطابق اسی مدت میں 153.4 ارب یورو کا خسارہ ہوا ہے۔<sup>25</sup>

اسٹیٹ بینک اور وفاقی شماریات بیورو کے مرتب کردہ اعداد و شمار میں فرق کی وجوہات کو ذیل میں بیان کیا گیا ہے۔

**درآمدات**

بینکوں کی جانب سے درآمدات کو ”فری آن بورڈ (f.o.b.)“ یا ”مال برداری و انشورنس لاگت“ کی بنیاد پر رپورٹ کیا جاتا ہے۔ ان درآمدات کے ایف بی ایس درآمدات سے تقابل کے لیے مال برداری و انشورنس کی لاگت کو اسٹیٹ بینک اور ایف بی ایس کے درآمدی اعداد و شمار سے منہا کر دیا جاتا ہے۔<sup>26</sup>

کسٹم اور مبادلہ کے ریکارڈ کے درمیان انحراف کی ایک وجہ ان کی حدود میں پایا جانے والا فرق بھی ہے۔ بالخصوص کچھ درآمدات، جن کا اندراج کسٹم اعداد و شمار میں کیا جاتا ہے، بینک ان کی اطلاع نہیں دیتے۔ تاہم ایسی درآمدات کو ادا نیکیوں کے توازن میں شامل کیا جاتا ہے۔

☆ ناقابل منتقل سرمایہ کاری جسے (الف) بیرون ملک مقیم پاکستانی ملک میں مشینری بھجوانے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ یہ مشینری بیرون ملک سے خریدی جاتی ہے اور اس کی ادائیگی بھی وہیں ہوتی ہے اور (ب) ڈیوٹی فری شاپس سے کی جانے والی خریداری

☆ ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان کی جانب سے گندم، چینی، یوریا اور کچھ دیگر اجناس کی درآمدات کو غیر درجہ بند درآمدات کے زمرے کے تحت اسٹیٹ بینک کی درآمدات میں شامل کیا جاتا ہے۔

<sup>25</sup> ماخذ: یورو اسٹیٹ

<sup>26</sup> مبادلہ کے اعداد و شمار کے معاملے میں بینکوں کی جانب سے مرتب کردہ مال برداری اور انشورنس کی اصل قدر کو درآمدات سے منہا کر دیا جاتا ہے۔ تاہم، چونکہ مال برداری اور انشورنس پر اعداد و شمار دستیاب نہیں ہیں، اس لیے ایف بی ایس درآمدات سے مال برداری اور انشورنس کی لاگت کے حساب میں 9 فیصد کو منہا کر لیا جاتا ہے جو کہ معین تناسب ہے۔

## پاکستانی معیشت کی کیفیت

جدول 2: وفاقی محکمہ شماریات اور اسٹیٹ بینک کے مرتب کردہ برآمدی اعداد و شمار میں اتھارٹی ملین امریکی ڈالر		
جولائی تا اپریل		
برآمدات	م 07ء	م 08ء
الف۔ برآمدات ایف بی ایس	13,847	15,255.5
نئی ذیلی میزبان برائے	227.5	224.3
الف) موخر کھپ	181.1	177.9
ب) منوفی	46.4	46.4
ج) شپ اسٹورز	0.0	0.0
ب۔ برآمدات ایف بی ایس (ایف او بی)	13,619.8	15,031.1
ج۔ برآمدی وصولیاں (بینک)	13,289.2	14,909.9
نئی برآمدات پر کرایہ	415.2	321.0
جمع ذیلی میزبان برائے	1,029.5	1,402.1
الف) برآمدات براستہ زمین	573.0	746.9
ب) نمونہ	2.6	3.3
ج) ایکسپورٹ پروسیسنگ زون	247.9	235.8
د) واپس الاءا برآمدی بلز	208.9	426.9
ه) رکی بیٹ	-2.9	-10.8
د۔ برآمدات (تسویہ شدہ) اسٹیٹ بینک	13,903.5	15,991.0
فرق (ب) (نئی و)	-283.7	-959.9

☆ غیر ملکی اقتصادی امداد کی نوعیت منصوبہ جاتی ہوتی ہے اور یہ حقیقت کا روپ اس وقت دھارتی ہے جب براہ راست غیر ملکی زرمبادلہ کے بجائے مشینری یا اشیا کی شکل میں اسے منتقل کیا جاتا ہے۔

☆ افغانستان کی سرحد سے پاکستان میں آنے والی اشیا کی درجہ بندی زمینی درآمدات کی مد میں کی جاتی ہے اور اسے براہ راست مبادلہ کے ریکارڈ میں شامل نہیں کیا جاتا کیونکہ اس ضمن میں روپے میں کی جانے والی نقد ادائیگیاں مستند بلرز کے ذریعے نہیں کی جاتیں۔

☆ بی آئی اے اور بی این ایس کی جانب سے غیر ملکی ہوائی اڈوں یا بندرگاہوں پر کی جانے والی فاضل پروزوں کی خریداری اور دیگر درآمدات کے لیے ہونے والی ادائیگیوں کو بھی اسٹیٹ بینک کے درآمدی اعداد و شمار میں شامل کیا جاتا ہے۔

☆ مبادلہ کمپنیوں کی جانب سے درآمدات کے لیے فراہم کیے جانے والے غیر ملکی زرمبادلہ اور ایکسپورٹ پروسیسنگ زون کی درآمدات کو بھی اسٹیٹ بینک کی درآمدات میں شامل کیا جاتا ہے۔

درآمد کنندگان کو کی جانے والی باز ادائیگیوں اور ری بیٹس کو اسٹیٹ بینک کی درآمدات سے منہا کیا جاتا ہے۔

### برآمدات

برآمدات کے اعداد و شمار کو تقابل کے لیے اسٹیٹ بینک کے اعداد و شمار میں مال برداری اور انشورنس سے مطابقت پیدا کی جاتی ہے جبکہ وفاقی شماریات بیورو کے ریکارڈز کی دہری گنتی کو درست کیا جاتا ہے (مختصر بحری نقل و حمل، ہمنوفی وغیرہ)۔

مختصر بحری نقل و حمل کسٹمر کی رجسٹرڈ برآمدی نقل و حمل میں شامل ہوتی ہے، تاہم مال برداری یا آخری وقت میں کسٹمرس کے مسائل کی بنا پر سامان بھیجنا ممکن نہیں ہوتا۔ مزید برآں، ایف بی ایس کے اعداد و شمار کی برآمدات کے رجسٹرڈ آرڈرز اور منوفی کے لحاظ سے مطابقت ضروری ہے جبکہ اس کے ساتھ ساتھ پاکستانی بندرگاہ پر لنگر اندازی کے وقت غیر ملکی بحری جہازوں کو باورچی خانے اور دیگر سامان کی فراہمی کو بھی شامل کیا جانا چاہیے۔

دوسری جانب ادائیگیوں کے توازن کی مطابقت مندرجہ ذیل عوامل سے کی جاتی ہے۔

☆ واپس الاءا بلز کو اسٹیٹ بینک کے ایف او بی اعداد و شمار میں شامل کیا جاتا ہے۔ اس میں وہ برآمدات شامل ہوتی ہیں جن کا کسٹمر ریکارڈ تو موجود ہے لیکن اس سے کوئی رقم وصول نہیں ہوئی۔

☆ خام تیل پاکستان سے نکالے جانے والے تیل کے تناسب کی نمائندگی کرتا ہے اور اس کے حقوق معاہدے کے تحت پاکستان میں ڈرلنگ کرنے والے غیر ملکی سرمایہ کاروں کے پاس ہیں۔ اس تیل کو نکالنے کے بعد ملک سے باہر بھیجا جاتا ہے۔ اس طرح یہ ایسی برآمد ہے جس کے عوض کسی قسم کا زرمبادلہ ملک میں نہیں آتا۔

☆ زمینی برآمدات کا اندراج بھی درآمدات کی طرز پر کیا جاتا ہے اور یہ افغانستان بھیجی جانے والی برآمدات سے متعلق ہے۔

☆ برآمدی قرضہ جات بعض ممالک کو حکومت پاکستان کی جانب سے دوطرفہ تجارت کے لیے دیا جانے والا ایسا قرضہ ہے، جو صرف ایک بار دیا جاسکتا ہے۔ ایسی دیگر اشیا میں نمونے بھی شامل ہیں، جنہیں ملکی درآمد کنندگان کی جانب سے خریداروں کو بھجوا یا جاتا ہے۔

☆ ایکسپورٹ پروسیسنگ زون کی برآمدات کو اسٹیٹ بینک کے اعداد و شمار میں شامل کیا جاتا ہے۔

اسٹیٹ بینک اور وفاقی شاریات بیورو کے اعداد و شمار میں پائے جانے والے فرق کی مطابقت کے باوجود اب بھی ان میں خاصا انحراف برقرار ہے۔ برآمدات میں بے ربطی کی ایک اہم وجہ اسٹیٹ بینک اور ایف بی ایس کے درمیان حساب کتاب اور اجناس کی درجہ بندی میں پایا جانے والا فرق بھی ہے۔

## خصوصی سیکشن: سماجی تحفظ، ایک تعارف

### 1 تعارف

سماجی تحفظ کے تصور کا تعلق فلاحی ریاست سے ہے۔ سماجی تحفظ کا مقصد (دیکھئے باکس 1) زندگی کے واقعات اور آفتوں کی صورت میں مساوات اور سیکورٹی میں اضافے کے ذریعے فعال، ہم آہنگ اور پائیدار معاشروں کو ترقی دینا ہے۔<sup>1</sup> تمام شہریوں کے لیے بنیادی ضروریات زندگی کی فراہمی یقینی بنانے کے لئے ترقی یافتہ ممالک نے 20 ویں صدی کی ابتدا سے ہی سماجی امداد اور انشورنس کو فروغ دینے کا کام شروع کر دیا تھا۔ ترقی پذیر اقوام بھی ترقی یافتہ ممالک کے نقش قدم پر چلتے ہوئے محدود وسائل کے باوجود سماجی تحفظ کے مختلف اقدامات کے ذریعے اپنے شہریوں کو ریلیف فراہم کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ سماجی تحفظ<sup>2</sup> کی فراہمی پر زور دینے کی مختلف وجوہات ہیں جنہیں ذیل میں بیان کیا گیا ہے:

☆ سماجی انصاف اور مساوات کو یقینی بناتے ہوئے نموکومزید موثر اور منصفانہ بنایا جاسکتا ہے۔

☆ مالیاتی بحران اور دیگر خطرات میں شہریوں کی حفاظت۔

باکس 1: سماجی تحفظ کے مقاصد

☆ اقوام متحدہ کے معاشی اور سماجی کمیشن برائے ایشیا و بحر الکاہل (UNESCAP) کے مطابق سماجی تحفظ پالیسیوں اور پروگراموں کا ایسا مرکب ہے جس کا مقصد غربت میں کمی اور طویل بیماری، مستقل معذوری و بڑھاپے کے باعث کام نہ کرنے والے ضرر پذیر افراد کو تحفظ کی فراہمی کے ساتھ ساتھ آبادی کے ایک بڑے حصے کو زندگی کے ناگہانی مصائب (بیماری، بے روزگاری، اور خودکفالت کی صلاحیت وغیرہ) سے بچانا ہے۔

☆ مول لینے کے قابل بنانا۔

☆ بنیادی ضروریات زندگی کے تحفظ میں اضافے کے لئے روایتی اور عالمی بینک کے سماجی تحفظ و افرادی قوت کے شعبے کا مقصد اس کے رکن ممالک میں غربت کے غیر رسمی طریقہ کار کی اڑپن پذیری میں کمی کی تلافی کرنا۔

بڑھانا ہے۔

کئی ممالک نے اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے کہ شہریوں کو بہتر ایشیائی ترقیاتی بینک کے مطابق سماجی تحفظ ایسی پالیسیوں اور پروگراموں پر مشتمل ہوتا ہے جن کا مقصد افرادی قوت کی مستعد منڈیوں کا فروغ، عوام کو درپیش خطرات میں کمی اور ناگہانی مشکلات / آمدنی سے ہاتھ دھو بیٹھنے کے خلاف تحفظ کے لیے ان کی صلاحیت میں اضافہ کر کے غربت اور ضرر پذیر پیری میں کمی کرنا ہے۔

مداخلت ضروری ہے۔ اس کے نتیجے میں سماجی تحفظ کے پروگراموں کو معاشرتی و اقتصادی ترقی کے ایک لازمی حصے کی حیثیت حاصل ہو چکی ہے۔ سماجی تحفظ کے آلات ان اقدامات میں سے ایک ہیں جنہیں حکومتیں اپنے شہریوں کو اجناس کی حالیہ بلند عالمی قیمتوں سے تحفظ فراہم کرنے کے لیے استعمال کر رہی ہیں۔

<sup>1</sup> ماخذ: Norton A., T. Conway, and, M. Foster (2001), "Social Protection Concepts and Approaches: Implications for Policy and Practice in international Development". Working Paper 143, Center for Aid and Public Expenditure, Overseas Development Institute, London, UK.

<sup>2</sup> ایضاً

محدود وسائل کا حامل ایک ترقی پذیر ملک ہونے کے باوجود حکومت پاکستان سماجی تحفظ کے پروگراموں کی اہمیت سے بخوبی آگاہ ہے۔ اس کی عکاسی وسط مدتی ترقیاتی فریم ورک (2005-10ء) اور تخفیف غربت کی حکمت عملی میں شامل پروگراموں سے بھی ہوتی ہے۔

اس خصوصی سیکشن میں سماجی تحفظ کے مختلف طریقہ کار اور اس ضمن میں پاکستان میں متعارف کرائے جانے والے اقدامات کا مختصر جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

## 2 سماجی تحفظ کے طریقہ کار

سماجی تحفظ کے طریقوں کو دو اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے۔ (1) غیر رسمی سماجی تحفظ (2) رسمی سماجی تحفظ

غیر رسمی سماجی تحفظ کو افراد یا گروپس خود فراہم کرتے ہیں یا اسے خاندان، رشتہ داروں، پڑوسیوں، غیر سرکاری تنظیموں کی طرف سے فراہم کیا جاتا ہے۔ دوسری طرف رسمی سماجی تحفظ حکومت کی طرف سے معاشرے کے غریب اور کمزور طبقے کو فراہم کیا جاتا ہے۔ رسمی اور غیر رسمی تحفظ کے بارے میں تفصیلات ذیل میں بیان کی گئی ہیں۔

### الف۔ غیر رسمی سماجی تحفظ

غیر رسمی سماجی تحفظ کے آلات میں بچت کا استعمال، اثاثوں کی فروخت، قرضے، خاندان، پڑوسیوں اور دوستوں کی ترسیلات زر شامل ہیں۔<sup>3</sup> ذاتی انتظامات کے علاوہ چند ادارتی غیر رسمی طور طریقے بھی موجود ہیں جیسے انجمن باہمی قرضے، گروشی بچتیں و قرضہ جاتی تنظیمیں (ROSCA) اور گروپ قرض گیری۔

انجمن باہمی قرضہ جات میں ایک کمپنی کسی بینک سے قرض لے کر اپنے ارکان کو دیتی ہے۔ گروشی بچتیں و قرضہ جاتی تنظیموں (ROSCA)<sup>4</sup> کا طریقہ کار ایسا ہے جس میں گروپ میں شامل افراد کمیٹی ڈالنے ہیں جسے قرضہ اندازی کے ذریعے تقسیم کیا جاتا ہے۔ گروپ قرض گیری میں ایک گروپ کو قرضہ فراہم کیا جاتا ہے جس کی واپسی باہمی طور پر گروپ کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ اگرچہ ایسے طریقوں تک کم لوگوں کو رسائی ہوتی ہے تاہم یہ طریقے ترقی پذیر ممالک میں سماجی تحفظ فراہم کرنے میں کافی حد تک موثر ثابت ہوئے ہیں۔<sup>5</sup>

<sup>3</sup> دیکھئے Skoufias, E., and A. R. Subsuming (2004), "Consumption Insurance and Vulnerability to Poverty: A Synthesis of the Evidence from Bangladesh, Ethiopia, Mali, Mexico and Russia. Social Protection Discussion Paper No. 401. The World Bank, Washington, DC.

<sup>4</sup> ROSCA ایشیا میں بہت مقبول ہے (مثال کے طور پر بھارت، پاکستان، جمہوریہ کوریا، تائیپے، چین)

<sup>5</sup> Sipahimalani-Rao, V. (2006), "Income Volatility and Social Protection in Developing Asia", ERD Working Paper No. 88, Asian Development Bank.

## ب۔ رسمی سماجی تحفظ

رسمی سماجی تحفظ میں ایسے پروگرام شامل ہوتے ہیں جن کے ذریعے معاشرے کے غریب اور کمزور طبقات کو مصائب سے تحفظ فراہم کیا جاتا ہے۔ ایسے مصائب میں قدرتی (زلزلہ، سیلاب وغیرہ)، سماجی (خاندان میں موت، زخمی ہونا یا صحت کے مسائل) یا اقتصادی (فصلوں کی خرابی، بیروزگاری، بلند گرانی) مشکلات شامل ہیں۔

### جدول 1: پاکستان میں سماجی تحفظ

سماجی تحفظ کی اقسام	طریقے	مقاصد
الف۔ سماجی مدد/نظام تحفظ	نقد رقم کی فراہمی، غذا سے متعلق پروگرام، قیمت اور دیگر زراعت، سرکاری تعمیراتی پروگرام	نظام تحفظ افراد کو کم تر معیار زندگی سے محفوظ رکھتا ہے۔
ب۔ سماجی تحفظ	سماجی بیمہ: بے روزگاری بیمہ، صحت بیمہ، چھبیز و تکفین میں مدد اور آفات	اس طرح کے اقدامات سے بے روزگار افراد کو غربت میں گرنے سے بچایا جاتا ہے۔
ج۔ انسانی ترقی اور بچوں کے تحفظ کے اقدامات	لیبر مارکیٹ کے اقدامات: کم سے کم اجرت کا مقرر کرنا، چائلڈ لیبر کا خاتمہ، جبری مشقت کا خاتمہ، لیبر قوانین میں اصلاحات	اس قسم کے پروگراموں کا مقصد * بین الاقوامی ادارہ صحت کے مطابق کام کے لئے بہتر ماحول فراہم کرنا ہے۔
د۔ خرد مال کاری	مخصوص طبقے کو فیسوں کی ادائیگی سے مستثنیٰ اور لائف لائن ٹریف، اسکول فیڈنگ پروگرام، بچوں کی حفاظت اور ان کی خوراک، مائیکرو نیوٹرینٹ سپلی منیشن پروگرام اور بچوں کے لئے گرانٹ	مخصوص آفات کے باعث غریب افراد اپنے بچوں کو اسکول سے ہٹا لیتے ہیں، ان کے غذائی صرف میں کمی اور صحت کی خدمات کو محدود کر دیتے ہیں۔ اس لئے انسانی سرمائے کو ان آفات سے تحفظ فراہم کرنے کے لئے اس طرح کے طریقے تشکیل دیئے جاتے ہیں۔
د۔ خرد مال کاری	خرد خرچہ جات، بچت، خرد بیمہ	آمدنی اور صرف میں ہمواریت لانا، آفتوں سے محفوظ رکھنا۔
* بین الاقوامی ادارہ صحت کا بنیادی مقاصد افراد کو ان کے ملازمت کے حقوق، روزگار کے بہتر مواقع کی حوصلہ افزائی کرنا، سماجی تحفظ کو بڑھانا اور کام کے دوران معاملات کو دیکھنے کے لئے بات چیت کا راستہ اختیار کرنا ہے۔		

رسمی سماجی تحفظ کی چار اہم اقسام ہیں۔

(i) سماجی مدد کا نظام (ii) سماجی سیکورٹی (iii) انسانی ترقی اور بچوں کے لئے حفاظتی اقدامات (iv) خرد مال کاری (دیکھئے جدول 1)

## (i) سماجی نظام تحفظ

سماجی امداد کے پروگراموں کے تحت غربت کی لکیر سے نیچے جانے سے بچانے کے لئے اقدامات کئے جاتے ہیں۔<sup>6</sup> اس پروگرام کی مدد سے آمدنی میں عدم مساوات کو کم کرنے میں مدد ملتی ہے۔ سماجی نظام تحفظ میں نقد رقوم کی منتقلی، خوراک سے متعلق پروگرام، قیمتیں دیگر زراعت اور سرکاری تعمیراتی پروگرام شامل ہیں۔

<sup>6</sup> وصول کنندہ کی مدد کرنے والے کو منافع کے حصول کے لئے اپنا حصہ دینے کی ضرورت نہیں ہوتی۔



نقد رقوم کی فراہمی: نقد رقومات باقاعدگی سے یا کبھی کبھار فراہم کی جاتی ہیں اور ان کا مقصد غربت کی لکیر سے نیچے جانے کے خطرات سے دوچار افراد کو مالی اعانت فراہم کرنا ہے۔ بعض معاملات میں یہ امداد مشروط ہوتی ہے کہ نقد امداد وصول کرنے والے تعلیم، صحت، بچتوں، ماحول یا صنف سے متعلق مسائل کے متعلق اپنے سماجی رویے میں تبدیلی لائیں گے۔

اس طریقے کی اثر انگیزی کا دار و مدار ضرورت مند کے مناسب انتخاب، رقم کی ادائیگی کے طریقہ کار اور اس پر عمل درآمد کے لئے موزوں بنیادی ڈھانچے کی دستیابی پر ہے۔ اس طریقہ کار کی سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس کے لیے مال برداری، ذخیرہ کاری یا مائیننگ کے مسائل کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔

غذا سے متعلق پروگرام: غذا سے متعلق پروگراموں کا مقصد مفلس افراد کو کم از کم غذا مہیا کرنا یا کسی جھٹکے کی صورت میں غریب گھرانوں کو اہم ضروریات زندگی کی فراہمی یقینی بنانا ہے۔ ان میں مخصوص افراد یا گھرانوں کو ہدف بنا کر غذا فراہم کرنا، فوڈ اسٹیمپ<sup>7</sup> اور غریبوں کے استعمال میں آنے والی غذائی اشیاء پر زراعت دینا شامل ہیں۔

قیمت اور دیگر زراعت: مخصوص اجناس کے صرفی رجحان میں تبدیلی یا تحفظ کے لئے زراعت فراہم کیا جاتا ہے۔ حکومت ایسے زراعت کو اس لیے ترجیح دیتی ہے کیونکہ دیگر منتقلیوں کے مقابلے میں ان کا انتظام آسانی سے کرنا ممکن ہے۔ تاہم بغیر ہدف کے دیا جانے والا یہ زراعت مہنگا ہوتا ہے اور اس کی خریداری سے دولت مند افراد بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

سرکاری تعمیراتی پروگرام: اس پروگرام کے تحت نہروں، ڈیموں، سڑکوں اور جنگلات کی بحالی جیسے منصوبے شروع کر کے غیر ہنرمند افراد کو روزگار فراہم کیا جاتا ہے۔ مزید برآں اس طرح کے منصوبوں میں روزگار کے ذریعے آمدنی میں اضافہ اور معاشی نمو کے لیے ڈھانچے بھی فراہم ہوتا ہے۔ پالیسی ساز اس قسم کے منصوبوں کی تعمیر میں اس کے اثاثوں کا معیار اور دورثانی میں روزگار کے مواقع کی تخلیق کو بھی مد نظر رکھتے ہیں۔

## (ii) سماجی تحفظ

سماجی بیمہ: سماجی بیمہ اسکیم شراکتی پروگرام ہیں، جس کے تحت مستفید ہونے والے کو ایک وقت تک مخصوص فیس ادا کرنی ہوتی ہے تاکہ آگے چل کر وہ مالی مدد وصول کرنے کا اہل بن سکے۔ بعض معاملات میں حکومت یہ سہولت فراہم کرتی ہے۔ درحقیقت سماجی بیمہ پروگرام میں بے روزگاری بیمہ، صحت بیمہ، پینشن اسکیم اور کسی تباہی کی صورت میں نقصان کا بیمہ شامل ہیں۔

<sup>7</sup> کم آمدنی والے گھرانوں کو خوارک کی خریداری کے قابل بنانے کے لئے ایک وفاقی پروگرام شروع کیا گیا جس کے تحت غذا کی خریداری کے لئے کوپن تقسیم کئے جاتے ہیں۔ ذرائع:

www.lmic.state.mn.us/datanetweb/healthDemdefs.html

### لیبر مارکیٹ کے اقدامات :

برسر روزگار افراد کو غربت کی دلدل میں جانے سے بچانے کے لئے یہ پروگرام تشکیل دیا گیا ہے۔ اس پروگرام کے تحت کم سے کم اجرت مقرر کرنا، بچوں سے مشقت اور ہر قسم کی جبری مشقتوں کو ختم کرنا اور مزدوروں کے تحفظ کے لئے لیبر قوانین میں تبدیلیاں لانا شامل ہے تاکہ ایسی اصلاحات پر عمل درآمد کے ذریعے مزدوروں کو استحصال سے بچایا جاسکے۔

(iii) انسانی ترقی اور بچوں کے تحفظ کے اقدامات: ان اقدامات کا مقصد غریب عوام کو کسی آفت کے باعث اپنے بچوں کو اسکول سے ہٹانے کے نتیجے میں ہونے والے انسانی سرمائے کے ضیاع کو روکنا ہے۔ اس قسم کے اقدامات میں بچوں کی فیس معاف اور انہیں اس سے مستثنیٰ کرنا، لائف لائن ٹیرف / سماجی ٹیرف،<sup>8</sup> اسکول فیڈنگ پروگرام،<sup>9</sup> بچوں کی حفاظت، خوراک کی فراہمی اور مالی مدد شامل ہیں۔

غریبوں (بچوں، ضعیف افراد، حاملہ خواتین اور معذور افراد) کو فیسوں کی ادائیگی سے استثناء اور صحت کی انشورنس کے لیے زراعت کی فراہم کیا جاتا ہے۔ اچھے انتظامی نظام کی موجودگی میں یہ اقدامات موزوں ہیں۔

### (iv) خرد مالکاری:

خرد مالکاری<sup>10</sup> کم آمدنی اور آزاد پیشہ ایسے افراد کے لیے ہوتی ہے، جنہیں رسمی مالیاتی شعبہ نظر انداز کرتا ہے۔ انہیں فراہم کی جانے والی مالیاتی خدمات میں قرضہ، بچت اور انشورنس شامل ہیں۔ ایسی خدمات سے غریب افراد کی آمدنی میں اضافہ اور انہیں اخراجات میں سہولت حاصل ہوتی ہے۔ بچت کا عنصر کسی آفت کو سہنے کے علاوہ مالی سرمایہ کاری فراہم کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ اسی کے ساتھ خرد انشورنس غریب لوگوں کو فصلوں کے نقصان، حادثے میں زخمی ہونے جیسی ناگہانی آفات اور صحت سے متعلق مسائل سے محفوظ رکھتی ہے۔

### 3 پاکستان میں سماجی تحفظ

پاکستان میں سماجی تحفظ کا آغاز 1970ء کی دہائی میں اس وقت شروع ہوا جب پہلی ایمپلائس سوشل سیکیورٹی اسکیم متعارف کروائی گئی جس کے تحت سرکاری ملازمین اور ان کے زیر کفالت افراد کو میڈیکل کی سہولیات اور نقد الاؤنس فراہم کیا گیا۔ اس کے علاوہ دیگر اسکیمیں جیسے ورکرز ویلفیئر فنڈ اسکیم اور ورکرز چلڈرن ایجوکیشن آرڈیننس بھی 70ء کی دہائی کے اوائل میں شروع کی گئیں۔ 1976ء میں وفاقی اسکیم کے تحت ایمپلائس اولڈ ایج بینیفٹ انسٹی ٹیوشن (EOBI) کا قیام عمل میں آیا جس کے تحت اولڈ ایج بینیفٹ اور شریک حیات (survivor's pensions) کو دی جانے والی پنشن کے ساتھ اولڈ ایج گرانٹ بھی فراہم کی جانے لگی۔ معاشرے کے نچلے طبقے کے لئے زکوٰۃ اور عشاء آرڈیننس کو جاری کیا گیا جو 80ء کی دہائی میں وفاق کے ساتھ ساتھ صوبوں اور ضلعی سطح پر نافذ العمل ہوا۔ بیت المال کا قیام 90ء کی دہائی کے اوائل میں عمل میں آیا جس سے ضرورت

<sup>8</sup> لائف لائن ٹیرف / سماجی ٹیرف قیمتوں کی حکمت عملی کے لئے تشکیل دیا گیا ہے جس میں گھرانوں کو کم قیمت میں پانی کی کم سے کم مقدار فراہم کی جاتی ہے۔

<sup>9</sup> اسکول فیڈنگ پروگرام میں بچوں کو جن کی روزانہ خوراک میں قوت بخش غذا میں کمی ہوتی ہے پورا کرنے کے لئے غذا فراہم کی جاتی ہے۔ اس کی وجہ سے اگر بچے روزانہ اسکول آئیں اور بھوک کی وجہ سے غیر حاضر نہ ہوں تو غربت میں کمی لانے میں مدد ملے گی۔

<sup>10</sup> لبرچ میں خرد مالکاری کی اصطلاح ڈاکٹر محمد یونس کے قائم کردہ گرامین بینک کی کامیابی کے بعد سے زیادہ جاگروہی ہے۔

مندوں کو مدد فراہم کی جاتی ہے خاص طور پر اقلیتوں میں جنہیں زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی۔<sup>11</sup> ایک اندازے کے مطابق 70 لاکھ گھرانے زکوٰۃ کے مستحق ہیں جن میں سے صرف دسویں حصے کو زکوٰۃ دی جاتی ہے۔

مندرجہ بالا بیان کردہ اسکیمیں غربت میں کمی لانے میں ناکام رہی ہیں کیونکہ ان اسکیموں پر عمل درآمد میں مشکلات کا سامنا ہے۔<sup>12</sup> حکومت پاکستان نے سماجی تحفظ پر مالی سال 2005-6 میں ملک کی مجموعی پیداوار سے 1.4 فیصد خرچ کیا ہے جو کہ پڑوسی ممالک بھارت میں (4.7 فیصد) اور سری لنکا میں (3.1 فیصد) سے کم ہے۔

ملک کے معاشی استحکام کو متاثر کئے بغیر اگرچہ غریبوں اور کمزور افراد کو ہدف بنانا ضروری ہے لیکن محدود مالیاتی استعداد کے باعث یہ حکومت کے لئے ایک بڑا چیلنج ہوگا۔ تاہم شہریوں کی سماجی ترقی کے وعدے کی وجہ سے پاکستان سماجی تحفظ پروگرام کو جاری رکھے ہوئے ہے اور حالیہ قومی سماجی تحفظ حکمت عملی کے قیام کی تیاری اسی کا ایک حصہ ہے۔

ملک کو درپیش پیچیدہ نوعیت کے مسائل کی وجہ سے سماجی تحفظ پروگرام کے تحت ایک کثیرالچہتی طرز عمل ملک کی سماجی اقتصادی حالت میں بہتری کے لیے مؤثر ہو سکتا ہے۔ یہ کثیرالچہتی طرز عمل قلیل مدتی اقدامات پر مشتمل ہے جیسے غریبوں اور کمزوروں کی صحیح شناخت کی مدد سے انہیں راشن کارڈ، نقد رقم کی فراہمی کے لئے صاف شفاف نظام۔ باکفایت وسائل مختص کرنا اور انہیں غریبوں تک رسائی فراہم کرنا ہے۔ امدادی اداروں کے تعاون سے غریبوں کے لیے روزگار پیدا کرنے والے وسط اور طویل مدتی پائیدار منصوبوں کا آغاز کیا جاسکتا ہے۔ ایک اچھے نظام اور مربوط سماجی تحفظ کے ڈھانچے سے ملک کی سماجی اقتصادی صورت حال میں بہتری یقینی ہے۔

<sup>11</sup> Chapter IV, Responses to Poverty, "Poverty in Pakistan: Issues, Causes and Institutional Responses", Asian Development Bank Report, 2002

<sup>12</sup> "Pakistan Social Protection in Pakistan, Managing Household Risks and Vulnerability", Report No. 35472-PK, Human Development Unit, World Bank

## فہرست اصطلاحات (انگریزی حروف تہجی کے لحاظ سے)

aggregate demand	مجموعی طلب
apparel	ملبوسات
balance of payments	ادائیگیوں کا توازن
benchmark	نشانہ
bio-fuels	حیاتی ایندھن
borrowing	قرض گیری
broad monetary aggregate	زیر وسیع کے مجموعے
collection on demand	عند الطلب وصولیاں
compound annual growth	مرکب سالانہ نمو
Consumer Price Index	صارف اشاریہ قیمت
core inflation	قوزی گرانی
credit	قرضہ
crushing	کچل کاری
current account	جاری حسابات
current transfers	جاری منتقلیاں
deposits	امانتیں
depreciation	شکستگی تخفیف قدر
direct taxes	بلا واسطہ ٹیکس
disinvestment	استخراج سرمایہ
dividend	منافع منقسمہ
domestic debt	ملکی قرضہ
economies of scale	کفایت حجم کی حامل صنعتیں
export refinance	برآمدی نو مالکاری
external balance	بیرونی توازن

financial account	مالی اکھاتہ
financial business	مالی کاروبار
fiscal	مالیاتی
Fiscal Responsibility and Debt Limitation Act	مالیاتی ذمہ داری اور تحدید قرضہ ایکٹ
fixed investment loans	معیّنہ سرمایہ کاری قرضے
floating debt	رواں قرضہ
food inflation	غذائی گرانہ
foreign direct investment	براہ راست بیرونی سرمایہ کاری
global depository receipts (GDRs)	عالمی امانتی وصولیاں
headline inflation	عمومی گرانہ
House Rent Index (HRI)	اشاریہ کرایہ مکان
inflation	گرانہ
large scale manufacturing	بڑے پیمانے کی اشیاء سازی
liabilities	واجبات
liquid reserves	سیال ذخائر
liquidity	سیالیت
livestock	گلہ بانی
micro financing	خرد مالکاری
monetary aggregates	زری مجموعے
monetary tightening	زری سخت گیری
net budgetary borrowings	خالص میزانیہ قرض گیری
net domestic assets (NDA)	خالص ملکی اثاثے
net foreign assets (NFA)	خالص غیر ملکی اثاثے
net foreign investment	خالص غیر ملکی سرمایہ کاری
non-bank borrowings	غیر بینکی قرض گیری
non-bank financial institutions	غیر بینکی مالی ادارے
non-food inflation	غیر غذائی گرانہ
non-food non-energy	غیر غذائی غیر توانائی
non-performing loans	غیر ادا شدہ قرضے

off-take	استعمال
permanent debt	مستقل قرضہ
portfolio investment	جزدانی سرمایہ کاری
real sector	حقیقی پیداوار کا شعبہ
refinance	نومال کاری
refund	بازادائیگی
reinvested earning	نوسرمایہ کاری آمدنی
relative price index	اشاریہ نسبی قیمت
reserve money	زربنیاد
revenue	محاصل
securities	تمسکات
Sensitive Price Indicator	حساس قیمت اظہاریہ
services account	خدمات کا کھاتہ
subsidy	زرعانت
trade deficit	تجارتی خسارہ
transportation	مال برداری
trimmed mean	تراشیدہ اوسط
unfunded debt	غیر فنڈ قرضہ
value addition	اضافہ قدر
weighted average lending rate	بہ وزن اوسط شرح سود
wholesale	تھوک
Wholesale Price Index	تھوک اشاریہ قیمت
workers' remittances	کارکنوں کی ترسیلات
yield	یافت
YoY	سال بسال

## فہرست اصطلاحات (اردو حروف تہجی کے لحاظ سے)

balance of payments	ادائیگیوں کا توازن
disinvestment	استخراج سرمایہ
off-take	استعمال
House Rent Index (HRI)	اشاریہ کرایہ مکان
relative price index	اشاریہ نسبی قیمت
value addition	اضافہ قدر
deposits	امانتیں
refund	باز ادائیگی
foreign direct investment	براہ راست بیرونی سرمایہ کاری
export refinance	برآمدی نو مالکاری
large scale manufacturing	بڑے پیمانے کی اشیاء سازی
direct taxes	بلاد واسطہ ٹیکس
weighted average lending rate	یہ وزن اوسط شرح سود
external balance	بیرونی توازن
trade deficit	تجارتی خسارہ
trimmed mean	تراشیدہ اوسط
securities	تمسکات
Wholesale Price Index	تھوک اشاریہ قیمت
wholesale	تھوک
current account	جاری حسابات
current transfers	جاری منتقلیاں
portfolio investment	جزدانی سرمایہ کاری
Sensitive Price Indicator	حساس قیمت اظہاریہ
real sector	حقیقی پیداوار کا شعبہ

bio-fuels	حیاتی ایندھن
net foreign assets (NFA)	خالص غیر ملکی اثاثے
net foreign investment	خالص غیر ملکی سرمایہ کاری
net domestic assets (NDA)	خالص ملکی اثاثے
net budgetary borrowings	خالص میزانیہ قرض گیری
services account	خدمات کا کھاتہ
micro financing	خر د مالکاری
floating debt	رواں قرضہ
subsidy	زرعانت
monetary tightening	زری سخت گیری
monetary aggregates	زری مجموعے
reserve money	زربنیاد
broad monetary aggregate	زروبسع کے مجموعے
YoY	سال بسال
liquidity	سیالیت
liquid reserves	سیال ذخائر
depreciation	شکستگی / تخفیف قدر
Consumer price index	صارف اشاریہ قیمت
global depository receipts (GDRs)	عالمی امانتی وصولیاں
headline inflation	عمومی گرانی
collection on demand	عندالطلب وصولیاں
food inflation	غذائی گرانی
non-performing loans	غیر ادا شدہ قرضے
non-bank borrowings	غیر بینکی قرض گیری
non-bank financial institutions	غیر بینکی مالی ادارے
non-food non-energy	غیر غذائی غیر توانائی
non-food inflation	غیر غذائی گرانی
unfunded debt	غیر فنڈ قرضہ
borrowing	قرض گیری



credit	قرضہ
core inflation	قوزی گرانی
workers' remittances	کارکنوں کی ترسیلات
crushing	کچل کاری
economies of scale	کفایت حجم کی حامل صنعتیں
inflation	گرانی
livestock	گلدہ بانی
transportation	مال برداری
financial business	مالی کاروبار
financial account	مالی اکھاتہ
Fiscal Responsibility and Debt Limitation Act	مالیاتی ذمہ داری اور تحدید قرضہ ایکٹ
fiscal	مالیاتی
aggregate demand	مجموعی طلب
revenue	محاصل
compound annual growth	مرکب سالانہ نمو
permanent debt	مستقل قرضہ
fixed investment loans	معینہ سرمایہ کاری قرضے
apparel	ملبوسات
domestic debt	ملکی قرضہ
dividend	منافع منقسمہ
benchmark	نشانہ
reinvested earning	نوسرمایہ کاری آمدنی
refinance	نوامالکاری
liabilities	واجبات
yield	یافت